New Era Magazine

از قلم وردہ اعوان

عاشقی

www.neweramagazine.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(مکمل ناول)

عاشقی

از وردہ اعوان

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

☆☆☆☆☆

وہ اسلام آباد کے ایک عالیشان گھر کے جم میں موجود ٹریڈ مل پر تیز تیز چل رہا تھا .اور اسکے ساتھ اسکا مینیجر ڈرا سہا سا کھڑا ہے کیوں کے وہ جانتا ہے اسکے باس سے اب اسکی عزت افزائی ہونے والی ہے ....

". جب میں نے بکواس کی تھی تو میرا کام 2 گھنٹوں میں کیوں نہی ہوا" مینیجر جو سائیڈ پر ڈر کر کھڑا ہوا تھا شاہ کے دھاڑنے پر ایک دم اچھل پڑتا ہے...

سسر ووہ میں ننے پوری کوشش کی تھی کہ 2 گھنٹوں میں ہی کام ہو" لیکن بس 5 منٹ لیٹ ہو گیا لیکن میں ساری انفارمیشن لایا ہوں سر ..."

شاہمیر شاہ کے لئے اسکے 5 سیکنڈ بھی بہت امپورٹنٹ ہیں اور تم 5" منٹ کی بات کر رہے ہو ضمیررر ضمیررر..."

" جی جی سسر"

and you ضمیر آج سے تم میرے مینیجر کی جگہ پر کام کرو گے"
یہ انفارمیشن ضمیر کو دو ...اور ضمیر تم میرے. you are fired,
"... ساتھ آؤ اور یہ انفارمیشن مجھے بتاؤ

ساجد بنا کچھ کہے ضمیر کو فائل دے کر چلا جاتا ہے کیوں کہ اسے پتا
... تھا کہ اب بحث کا کوئی فائدہ نہی

ضمیر شاہ کے پیچھے پیچھے جاتا ہے .اور شاہ اپنے کمرے کی طرف بڑھتا
... ہے

... سر اس لڑکی کا نام حیا ذیشان ہے"

میڈیکل کی سٹوڈنٹ ہیں اور اپنی ہاؤس جاب اسلام آباد ہی کے ہوسپٹل
سے ہی کر رہی ہیں .ہسپتال کا نام سروس ہوسپٹل ہے فیملی میں
".... ماں,باپ ,بہن اور ایک بڑا بھائی ہے

".. دیکھو جا کر scehdual اوکے تم جاؤ اب اور کل کی میٹنگ"

" اوکے سر"

شاہ ضمیر کے جانے کے بعد زیرے لب دوہراتا ہے

, حیا زیشان"

" حیا شاہ

.. اور ایک مسکراہٹ اسکے ہونٹوں کا احاطہ کر لیتی ہے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Articles|Books|Poetry|Interviews

حیا ,حیا بیٹا اٹھ جاؤ ہوسپٹل نہی جانا 8:00 بج گئے ہیں پھر کہو گی" اٹھایا نہی اور پھر جلدی جلدی مچاؤ گی ...اور ناشتہ کے بغیر چلے جاؤ گی ..."

"... افففف اتنا ٹائم ہو گیا آج تو لیٹ ہو جاؤں گی"

حیا اٹھ کر واشروم چلی جاتی ہے ...اور کپڑے چینج کرنے کے بعد باہر نکل آتی ہے اور باہر آ کر اپنے بال بناتی ہے اور گلے میں سکارف ڈال

کر نیچے اُتر آتی ہے اور نیچے اسکے بابا اسکا ویٹ ناشتے پر ویٹ کر رہے ہوتے ہیں عائشہ کالج اور احد آفس جا چکا ہوتا ہے ...

" السلام و علیکم بابا!"

"... وعلیکم السلام میری جان اٹھ گئی!"

"جی بابا آج تو بہت دیر ہو گئی احد بھائی اور عائشہ چلے گئے ؟"

"... ہاں جی وہ دونوں تو کب کے جا چکے"

... اس بار جواب حیا کی مما کی طرف سے آیا

"... اچھا مما بابا میں چلتی ہوں بہت دیر ہو گئی ہے ,خدا حافظ"

"... ارے بیٹا ناشتہ تو کرتی جاؤ"

.... حیا کی مما اسے آواز دیتی ہیں لیکن اتنی دیر میں حیا یہ جا وہ جا

حیا باہر نکلتے ہی اپنی کار میں بیٹھتی ہے اور ہوسپٹل کی طرف کار لے جاتی ہے یہ جانے بغیر کہ کوئی اور کار اس کار کا پیچھا کر رہی ہے

ہوسپٹل پہنچ کر حیا اپنی کار پارک کرتی ہے اور ہوسپٹل کے اندر چلی

.. جاتی ہے وہیں قریب دوسری کار میں بیٹھا شخص کسی کو فون کرتا ہے

"... یس شاہ سر !میم ابھی حفاظت سے ہوسپٹل پہنچی ہیں"

... دوسری طرف شاہ کے ہونٹوں پر ایک جاندار مسکراہٹ آتی ہے

... وہ اپنے آفس کی کھڑکی سے باہر دیکھتا ہوا فون کٹ کر دیتا ہے

"... بس کچھ دن اور پھر حیا زیشان تم صرف حیا شاہ بن جاؤ گی"

... اور وہ موبائل کو اپنے ہاتھوں میں گھماتا ہوا چیئر پر آ کر بیٹھ جاتا ہے

حیا جیسے ہی ہاسپٹل کے اندر جاتی ہے تو اسکے پاس ایک نرس آتی ہے

....

".... اسّلام و علیکم ڈاکٹر حیا"

"...! وعلیکم السلام"

"... ڈاکٹر آپکے مریض آپکا ویٹ کر رہے ہیں"

"... اوکے میں جاتی ہوں"

حیا اپنے مریض کے پاس جاتی ہے جو کے ایک چھوٹا بچہ ہوتا ہے جسے بخار ہوتا ہے ...

"اسّلام و علیکم کیسے ہو علی ؟"

"... میں ٹھیک ہوں"

.... علی مسکراتے ہوئے جواب دیتا ہے علی کو حیا بہت پسند ہوتی ہے

"یہ تو بہت ہی اچھی بات ہے ...آپکو پتا ہے میں آپکے لئے کیا لائی ہوں ..."

".. رئیلی کیا لائی ہیں"

.... علی آنکھیں بڑی کرتے ہوئے پوچھتا ہے

"guess what? "

"... امم چاکلیٹ"

"... واؤ گریٹ آپنے بہت اچھا گیس کیا ..یہ لو آپکی چاکلیٹ"

.... حیا اسکو چاکلیٹ پکڑاتی ہے

".. تھنک یو"

"ویلکم اب آپنے آرام سے اپنی میڈیسن کھانی ہے اوکے ؟"

" اوکے"

" گڈ بوائے علی"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شاہ اپنی ایک میٹنگ سے فارغ ہو کر گاڑی گھر کی طرف لے جاتا ہے

شاہمیر اپنے فون میں حیا کی تصویر دیکھ رہا ہوتا ہے کہ اچانک ایک دھماکے کی آواز آتی ہے ...

... شاہمیر چونک جاتا ہے

"کیا ہوا ہے ضمیر ؟"

"... سر ہم پر حملہ ہوا ہے ...انہوں گاڑی کے ٹائر پر فائر کیا ہے"

"... کس نے اپنی موت کو دعوت دی ہے"

شاہ کو شدید غصّہ آتا ہے جس کی وجہ سے اسکی آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں قریب سے ہی فائرنگ کی آواز آنے لگتی ہے جو لمحہ با لمحہ تیز ہوتی رہتی ہے شاہ کے آدمی معاملے پر قابو پانے کی پوری کوشش کرتے ہیں شاہ بھی انکا بھرپور ساتھ دیتا ہے اور دو آدمیوں پر فائر کر کے انہیں نیچے گرا چکا ہوتا ہے تقریباً سارے لوگ مارے جا چکے ہوتے ہیں .... معاملے پر قابو پا لیا جا چکا ہوتا ہے

کہ اچانک ایک گولی ہوا کو چیرتی ہوئی شاہ کے بازو پر لگتی ہے شاہ

..... لڑکھراتا ہے

ضمیر لمحہ ضائع کیے بغیر اس شخص پر گولی چلا کر اسے نیچے گرا دیتا ہے

....

ضمیر شاہ کی طرف بڑھتا ہے ...جو کافی ہمّت کا مظاہرہ دیکھاتے ہوئے ... گاڑی میں بیٹھ جاتا ہے ضمیر گاڑی ہوسپٹل کی طرف لے جاتا ہے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

.... ہوسپٹل پہنچتے ہی شاہ کو ایمرجنسی میں لے چلتا ہے

.... پیچھے پیچھے ہی انکے گارڈز آ رہی ہوتے ہیں

ہوسپٹل میں موجود تمام لوگ انکی طرف دیکھتے ہیں ایک تو شاہ کی .... پرسنلیٹی کی وجہ سے اور دوسرا اسکے ساتھ اتنا پروٹوکول دیکھ کر

... شاہ کے بازو سے خون تیزی سے بہہ رہا ہوتا ہے

... ضمیر ڈاکٹر کو آواز دیتا ہے جس پر دو نرسس فوراً انکی طرف آتی ہیں

"... آپ انہیں لے کر ایمرجنسی روم میں آئیں میں ڈاکٹر کو بلاتی ہوں"

... نرس یہ کر ڈاکٹر کو بلانے چلی جاتی ہے

ضمیر شاہ کو نرس کے ساتھ ایمرجنسی روم میں بھیج دیتا ہے اور خود باہر ... ہی کھڑا ہو جاتا ہے

نرس شاہ کو روم میں لا کر بیٹھا دیتی ہے اتنے میں دوسری نرس حیا کو بھی لے آتی ہے جیسے ہی شاہ کی نظر حیا پر پڑھتی ہے تو وہ اسے دیکھتا .... رہ جاتا ہے

حیا اسکے اس طرح دیکھنے پر کنفیوز ہوتی ہے لیکن پھر خود کو کمپوز کر

... کے اسکی طرف بڑھتی ہے

حیا اسکے پاس کھڑی ہو کر اسکے بازو کا معائنہ کرتی ہے اور پھر ڈریسنگ

.... کر دیتی ہے اس سارے وقت میں شاہ کی نظریں حیا پر ہوتی ہیں

... اور حیا مسلسل اسکی نظروں سے کنفیوز ہوتی ہے

... ڈریسنگ کر کے حیا شاہ سے کہتی ہے

".. اپنے ہاتھ کو تھوڑی سی حرکت دیں"

.... شاہ چونک کر حیا کی طرف دیکھتا ہے"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

... اور اپنا ہاتھ دھیرے سے ہلاتا ہے

درد ہونے کے باوجود وہ برداشت کر جاتا ہے کیوں کہ وہ مضبوط

.... اعصاب کا مالک ہوتا ہے

زیادہ پرابلم نہی ہے گولی بازو سے چھو کر نکلی ہے جلد ٹھیک ہو جائیں"
گے میں آپکو میڈیسنز لکھ کر دیتی ہوں اور ایک پین ریلیو انجکشن لگا
"... دیتی ہوں انشاءاللہّ درد نہی ہوگا

... انجکشن لگاتے ہوئے حیا شاہ سے پوچھتی ہے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"... آپکو یہ گولی کیسے لگی ہے"

... شاہ کے تاثرات یک دم سخت ہو جاتے ہیں

وہ بس راستے میں کچھ چوروں نے حملہ کیا تو چھینا چھپٹی میں گولی چل"
"..گئی

جس شاہ نے آج تک کسی کو اپنی صفائی پیش نہی کی تھی وہ آج ایک لڑکی کے سامنے اپنی صفائی پیش کر رہا تھا وہ بھی جھوٹی ...

".. اوہ اوکے"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حیا فارغ ہو کر میڈیسنز لکھنے لگتی ہے جب شاہ بول پڑتا ہے ...

"... کیا آپ ہر پیشنٹ کو یونہی انجکشن لگاتی ہیں"

حیا چونک کر شاہ کی طرف دیکھتی ہے ...

".. جی مطلب"

"مطلب یہ کہ تم ہر کسی کو یونہی ہاتھ لگاتی ہو مردوں کو بھی ؟"

وہ سیدھا تم کہ کر مخاطب کرتا ہے اور حیا اسکی اتنی بے تکلفی پر ششدر رہ جاتی ہے ...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حیا کے تاثرات یک دم بدلتے ہیں ...

ایکسیوز می آپ ہوتے کون ہیں مجھ سے یہ سوال کرنے والے اور" ظاہر ہے یہ میرے پروفیشن کا حصّہ ہے اور آپکو کوئی حق نہی پہنچتا مجھ سے اس طرح سے سوال کرنے کا..."

شاہ کو اسکی بات پر غصّہ آتا ہے وہ ایک دم کھڑا ہوتا ہے اور اسکے قریب جاتا ہے ..

مس حیا ذیشان حقوق کی تو بات آپ نہ ہی کریں تو بہتر ہے ..کیوں" کہ جہاں تک حقوق کی بات ہے نہ تو بہت جلد آپ کے سارے جملہ حقوق اپنے نام لکھوا لوں گا .."

... کچھ تھا شاہ کے لہجے میں جو حیا کو اندر تک ڈرا دیتا ہے

.. اس لئے وہ شاہ کی بات سن کر ہی واک آؤٹ کر جاتی ہے

... اور شاہ ایک دم ہنسنے لگ جاتا ہے

رات کو سب بیٹھے ڈنر کر رہے ہوتے ہیں تو احد حیا سے پوچھتا ہے....

"حیا ہو سپٹل میں کام کیسا جا رہا ہے...."

"جی بھائی بلکل سہی جا رہا ہے سب..."

حیا اسکو مسکرا کر جواب دیتی ہے....

حیا کے بعد احد عائشہ کی طرف متوجہ ہوتا ہے...

"عائشہ تمہارے پیپرز کب سے سٹارٹ ہو رہے ہیں..."

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"بس منڈے سے سٹارٹ ہیں بھائی..."

"اچھا ٹھیک ہے انشاءاللہ اچھے ہوں گے.."

"انشاءاللہ!"

حیا اور عائشہ کھانا کھا کر اپنے اپنے کمروں میں چلی جاتی ہیں....

جب ذیشان صاحب احد سے مخاطب ہوتے ہیں...

"بیٹا احد کل آپکے چاچو کا فون آیا تھا وہ آنا چاہتے ہیں حیا کے رشتے کے سلسلے میں..."

"جی بابا ٹھیک ہے آپ بلا لیں انہیں اچھا ہے نہ جلد حیا کا رشتہ بھی ہو جائے..."

"ٹھیک ہے بیٹا پھر کل گھر جلدی آجانا.."

"اوکے بابا..."

NEW ERA MAGAZINE .com

شاہ اپنے کمرے میں بیٹھا لیپ ٹاپ پر حیا کی تصویریں دیکھ رہا ہوتا ہے... کہ اسکا فون بجنے لگتا ہے وہ ہاتھوں میں پکڑ کر دیکھتا ہے تو سکرین پر ضمیر کا نام جگمگا رہا ہوتا ہے.... وہ فوراً فون کان سے لگاتا ہے...

"سر میں نے آپکو میم کے بارے میں ساری انفارمیشن میل کر دی ہے.."

شاہ فون رکھ کر میل چیک کرتا ہے... جیسے جیسے وہ میل چیک کرتا ہے... اسکے چہرے پر مسکراہٹ آتی رہتی ہے....

"بہت جلد حیا تم میرے پاس ہو گی صرف کچھ دن کا انتظار.."

حیا جیسے ہی تیار ہو کر نیچے آتی ہے اسکی مما اسے کہتی ہیں...

"حیا بیٹا آج چھٹی کر لو آج آپکے چاچو نے آنا ہے..."

"مما آپکو پتا ہے میں چھٹی نہی کر سکتی لیکن میں جلدی آنے کی پوری کوشش کروں گی ..."

"اچھا ٹھیک ہے بیٹا میں احد سے کہ دیتی ہوں وہ تمھیں واپسی میں ہوسپٹل سے پک کر لے گا..."

"جی ٹھیک ہے اب میں جاؤں..."

"ہاں بیٹا جاؤ..."

"خدا حافظ مما..."

"خدا حافظ بیٹا...."

حیا ہوسپٹل آتی ہے تو معمول کے مطابق کافی رش ہوتا ہے وہ اپنے کام میں لگ جاتی ہے کہ اسے وقت کا پتا ہی نہی چلتا...اور شام ہو جاتی ہے....ایک نرس حیا کے پاس آتی ہے...

"ڈاکٹر حیا آپکے ایک مریض آئے ہیں جو کل نہی آپ کے پاس آئے تھے انہوں نے اپنی ڈریسنگ چینج کروانی ہے..."

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اوکے میں آتی ہوں..."

حیا اس مریض کے پاس جاتی ہے جسے دیکھ کر حیا کے چہرے پر ناگواری چھا جاتی ہے جسے شاہ بھی محسوس کرتا ہے..مگر ضبط کر جاتا ہے.....

حیا اسکی ڈریسنگ کر رہی ہوتی ہے لیکن شاہ کی نظریں اسکو کنفیوز کر رہی ہوتی ہیں.....

وہ اسکو کچھ کہہ بھی نہی پاتی کیوں کہ اسکے دل میں شاہ کا ڈر بیٹھ جاتا ہے...

وہ جیسے ہی فارغ ہوتی ہے اسکو فون کی رنگ متوجہ کرتی ہے....

فون پر کالر آئی ڈی دیکھ کر اسکے چہرے پر مسکراہٹ آجاتی ہے...

وہ فوراً اٹھاتی ہے...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اسّلام وعلیکم!!"

"وعلیکم السلام! بہت افسوس کی بات ہے حیا صاحبہ ہم آپکے گھر آئے ہیں اور آپ آج بھی ہوسپٹل پہنچی ہوئی ہیں..."

"سوری سالار میں یا کروں میری آج ڈیوٹی تھی اس لئے آنا پڑا ورنہ کبھی نہ آتی..."

"چلو جاؤ یار معاف کیا تم بھی کیا یاد رکھو گی کس سخی سے پالا پڑا ہے.... خیر اب جلدی سے گھر آؤ احد بھائی تمھیں لینے گے ہوئے ہیں...."

"اچھا ٹھیک ہے اللہ حافظ !"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حیا جیسے ہی پیچھے مرتی ہے شاہ کو اپنے اتنا قریب دیکھ کر ڈر جاتی ہے....

"شاہ کا چہرہ غصّے سے سرخ ہوتا ہے... کیوں کہ وہ یہ برداشت نہی کر پتا کہ حیا کسی اور سے یوں ہنس ہنس ک باتیں کرے...

"کس کا فون تھا؟"

شاہ سرد آواز میں پوچھتا ہے...

"آآپ سسے مطلب میں جسس مرضی سے بات ککروں آآپ کو کیا؟"

حیا کی لڑکھڑاجاتی ہے...

NEW ERA MAGAZINE .com

"تمہارے سارے مطلب مجھ سے ہی ہیں اور ہونے چاہیے, اب بہت ہو گیا تمہارا انتظام کرنا پڑے گا بہت ڈھیل دے دی تمھیں..."

شاہ یہ کہ کر چلا جاتا ہے اور حیا پیچھے سن کھڑی ہوتی اسے کچھ سمجھ نہی آتا....

پھر یاد آنے پر کہ احد باہر کھڑا ہو گا اسکے انتظار میں وہ فوراً باہر کی طرف بڑھتی ہے....

باہر نکل کر شاہ ضمیر سے کہتا ہے کہ حیا کے گھر کی طرف چلو آج ہی یہ کام بھی ختم کرنا ہے....

اور ضمیر شاہ کو غصّے میں دیکھ کر کچھ نہی کہتا... کہیں یہ نہ ہو اسکی ہی کلاس لگ جائے..

سب لاؤنج میں بیٹھے باتیں کر رہے ہوتے ہیں جب احد اور حیا لاؤنج میں داخل ہوتے ہیں آتے ہی وہ دونوں سب کو سلام کرتے ہیں چچی جان خود اٹھ کر حیا کو گلے لگاتی ہیں اور چچا جان اسکے سر پر ہاتھ رکھتے ہیں...

جس پر احد اور عائشہ فوراً بولتے ہیں.

"یہ کیا بات ہوئی چچی جان آپ حیا آپی سے اتنے اچھے سے ملیں اور ہم سے بس دور دور سے...not fair"

"جی چچی جان آپ کو ہم سے ملنے کی خوشی نہی ہوئی کیا؟"

"بلکل سہی کہا اتنا پیار تو آپ نے مجھے بھی نہی کیا مما جتنا آپ حیا کو کر رہی ہیں..."

حیا بولتی ہے.

"بس بس اب سب نظر نہ لگانا ہمیں اور نہ ہی جیلس ہونے کی ضرورت ہے میری چچی جان سب سے زیادہ مجھ سے پیار کرتی ہیں کیوں چچی جان؟"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ہاں ہاں بلکل."

"ارے ارے بچوں لڑکیوں رہے ہو میں ہوں نہ تم لوگوں سے پیار کرنے کے لئے ..."

حیا کی مماتینوں سے کہتی ہیں تو سالار اٹھ کر اپنی تائی جان کے پاس جا کر بیٹھ جاتا ہے اور انکے گرد اپنے بازو پھیلاتا ہے.

"ایک آپ ہی ہیں تائی جان جو میری اپنی ہیں باقی سب پرائے ہو گئے."

سالار اپنے نکلی آنسو صاف کرتا ہوا کہتا ہے. تو سب اسکی ڈرامے بازی پر ہنس دیتے ہیں.

کھانا بہت خوشگوار ماحول میں کھایا جاتا ہے کھانا کھانے کے بعد حیا اور عائشہ اپنے روم میں چلی جاتی ہیں. اور باقی سب لاؤنج میں آ کر بیٹھ جاتے ہیں سب باتیں کر رہے ہوتے ہیں کہ ڈور بیل بجتی ہے احد اٹھ کر دروازہ کھولنے جاتا ہے...

کچھ دیر بعد احد شاہمیر کے ساتھ لاؤنج میں داخل ہوتا ہے.

احد اسکو بیٹھنے کو کہتا ہے.

شاہ ان میں سے ایک صوفہ پر بیٹھ جاتا ہے.

"بابا یہ شاہمیر شاہ ہیں آپ سے ملنا چاہتے ہیں."

"جی جی آؤ بیٹا...احد جاؤ حیا سے کہو چائے بنائے."

"جی بابا"

احد یہ کہ کر چلا جاتا ہے.

"جی بیٹا کہو کیا بات کرنی تھی آپ نے..؟"

"جی مسٹر ذیشان میں یہاں ایک خاص مقصد کے لئے آیا ہوں...ویسے تو ایسی باتیں گھر کے بڑے کرتے ہیں چونکہ میرا کوئی ہے نہی اسی لئے میں ہی یہ بات کر رہا ہوں ..."

شاہ کو کافی عجیب فیل ہوتا ہے کیوں کہ وہ پہلی بار اس طرح کسی فیملی سے بات کر رہا تھا وہ بھی اتنے تمیز سے...

"بیٹا صاف صاف بات کرو کیا کہنا چاہتے ہو میں کچھ سمجھا نہی..."

"میں شاہ انڈسٹریز کا اونر ہوں میری فیملی میں کوئی نہی...میں اکیلا رہتا ہوں."

سب بہت حیران ہوتے ہیں کہ ایک انجان شخص شخص انکے گھر میں آکر یہ سب کیوں

بتا رہا ہے....

اتنے میں احد بھی آکر سالار کے ساتھ بیٹھ جاتا ہے...

شاہ اپنی بات جاری رکھتا ہے.

"میں آپکی بیٹی سے شادی کرنا چاہتا ہوں."

سب حیران رہ جاتے ہیں شاہ کی بات سن کر. سب سے پہلے ذیشان صاحب ہوش میں آتے ہیں.

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"لیکن بیٹا یہ کیسے ممکن ہے میری بیٹی ابھی بہت چھوٹی ہے اور وہ تو ابھی کالج جاتی ہے .ویسے بھی عائشہ اور آپ کی عمر میں بہت فرق ہے."

ذیشان صاحب اور باقی سب یہی سمجھتے ہیں کہ وہ عائشہ کے بارے میں بات کر رہے ہیں کیوں حیا کا رشتہ وہ اسکی رضامندی سے سالار کے ساتھ تہ کر چکے تھے...

"جی نہی ذیشان صاحب آپ غلط سمجھ رہے ہیں کیوں کہ میں عائشہ کی نہی حیا کی بات کر

رہا ہوں..."

سب اسکی بات سن کر سن رہ جاتے ہیں سالار بامشکل اپنا غصہ ضبط کرتا ہے.

"دیکھئے مسٹر whatever آپ جو بھی ہیں ہمیں اس سے فرق نہی پڑھتا آپ بہت ہی غلط جگہ آئے ہیں. حیا کا رشتہ ہو چکا ہے اور وہ میرے ساتھ منسوب ہے..."

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شاہ کو اسکا لہجہ اور بات دونوں ہی پسند نہی آتے. وہ بامشکل اپنا غصہ ضبط کر کے کہتا ہے ...

"میرا خیال ہے مسٹر آپ کو اتنے مینرز تو ضرور ہونے چاہیئے کہ جب دو بڑے بات کر رہے ہوں تو بیچ میں بولا نہی کرتے."

سالار اسکی بات پر تپ کر رہ جاتا ہے ذیشان صاحب فوری سمجھداری سے بولتے ہیں.

"دیکھو بیٹا آپ جو بھی ہو ہمیں اس بات سے کوئی غرض نہی ہے میری بیٹی کا رشتہ اسکے چاچو کے بیٹے یعنی سالار سے اسکی رضامندی کے ساتھ طے ہو چکا ہے. اسی لئے بہتر یہی ہے آپ یہاں سے چلے جائیں."

انکی بات سن کر سالار مٹھیاں بھینچ لیتا ہے. اور جب بولتا ہے تو اسکی آواز میں سختی ہوتی ہے.

"ابھی تو صرف رشتہ ہوا ہے نہ اور رشتے تو ٹوٹ جایا کرتے ہیں..."

اسکی بات سالار کے ساتھ سب ہی حیران ہوتے ہیں کہ کیسا شخص ہے جب ایک بار مانا کر دیا تو...

اس بار احد شاہ سے مخاطب ہوتا ہے...

"دیکھئے مسٹر شاہ! یہ بلکل ناممکن ہے کہ ہم حیا کا رشتہ توڑ کر آپ سے کر دیں..."

"کیوں ناممکن ہے ٹوٹ تو نکاح بھی جاتے ہیں اور یہاں تو صرف رشتہ ہی ہوا ہے..."

شاہ کی آواز پہلے سے زیادہ بلند ہو گئی تھی.

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اور کیا آپ نے حیا سے پوچھا ہے کہ کیا وہ اس رشتے سے خوش بھی ہے؟"

لاؤنج میں سناٹا چھا جاتا ہے. کچھ دیر بعد ذیشان صاحب بولتے ہیں.

"کیا.... حیا بھی تمھیں جانتی ہے؟"

اس سوال پر شاہ کے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ آجاتی ہے...

"جی ہاں میں اور حیا ایک دوسرے کو پسند کرتے ہیں."

احد سب سے پہلے بولتا ہے.

"مجھے اپنی بہن پر پورا یقین ہے وہ کبھی ایسی حرکت نہی کر سکتی اور ویسے بھی اسنے اپنی رضامندی دی تھی اس رشتے کے لئے ..."

"میری بیٹی میرا غرور ہے وہ ایسا کبھی نہی کر سکتی... تم جا سکتے ہو یہاں سے..."

جس پر شاہ تپ کے رہ جاتا ہے اور یہ کہتا ہوا باہر نکل جاتا ہے..

"ایک دن آئے گا جب آپ سب اسے خود میرے ساتھ رخصت کریں گے..."

پیچھے کوئی بھی اسکی بات کو سیریس نہی لیتا لیکن وہ نہی جانتے تھے کہ وہ کس طوفان کو دعوت دے چکے ہیں...

اور لاؤنج کے دروازے کے پیچھے کھڑی حیا کو اپنے باپ اور بھائی پر مان ہوتا ہے جب کہ اسے اس شخص پر غصہ آتا ہے جو اس سے صرف ایک ڈاکٹر اور پیشنٹ کی حیثیت سے ملی تھی اور اس نے اس پر اتنا بڑا الزام لگا دیا تھا اسے اس شخص سے نفرت محسوس ہوتی ہے ...

اب دیکھنا یہ ہے کہ اس محبت اور نفرت کی جنگ میں جیتتا کون ہے؟؟؟

کوئی بھی گھر میں اس بات کا ذکر نہی کرتا..بلکے ایک ہفتے بعد ان دونوں کی منگنی رکھ دی جاتی ہے.سب گھر والے تیاریاں شروع کر دیتے ہیں حیا بھی معمول کے مطابق ہوسپٹل جا رہی ہوتی ہے شام کے تقریباً 4:00 بجے حیا کی گھر واپسی ہوتی ہے جب لاؤنج میں مما اور چچی جان کو بیٹھا دیکھتی ہے...تو خود بھی وہیں آ کر بیٹھ جاتی ہے...اور سکینہ سے کافی لانے کو کہتی ہے (سکینہ جو انکے گھر کی ملازمہ ہوتی ہے.)

"اسلام و علیکم!"

"وعلیکم اسلام! بیٹا حیا تم نے شاپنگ پر نہی جانا کیا؟ تین دن رہ گئے ہیں صرف اور اپنا ڈریس ابھی تک لائی ہو"

حیا کی ممی کے بعد اسکی چچی جان بولتی ہیں...

"ہاں حیا بیٹا ایسا کرو سالار کے ساتھ جا کر اپنا ڈریس لے آؤ میں اسے کہ دیتی ہوں..."

"اوکے تائی جان آپ انہیں کہہ دیں میں کافی پی کر چلتی ہوں."

تائی جان سالار کو بلانے کے لئے جاتی ہیں اور حیا اپنی کافی پینے لگتی ہے تھوڑی دیر تک کافی پینے کے بعد وہ سالار کے ساتھ شاپنگ کے لئے چلی جاتی ہے...

وہ دونوں شاپنگ مال آ کر ڈریس سلیکٹ کرنے لگتے ہیں..

"حیا ایسا کرتے ہیں اس شاپ میں چلتے ہیں."

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حیا اسکے پیچھے سر ہلا کر چل پڑتی ہے.

دوکاندار انہیں اچھے سے اچھے ڈریسس دکھاتا ہے جن میں سے ایک ڈریس پر دونوں کی نظر پڑتی ہے. جو کے وائٹ کلر کا ہوتا ہے. ایک بہت ہی خوبصورت ڈریس ہوتا ہے.

"کیسا ہے حیا؟"

"بہت خوبصورت سالار مجھے یہی ڈریس لینا ہے."

"ہاہاہاہاں میری چوائس تو بُری ہو بھی نہی سکتی."

وہ حیا کی طرف دیکھتا ہوا معنی خیز لہجے میں کہتا ہے. جس پر دونوں ہنس پڑھتے ہیں.

ڈریس لے کر وہ دونوں شاپ سے باہر آجاتے ہیں. اور ایک جیولری شاپ میں جاتے ہیں. جہاں سے حیا اپنے لئے بہت خوبصورت ائر رینگز لیتی ہے.

اسکے بعد حیا اپنے جوتے پسند کرتی ہے وہ دونوں گھر جانے لگتے ہیں کہ اچانک سالار حیا کی طرف مڑتا ہے..

"حیا کیا تم چوڑیاں نہی پہنو گی."

"نہی سالار مجھے بلکل پسند نہی چوڑیاں.."

"ارے تمھیں لڑکی ہو کر چوڑیاں نہی پسند خیر مجھے تو پسند ہیں نہ میرے لئے پہن لو ..."

"پر سالار.."

سالار اسکی بات سنیں بغیر ہی اسے چوڑیوں والے سٹال پر لے جاتا ہے... وہاں جا کر کچھ چوڑیاں ڈریس کے ساتھ کی اور کچھ حیا کو ابھی پہناتا ہے.

"دیکھو کتنی اچھی لگ رہی ہیں تم ایوی کہ رہی تھی.

"ہمممم اچھی لگ رہی ہیں."

حیا مسکرا کر کہتی ہے.

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اور کوئی ان دونوں کی چپ کر تصویریں لیتا ہے وہ دونوں مال سے نکل جاتے ہیں اور واپس میں ڈنر کرتے ہوئے تقریباً 8:00 بجے واپس آتے ہیں.

وہ دونوں لاؤنج میں سلام کرتے ہوئے داخل ہوتے ہیں. سب لاؤنج میں ہی بیٹھے باتیں کر رہے ہوتے ہیں.. سب بڑے پر جوش طریقے سے جواب دیتے ہیں...

وہ دونوں بھی وہیں آ کر بیٹھ جاتے ہیں. جب عائشہ بولتی ہے.

"آپ لوگوں نے اتنی دیر لگادی آپ کو تو موقع چاہیے تھا ٹائم سپینڈ کرنے کا."

سب اسکی بات پر ہنس دیتے ہیں اور سالار بولتا ہے.

"یار رمیں کیا کرتا تمہاری بہن نے اتنی دیر لگائی ہے کوئی ڈریس پسند ہی نہی آرہا تھا."

جب کے حیا اسے منہ کھولے دیکھ رہی ہوتی ہے.

"ہاہ بلکل جھوٹ بول رہے ہیں یہ جب کہ انکو کوئی ڈریس پسند نہی آرہا تھا. ہر ڈریس کو ریجیکٹ کر رہے تھے. اتنی مشکل سے یہ ایک ڈریس پسند آیا.."

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اسکے اس طرح کہنے پر سب ہنس پڑتے ہیں. چچی جان بولتی ہیں.

"سالار میری بیٹی کو تانگ مت کرو سمجھے...اور حیا ہمیں اپنی شاپنگ لا کر دکھاؤ ہم بھی تو دیکھیں کیا لائے ہو."

"جی چچی جان"

حیا سب کو اپنی شاپنگ دکھاتی ہے اور سب کو ہی اسکا ڈریس بہت پسند آتا ہے جب عائشہ بولتی ہے.

"واؤ آپی ڈریس بہت خوبصورت ہے آپکی پسند ہے یا سالار بھائی کی."

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"سب کچھ سالار نے پسند کیا ہے."

"ارے واہ ابھی سے سالار بھائی کی پسند..."

جس پر احد کہتا ہے...

"ہاں بھائی اب تو ساری زندگی سالار کی پسند سے ہی چلنا ہے ہماری حیا نے."

جس پر سب مسکرا دیتے ہیں اور حیا جھینپ کر اٹھ جاتی ہے. اور پیچھے سب کے زندگی سے بھرپور قہقہے گونجتے ہیں...

ایک طوفان سے بے خبر سب اپنی خوشیوں میں مست ہوتے ہیں...

شاہ اپنے گھر کے عالیشان کمرے میں بیٹھا حیا کی تصویریں دیکھ رہا ہوتا ہے جو کچھ دیر پہلے ہی ضمیر نے اسے بھیجی ہوتی ہیں.

ان تصویروں میں وہ سالار کے ساتھ مال میں ہوتی ہے.

ایک تصویر ایک دوسرے کو دیکھتے مسکراتے ہوئے. ایک تصویر ہیلز پہن کر سالار کو دکھاتے ہوئے. اور ایک تصویر میں سالار اسکے ہاتھوں میں چوڑیاں پہنا رہا ہوتا ہے...

غصّے سے اسکی دماغ کی رگیں پھٹنے کو تھی ضبط سے اسکا چہرہ سرخ ہو جاتا ہے. وہ غصّے سے فون دیوار پر مار دیتا ہے.

"نہی حیا تم اتنی آسانی سے کسی اور کی نہی ہو سکتی."

شاہ کی دھاڑ سے کمرے کی دیواریں لرز جاتی ہیں.

"حیا تم صرف اور صرف شاہمیر شاہ کی ہو میں تمھیں کسی اور کا نہی ہونے دوں گا. اب دیکھو میں کیا کرتا ہوں تم نے ابھی شاہمیر شاہ کا جنون نہی دیکھا. جو میرا ہے وہ کسی اور کا کبھی نہی ہو سکتا."

وہ کمرے کی ہر چیز تحث نہث کر دیتا ہے.

"حیا میں نے پہلی بار کسی سے عشق کیا لیکن... نہی اس بار نہی اس بار میں کسی کو اسکی اجازت نہی دوں گا تمھیں بھی نہی. حیا تمھیں ہر حال میں.. میرے پاس ہی آنا ہو گا

...بہت خوش ہو نہ تم سب میری حیا کو مجھ سے دور کر کے لیکن تم سب کی خوشی غارت نہ کر دی تو میرا نام شاہمیر نہی.... تم لوگ خود حیا کو میرے حوالے کرو گے ..."

اسکے چہرے پر ایک پُر اصرار مسکراہٹ آجاتی ہے.

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

صبح اپنے معمول کے مطابق ہوتی ہے سب اپنے اپنے پسندیدہ کام میں مصروف ہوتے ہیں یعنی کے سونے میں... سوائے حیا چچی جان اور اسکی مما کے...

تینوں بیٹھے ناشتہ کر رہی ہوتی ہیں اور حیا ناشتے سے فارغ ہو کر جلدی سے ہوسپٹل جانے کے لئے اٹھ جاتی ہے. جب اسکی مما بولتی ہیں.

"حیا بیٹا دو دن رہ گئے ہیں منگنی میں آج نہ جاؤ ویسے بھی میرا دل بیٹھا جا رہا ہے جیسے کچھ بُرا ہونے والا ہو تم آج نہ جاؤ..."

"مما کیا ہو گیا ہے ایسا کچھ نہی ہوتا اور ویسے بھی آپکی بیٹی بہت بہادر ہے ہر مصیبت کا سامنا کر سکتی ہے اور آج ہوسپٹل میں ڈیوٹی ہے جانا ضروری ہے.."

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ہاں کوئی بات نہی بچی کو جانے دیں."

"چلیں میں چلتی ہوں خدا حافظ !"

"خدا حافظ !"

حیا ہوسپٹل کے لئے نکل جاتی ہے اس وقت صبح کے 11:00 بج رہے ہوتے ہیں سڑک بلکل سنسان ہوتی ہے. حیا مزے سے ڈرائیو کر رہی ہوتی ہے کہ اچانک کافی ساری بلیک لینڈ کروزرز اسکے ارد گرد جمع ہو جاتی ہیں اسے بروقت بریک لگانی پڑتی ہے

.

ان گاڑیوں میں سے کافی سارے گارڈز ہاتھوں میں گن لئے نکلتے ہیں.

انکے ہاتھوں میں گنز دیکھ کر حیا کا اوپر کا سانس اوپر اور نیچے کا نیچے رہ جاتا ہے.

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سامنے والی گاڑی کی ڈرائیونگ سیٹ سے ایک شخص باہر نکلتا ہے جسے دیکھ کر حیا کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں. اسے اپنی ماں کی بات یاد آتی ہے کہ کاش آج وہ ہوسپٹل کے لئے نہ نکلتی. لیکن شاید قسمت کو کچھ اور ہی منظور تھا.

شاہ کو دیکھ کر حیا کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں. شاہ آہستہ آہستہ حیا کی کار کی طرف

قدم بڑھاتا ہے حیا شاہ کو خود کی طرف بڑھتا دیکھ کر کار کا دروازہ لاک کر دیتی ہے. شاہ اسکی اس حرکت پر مسکرا دیتا ہے....

"تم ابھی بچی ہو پرنسیس!"

شاہ کار کے لاک میں باریک سی پِن ڈالتا ہے جسے دو تین بار گھماتے ہی کلک کی آواز سے لاک کھل جاتا ہے. شاہ کے دروازہ کھولنے سے ڈر کر حیا پیچھے ہو جاتی ہے...

"کیسی ہو میری جان؟"

اور اسکا ہاتھ پکڑ کے اسے باہر نکالتا ہے کہ اتنے میں حیا اسکے بازوؤں میں جھول جاتی ہے شاہ اسے بازوؤں میں اٹھا کر فرنٹ سیٹ پر بیٹھا دیتا ہے...اور خود ڈرائیونگ سیٹ پر آ جاتا ہے...اور گاڑی اپنی منزل پر رواں دواں ہوتی ہے....

حیا کو جب ہوش آتا ہے خود کو ایک انجان جگہ پر پاتی ہے جو بلیک اور وائٹ کمبینیشن کا نہایت خوبصورت کمرہ ہوتا ہے... کمرے کو دیکھ کر اندازہ لگانا مشکل نہی تھا کہ اس میں رہنے والے کو بلیک اور وائٹ کلر بے حد پسند تھا...

حیا روم کا جائزہ لے کر فارغ ہوتی ہے تو اسے سب کچھ یاد آتا ہے.. سب کچھ یاد آتے ہی وہ دروازے کی طرف لپکتی ہے لیکن دروازہ لاک ہوتا ہے... اسے اپنی بے بسی پر جی بھر کر رونا آتا ہے وہ دوبارہ بیڈ پر آ کر بیٹھ جاتی ہے حیا ایک بہادر لڑکی ہوتی ہے لیکن صرف اپنے پیشنٹس اور گھر والوں کے سامنے باہر ہمیشہ اسے لوگوں کا سامنا کرتے ہوئے ڈر لگتا تھا... مگر خود میں بہت ہمّت پیدا کر کے وہ ڈاکٹر بنی تھی کیوں کے ڈاکٹر بننا اسکا خواب ہوتا ہے.

حیا کو سوچ سوچ کے رونا آ رہا ہوتا ہے کہ اگر وہ اپنی مما کی بات مان لیتی تو آج یہاں نہ ہوتی...

حیا گھٹنوں پر سر رکھے رو رہی ہوتی ہے کہ دروازہ کھلنے کی آواز پر سر اٹھا کر دیکھتی ہے اندر داخل ہونے والا شخص شاہ کے سوا اور کون ہو سکتا تھا.

حیا اسکو دیکھ کر اور ڈر جاتی ہے اسکے رونے میں اور تیزی آجاتی ہے شاہ مبہوت سا اسے دیکھ رہا ہوتا ہے روئی روئی سی سرخ آنکھیں اس وقت اور دلکش لگ رہی ہوتی ہیں.

"تم روتے ہوئے اتنی خوبصورت لگ رہی ہو کہ سمجھ نہی آرہا تمھیں چپ کرواؤں یا دو تھپڑ اور لگاؤں"

اپنی بات پر شاہ خود ہنس دیتا ہے اور اسکی ہنسی اتنی دلکش تھی کہ یہاں کوئی اور لڑکی ہوتی تو یقیناً اسکی مسکراہٹ پر فدا ہو جاتی لیکن یہاں حیا ذیشان تھی جو کسی کی خوبصورتی پر نہی بلکے کردار پر مرتی تھی...

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ اسکی بات سن کر اور رونا شروع ہو جاتی ہے.

"ارے ارے میں مذاک کر رہا تھا پر نسیس ایم سوری دیکھو پلز رونا بند کرو میں تمھیں ایسے روتے ہوئے نہی دیکھ سکتا"

اسکا رونا شاہ کو پریشان کر رہا ہوتا ہے اسی لئے وہ اس سے نرمی سے بات کرتا ہے لیکن حیا کا رونا کسی صورت کم نہی ہو رہا ہوتا...

اس بار وہ سختی سے کہتا ہے....

"اگر اب تم نے رونا بند نہ کیا تو مجھسے بُرا کوئی نہی ہو گا."

حیا اسکی سخت آواز سے خوفزدہ ہو جاتی ہے اور نظر اٹھا کر اسکی طرف دیکھتی ہے جو اسے غصّے سے گھور رہا ہوتا ہے. وہ اپنا رونا بند کر کے ہمّت کر کے اس سے پوچھتی ہے...

"آپ مجھے یہاں کیوں لائے ہیں؟"

شاہ کو وہ ایسے پوچھتے ہوئے کوئی چھوٹی سی بچی لگی....

وہ مسکراہٹ دبا کر جواب دیتا ہے...

"نکاح کے لئے مولوی صاحب باہر تمہارا ویٹ کر رہے ہیں."

نکاح کی بات اسکے سر پر کسی بم کی طرح پھٹتی ہے...ایک دن بعد اسکی منگنی تھی اور سامنے بیٹھا شخص اس سے نکاح کی بات کر رہا تھا...

"آپکا دماغ تو خراب نہی ہو گیا میں اور آپ سے نکاح کروں گی میری منگنی ہے پرسوں سالا...."

اس سے پہلے وہ اپنا جملہ مکمل کرتی شاہ اسکے بال اپنی مٹھی میں جکڑتا ہے. اور اسکا چہرہ اپنے اتنا قریب کرتا ہے کہ اسے شاہ کی سانسیں اپنے چہرے پر محسوس ہوتی ہیں.

"منگنی تھی اور نکاح ہے اور آج کے بعد اگر میں نے سالار کا نام تمہاری زبان پر سنا تو اگلی بار اسکی لاش یہاں پڑی ہو گی... سمجھی"

شاہ کی دھاڑ سے حیا سہم جاتی ہے لیکن پھر ہمّت کر کے بولتی ہے...

"لوں گی نام اور بار بار لوں گی وہ میرے منگیتر ہیں اور میں انہیں پسند..."

شاہ کے تھپڑ سے اسکی بات منہ میں ہی رہ جاتی ہے وہ بے یقینی سے اسے دیکھتی ہے جو غیض و غضب سے اسے دیکھ رہا ہوتا ہے.

اور آگے بڑھ کر زور سے اسکا بازو دبوچتا ہے.

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اہاں خبر دار.... خبر دار جو تم نے اپنی زبان سے یہ لفظ نکالا ورنہ جان سے مار ڈالوں گا, چلو اٹھو اور یہ دوپٹہ اپنے سر پر سہی سے لو میں مولوی صاحب کو اندر بلا رہا ہوں چپ چاپ نکاح کے پیپرز پر سائن کرنا."

یہ کہ کر شاہ باہر جانے لگتا ہے کہ حیا کی آواز پر رک جاتا ہے.

"میں آپ سے شادی نہی کروں گی..."

حیا آہستہ آواز میں کہتی ہے وہ شاہ کے اس روپ سے ڈر جاتی ہے اس لئے ایک آخری کوشش کرتی ہے.

شاہ دوبارہ اسکے قریب آکر پوچھتا ہے.

"کیا کہا..."

شاہ اپنا غصہ ضبط کرتے ہوئے پوچھتا ہے.

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حیا پھر سے ہمت کر کے کہتی ہے...

"مجھے میرے گھر جانا ہے میں آپ سے نکاح نہی کروں گی.."

اس بار حیا کی آواز پہلے سے زیادہ بلند ہوتی ہے.

شاہ کچھ پل اسے دیکھتا ہے.

پھر اپنی جیب سے فون نکال کر کسی کو کال ملاتا ہے اور فون سپیکر پر رکھتا ہے. حیا حیرانی سے اسکی کاروائی دیکھ رہی ہوتی ہے..

"ہیلو جنید کہاں پر ہو؟"

دوسری طرف سے آواز آتی ہے.

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"جی سر جیسا کے آپ نے کہا تھا میں میم کے بھائی مسٹر احد کے آفس کے سامنے والی بلڈنگ میں موجود ہوں یہاں سے مجھے صاف وہ اپنے آفس میں بیٹھے دکھائی دے رہے ہیں... آپ کا کیا حکم ہے سر؟"

شاہ ایک نظر حیا کی طرف دیکھتا ہے جو شاک میں بیٹھی ہوتی ہے.

پھر کچھ پل ٹھہر کر کہتا ہے.

"مار دو"

یہ سن کر حیا فوراً ہوش کی دنیا میں لوٹتی ہے. اور فوراً اسکے پاس آتی ہے...

"نہی, نہی پلز ایسا مت کریں احد بھائی کو کچھ مت کریں ایم سوری آپ جو کہیں گے میں وہی کروں گی. پلز آپ احد بھائی کو چھوڑ دیں..."

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شاہ اسکو ایک نظر دیکھتا ہے اور کہتا ہے.

"نکاح"

حیا بے بسی سے رو پڑھتی ہے لیکن اسے اپنے بھائی کی جان بھی بچانی تھی.

"ٹھیک ہے پیپر پلزز آپ احد بھائی کو چھوڑ دیں."

"جنید چھوڑ دو احد کو اور واپس آ جاؤ."

"اوکے سر."

وہ فون کاٹ کر حیا کی طرف مڑتا
ہے جو اس وقت رونے میں مصروف ہوتی ہے.

"یہ دوپٹہ سر پر لو میں مولوی صاحب کو لاتا ہوں."

یہ کر شاہ باہر نکل آتا ہے اور ضمیر کو اشارہ کرتا ہے تو وہ مولوی صاحب کو لے کر اسکے
پیچھے چل پڑتا ہے..

وہ لوگ اندر داخل ہوتے ہیں تو حیا سر پر دوپٹہ لئے بیٹھی ہوتی ہے.

ضمیر مولوی صاحب کو صوفہ پر بیٹھا کر نکاح شروع کرنے کا اشارہ کرتا ہے تو وہ نکاح شروع کرتے ہیں...

"حیا ذیشان بنتِ ذیشان احمد کیا آپکو حق مہر پانچ لاکھ روپے شاہمیر شاہ ولد عبداللہ شاہ سے یہ نکاح قبول ہے؟"

سب حیا کی طرف دیکھتے ہیں لیکن حیا جواب نہی دیتی وہ بہت ضبط سے بیٹھی ہوتی ہے مولوی صاحب ضمیر کی طرف دیکھتے ہیں اور ضمیر شاہ کی طرف جب کہ شاہ حیا کو غصے سے گھور رہا ہوتا ہے پھر اٹھ کر حیا کی طرف جاتا ہے اور تھوڑا نیچے جھک کر حیا سے کہتا ہے.

"حیا مولوی صاحب کو جواب دو تمھیں اپنے بھائی کی جان عزیز ہے نہ...؟"

تو حیا بے بسی سے سر ہلا دیتی ہے...

مولوی صاحب پھر سے اس سے پوچھتے ہیں.

"حیا ذیشان بنتِ ذیشان احمد کیا آپکو حق مہر پانچ لاکھ روپے شاہمیر شاہ ولد عبداللہ شاہ سے یہ نکاح قبول ہے؟"

"قبول ہے."

بہت مشکل سے وہ سسکیاں دبا کر بولتی ہے.

دو بار اور پوچھے جانے پر حیا جواب دیتی ہے تو شاہ واپس صوفہ پر جا کر بیٹھ جاتی ہے.

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اور ضمیر حیا کے پاس نکاح کے پیپرز لے کر جاتا ہے. حیا کو دیکھ کر اسے اس پر ترس آتا ہے اور وہ سوچتا ہے کہ کس ظالم کے ساتھ پھنس گئی مگر خود ہی اپنی سوچ کو جھٹک دیتا ہے. اور حیا کے سامنے پیپرز رکھتا ہے.

"بھابھی سائن؟"

حیا نظر اٹھا کر ضمیر کو دیکھتی ہے تو ضمیر نظریں چُرا جاتا ہے. کیوں وہ خود بھی بے بس ہوتا ہے. حیا کانپتے ہاتھوں سے سائن کر دیتی ہے. اور ضمیر پیپرز اٹھا کر شاہ کے سامنے رکھ دیتا ہے.

مولوی صاحب شاہ سے پوچھتے ہیں تو وہ بھی جواب دے کر سائن کر دیتا ہے...

اور حیا.... وہ تو کچھ ہی دیر میں حیا ذیشان سے حیا شاہمیر شاہ بن جاتی ہے...

اور آخر کار شاہ یہ جنگ بھی جیت جاتا ہے.

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ضمیر مولوی صاحب کو رخصت کرنے کے لئے چلا جاتا ہے کمرے میں اب شاہ اور حیا ہی رہ جاتے ہیں.

شاہ چلتا ہوا حیا کے پاس آ کر بیٹھ جاتا ہے.

"تمھیں پتا ہے حیا جب پہلی بار میں نے تمھیں دیکھا تھا تو اسی وقت سوچ لیا تھا کہ تم صرف میری بنو گی اور دیکھو آج میں جیت گیا."

حیا نظریں اٹھا کر اسے دیکھتی ہے.

"آپ کو کیا لگتا ہے آپ نے مجھے حاصل کر لیا ہے ایسا کبھی نہی ہو گا مسٹر شاہمیر شاہ... کبھی نہی آپ کے لئے یہ صرف ایک گیم تھی جس میں آپ کو صرف جیتنا تھا آپ جیت گئے. مجھے برباد کر کے جیت گئے مل گیا نہ سکون آپکو, میرے بابا, بھائی کی عزت کو نیلام کر دیا سب ختم کر دیا."

یہ کہتے ساتھ ہی وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دیتی ہے.

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"میں جانتا ہوں میں نے غلط کیا لیکن عزت سے رشتہ مانگا تھا نہ تمہارے ماں باپ سے لیکن انہوں نے انکار کر دیا میرے پاس تو یہی راستہ بچا تھا نہ حیا. آج تک جو بھی مجھے پسند آیا ہے وہ صرف میرا ہوا ہے, صرف میرا اور تم تو پھر میرا عشق ہو جنون ہو تمھیں کیسے کھو دیتا میں؟"

حیا چپ چاپ اسے سنتی ہے.

"مجھے گھر جانا ہے."

شاہ کچھ پل اسے دیکھتا ہے اور پھر سر ہلا کر باہر آنے کا اشارہ کرتا کمرے سے نکل جاتا ہے .حیا بھی اسکے پیچھے باہر آجاتی ہے....

پورا راستہ خاموشی سے گزرتا ہے تھوڑی دیر بعد شاہ گاڑی حیا کے گھر کے باہر روکتا ہے وہ گاڑی سے نکل کر جانے لگتی ہے جب شاہ اسے روکتا ہے.

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اپنے گھر میں کسی کو اس نکاح کے بارے میں کیا بتانا."

"کیوں ڈرتے ہیں آپ نکاح کر لیا ماننے کی ہمّت نہی آپ میں. میں سب کو چیخ چیخ کر بتاؤں گی کہ آپ نے مجھ سے زبردستی نکاح کیا ہے."

"پہلی بات میں کسی سے ڈرتا نہی ہوں تمھیں سب کے سامنے بغیر کسی رشتے کے لے کر جا سکتا تھا اور کوئی بھی مجھے کچھ کہ نہی سکتا تھا. لیکن تم سے نکاح کیا ہے کیوں کہ تمہاری عزت کرتا ہوں. اور دوسری بات اگر اپنے بھائی کی جان پیاری ہے تو چپ رہنا ".

"میں ایسا کیسے کر سکتی ہوں پرسوں منگنی ہے میری."

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"کسی کی منگنی نہی ہے پرسوں... تم فکر مت کرو میں سب ٹھیک کر دوں گا...اب جاؤ اندر..."

پہلی بات سخت لہجے میں کہ کر وہ آخر میں نرمی سے کہتا ہے.

اور حیا ایک نظر غصے سے اس پر ڈال کر اندر چلی جاتی ہے.

اور شاہ گاڑی آگے بڑھا دیتا ہے اور سوچتا ہوا جاتا ہے.

"اسکے لئے مجھے معاف کر دینا جواب میں تمہارے ساتھ کرنے والا ہوں میں جانتا ہوں کہ اس سے تم ٹوٹ کر بکھر جاؤ گی مگر فکر نہ کرو میں سمیٹ لوں گا تمھیں.... اسکے بغیر تم کبھی میری طرف قدم نہی بڑھا پاؤ گی. مجھے کبھی سمجھ نہی پاؤ گی میں تمہارے لئے ہر راستہ بند کر دینا چاہتا ہوں, ہر راستہ سوائے میرے اور کوئی راستہ تمہارے لئے کھلا نہی رہنے دوں گا پھر تو تمھیں میرے پاس ہی رہنا پڑے گا نہ."

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حیا گھر میں داخل ہوتی ہے تو گھر میں سناٹا ہوتا ہے حیا ملازمہ سے پوچھتی ہے تو وہ بتاتی ہے کہ مرد حضرات آفس گے ہیں ,عائشہ کالج سے آ کر سو گئی تھی اور حیا کی مما اور چچی شاپنگ پر گئی ہیں ....

وہ سر ہلا کر چلی جاتی ہے ویسے بھی وہ ابھی کسی کا سامنا نہی کرنا چاہتی تھی ....

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

روم میں آتے ہی اسکا ضبط جواب دے دیتا ہے ...آنسو اسکے گالوں پر لڑھ لڑھ کر آ جاتے ہیں وہ دروازہ بند کر کے اسکے ساتھ بیٹھتی چلی جاتی ہے ...

وہ جب اس نکاح کے بارے میں سوچتی تھی پھوٹ پھوٹ کر رو دیتی ...

تم نے مجھے برباد I hate you مجھے تم سے نفرت ہے شاہمیر شاہ"

کر دیا .....میں کس کس کو جواب دوں گی اپنے ماں باپ کو ,بھائی کو ... بہن کو ...سالار کو چچا جان کو ,یا چچی جان کو ....کس کس کو ..." کس کس کو جواب دوں

حیا پھر سے پھوٹ پھوٹ کر رو دیتی ہے ...پھر ایک دم اٹھتی ہے اور ... اپنے آنسو صاف کرتی ہے

نہی میں سب کو سچ بتا دوں گی وہ میری جان چھڑوا دیں گے اس" " شخص سے

لیکن جیسے ہی اسے اسکی دھمکی

یاد آتی ہے وہ واپس بیٹھ جاتی ہے اسے ایک نئے سرے سے رونا آنے .... لگتا ہے

خاموش کمرے میں صرف حیا کی سسکیاں گونج رہی ہوتی ہیں ...کہ

... اچانک حیا فون اس میں خلل پیدا کرتا ہے

حیا اٹھ کر بیگ میں سے فون نکالتی ہے تو انجان نمبر سے کال ہوتی ہے

...

.... وہ کال اٹینڈ کرتی ہے

دوسری طرف سے کچھ کہا جاتا ہے جسے سن کر حیا ہونٹ بھینچ لیتی ہے

... اور فون کاٹ دیا جاتا ہے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

... حیا زور سے فون پھینکتی جو کارپٹ پر جا گرتا ہے

... حیا اپنے آپ کو اس وقت بے حد بے بس محسوس کرتی ہے

آج حیا ذیشان کو اپنے بھائی احد ذیشان اور خود میں سے کسی ایک کو"

..... چُننا ہے ,مجھے کسی ایک کی زندگی بچانی ہے

میں اپنے بھائی کی زندگی چنتی ہوں کیوں کہ حیا ذیشان نے تو زندگی

بچانے کی قسم کھائی ہے ...اور یہ تو پھر میرے جان سے عزیز بھائی ہیں ...."

... حیا آنکھیں بند کیے سرگوشی کرتی ہے

... پھر آنکھیں کھول کر چھت کی طرف دیکھتی ہے

"یا اللّٰہ میں ہی کیوں ؟ میرے ساتھ ہی ایسا کیوں ؟ .....یا اللّٰہ اگر یہ کسی گناہ کی سزا ہے تو مجھے معاف کر دیں ,لیکن اگر کوئی آزمائش ہے تو مجھے صبر عطا کر میرے مالک !میرا دم گھٹ رہا ہے ....مجھے لگ رہا ہے کہ میں ایک دلدل میں پھنس چکی ہوں

" اور میرے پیر اندر اندر ہی دھستے جا رہے ہیں

کچھ دیر اور رونے کے بعد وہ اٹھتی ہے اور ظہر کی نماز ادا کرتی ہے

.. پھر دعا کے لئے ہاتھ اٹھاتی ہے

"یا اللہ مجھے معاف کر دے ,مجھے صبر عطا کر یا رب ,مجھے میرے ماں باپ کے سامنے رسوا نہ ہونے دیے گا .....مجھے کسی کا دل دکھانے کی وجہ نہ بنایئے گا ...یا اللہ میری مدد فرما !"

. نماز پڑھنے کے بعد وہ کافی پرسکون ہوتی ہے ....اور باہر چلی جاتی ہے جب باہر آتی ہے تو اسکی مما ,چچی اور عائشہ لاؤنج میں بیٹھے ہوتے ہیں ...

.... اور عائشہ شاپنگ دیکھ رہی ہوتی ہے

"ارے حیا بیٹا تم اٹھ گئی طبیعت تو ٹھیک تھی نہ تم آتے ہی کمرے میں بند ہو گئیں ...میں نے ڈسٹرب نہی کیا کہ شاید طبیعت ٹھیک نہ ہو

..."

حیا کی مما کی نظر جیسے ہی حیا پر پڑھتی ہے وہ حیا سے پوچھنے لگتی ہیں

...

جی مما کوئی گھر پر نہی تھا تو میں تھکی ہوئی تھی بس اسی لئے میں سو"
"..... گئی تھی تھوڑی دیر کے لئے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

".... اچھا میں کھانا لگاؤں تم نے کچھ کھایا بھی نہی تھا بیٹا"

نہی مما مجھے بھوک نہی ہے رات کو ہی کھاؤں گی سب کے ساتھ"
..."

لیکن بیٹا تم نے صبح بھی سہی سے ناشتہ نہی کیا تھا اب تو کچھ کھا لو"
..."

نہی مما میں نے ہوسپٹل میں سینڈوچ کھا لیا تھا ابھی بھوک نہی ہے"
..."

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"... چلو ٹھیک ہے تمہاری مرضی"

حیا وہیں بیٹھ جاتی ہے اتنی دیر میں مرد حضرات بھی آ جاتے ہیں سب لاؤنج میں بیٹھ کر ہنسی مذاک کر رہے ہوتے ہیں عائشہ اور احد ایک دوسرے کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کر رہے ہوتے ہیں حیا ان سب کو دیکھتی .... ہے اور دل میں سوچتی ہے

کتنے خوش ہیں سب مما ,بابا ,بھائی ,عائشہ اور"

... اور سالار بھی تو کتنا خوش ہے.....

میں بھی تو کل تک بہت خوش تھی ...کیا کبھی ایسے دوبارہ خوش ہو

"....پاؤں گی ؟ .....شاید کبھی نہیں

. حیا نا محسوس طریقے سے وہاں سے اٹھ کر اپنے روم میں آ جاتی ہے

رات کو ڈنر کر کے بھی وہ اپنے روم میں آ جاتی ہے سب کو پریشانی

ہوتی ہے انکو حیا کا انداز بدلہ بدلہ لگتا ہے ...لیکن وہ یہ سوچ کر چپ

.... رہتے ہیں کہ شاید منگنی کی وجہ سے پریشانی ہے

اسی طرح ایک دن اور گزر جاتا ہے اور منگنی کا دن آ جاتا ہے سب

... بہت خوش ہوتے ہیں او ادھر ادھر بھاگ دور میں لگے ہوتے ہیں

حیا بھی ڈریس چینج کر کے ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے بیٹھ کر اپنا عکس

دیکھتی ہے حیا سوچ رہی ہوتی ہے کہ پرسوں تک اسکی زندگی کیا ہوتی ہے ...اور اب ایک دم سے سب کتنا بدل گیا تھا ...

.... اتنے میں عائشہ روم میں اینٹر ہوتی ہے

"...ماشاللہ حیا آپی آپ اس ڈریس میں بہت پیاری لگ رہی ہیں"

... حیا مسکرا بھی نہ سکی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عائشہ باتیں کرتے ہوئے اسکا میک اپ کرتی ہے میک اپ کرنے کے بعد اسکا دوپٹہ اچھے سے سیٹ کرتی ہے اتنے میں حیا کی مما روم میں آتی ہیں ...

ماشاللہ میری بیٹی تو بہت پیاری لگ رہی ہے کتنا روپ چڑھا ہے میری بچی پر..."

... عائشہ فوراً بولتی ہے

"... ارے صرف ایک ہی بیٹی پیاری لگ رہی ہے"

"... نہی نہی میری تو دونوں بیٹیاں چاند کا ٹکڑا لگ رہی ہیں"

... حیا نم آنکھوں سے مسکرا دیتی ہے

... اسکی مما کی آنکھوں میں بھی آنسو آ جاتے ہیں

NEW ERA MAGAZINE .com

بیٹیاں اتنی جلدی بڑی ہو جاتی ہیں پتا بھی نہی چلتا کل تک ہمارے آنگن میں کھیل رہی ہوتی ہیں اور پھر اسی آنگن سے انہیں رخصت کرنا ہوتا ہے اللہ میری بیٹیوں کے نصیب بہت اچھے کرے ..."

... دونوں آمین بولتی ہیں

ارے میں بھول ہی گئی میں تم دونوں کو بلانے آئی تھی چلو باہر آ جاؤ"
"... منگنی کی رسم بھی شروع کرنی ہے

منگنی کا نام سن کر حیا کی آنکھ میں آنسو آ جاتے ہیں جنہیں وہ کمال مہارت سے چھپا جاتی ہے پھر عائشہ اور اسکی مما حیا کو لئے باہر آتے ہیں جب کے باہر سے احد انہیں ریسیو کرتا ہے .. منگنی کا انتظام لون میں کیا گیا ہوتا ہے وہ اپنے بہن اور بھائی کا ہاتھ تھامے سٹیج پر آتی ہے ...جیسے ہی سالار کی نظر حیا پر پڑھتی وہ کھڑا ہو جاتا ہے اور حیا کے آگے اپنا ہاتھ کرتا ہے جسے کچھ ججھک کے ساتھ تھام لیتی ہے سالار اور حیا سٹیج پر رکھے ایک خوبصورت صوفہ پر بیٹھ جاتے ہیں... کچھ دیر باتوں کا سلسلہ چلتا رہتا ہے پھر سالار کی مما اجازت مانگ... کر سالار اور حیا کے ہاتھ میں رنگز پکڑاتی ہیں جو ان دونوں نے ایک دوسرے کو پہنانی ہوتی ہیں حیا کا دل ڈوب جاتا ہے اسکا دل کرتا ہے کہ کہیں چھپ جائے ...مگر قسمت کو کچھ اور ہی منظور تھا حیا ہاتھوں

.. میں رنگ پکڑے بیٹھی ہوتی ہے

"..حیا بیٹا سالار کو رنگ پہناؤ"

حیا کی مما بولتی ہیں تو حیا چونک جاتی ہے وہ رنگ پہنانے کے لئے ہاتھ آگے بڑھاتی ہی ہے کہ اسکی نظر سامنے کھڑے شخص پر پڑھتی ہے .. حیا کو لگتا ہے وہ سانس نہی لے پائے گی ....وہ سوچتی ہے

تو قیامت کا وقت آ گیا ہے ...آج سرے بازار مجھے رسوا کر دیا جائے" ".. گا ...کاش ...کاش کوئی اور سزا میرے لئے منتخب ہو جاتی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حیا ک ہاتھ سے رنگ چھوٹ کر سامنے کھڑے شخص کے قدموں میں .... جا گرتی ہے

سب حیا کی نظروں کے تعقب میں دیکھتے ہیں جہاں شہیر شاہ کھڑا ہوتا ہے جسے پہچاننے میں سب کو 1.سیکنڈ لگتا ہے

سالار کو اسے دیکھ کر بہت غصّہ آتا ہے مگر وہ حیا کا ری ایکشن نہی سمجھ پاتا ....

شاہ آرام سے چلتا ہوا حیا کے قریب آتا ہے اور اسکا پکڑ کر اسے سالار سے دور کھڑا کرتے ہیں ...

سب اسکی اس دیدہ دلیری پر حیران رہ جاتے ہیں جبکہ شاہ پرسکون کھڑا ہوتا ہے احد اس پر غصّے سے جھپٹتا ہے ...اور شاہ کا گریبان پکڑتا ہے ... جب شاہ کا ایک مکا ہی اسے پیچھے ہٹا دیتا ہے

حیا بھاگ کر اسکے پاس جانے لگتی ہے لیکن شاہ بیچ میں ہی اسکا ہاتھ پکڑ کے اسے روک دیتا ہے اور آنکھوں سے ہی وارن کر دیتا ہے

جسے احد کی وجہ سے کوئی دیکھ نہی پاتا سالار غصّے سے شاہ کی طرف

... بڑھتا ہے لیکن احد والی غلطی نہی دوہڑاتا

"... تمہاری ہمّت کیسے ہوئی میری منگیتر کو ہاتھ لگانے کی"

"... اور تمہاری ہمّت کیسے ہوئی میری بیوی کے پاس بیٹھنے کی"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

... شاہ کی آواز بہت بلند ہوتی ہے

... سب کو سانپ سونگھ جاتا ہے شاہ کی بات سن کر

حیا اب بھی سر جھکائے رو رہی ہوتی ہے اسکا ہاتھ اب بھی شاہ کی گرفت میں ہوتا ہے جسے وہ چھڑوانے کی کوشش کرتی ہے لیکن شاہ کی گرفت مضبوط ہوتی ہے ...

... حیا کے پاپا آگے بڑھتے ہیں

یہ کیا فضول بکواس کر رہے ہو دماغ خراب ہو گیا ہے تمہارا میری بیٹی" ایسا نہی کر سکتی مجھے اپنی بیٹی پر پورا یقین ہے ...بولو بیٹا یہ جھوٹ بول رہا ہے نہ..."

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

... سب حیا کی طرف دیکھتے ہیں

. شاہ بھی حیا کو ہی دیکھ رہا ہوتا ہے

حیا اپنے بابا کو دیکھتی ہے جو اسے امید بھری نظروں سے دیکھ رہے ہوتے ہیں ...اسکا دل کرتا ہے کہ وہ اپنے بابا کو سب کچھ بتا دے پھر

اسکی نظر انکے پیچھے کھڑے اپنے بھائی پر جاتی ہے جو بیتابی سے اسکے جواب کا منتظر ہوتا ہے ...

پھر وہ شاہ کی طرف دیکھتی ہے

جس کی آنکھوں صاف جنون جھلک رہا ہوتا ہے گویا جو اسنے چاہا اسے نہ ملا تو سب کو آگ لگا دے گا ...

وہ نظر جھکا جاتی ہے اسکے سامنے ایک کل کا منظر گھوم جاتا ہے جب اسکو فون کال آتی ہے جیسے ہی وہ فون کان سے لگاتی ہے آگے سے شاہ بولتا ہے ...

اگر تمھیں اپنے بھائی کی جان پیاری ہے تو جیسا میں کہوں گا بلکل ویسا" کرنا ...آج ,کل یا آنے والا کوئی بھی دن ہو تمھیں میری ہاں میں ہاں ملانی ہے سمجھی ,اینڈ ایم شیور .. تمھیں اپنے بھائی کی جان بہت

"... عزیز ہے

منظر ہٹ جاتا ہے اسکے بابا اسکے سامنے کھڑے اس سے پھر پوچھتے ہیں

..

حیا بیٹا جواب دو مجھے پتا ہے تم ایسا کچھ نہی کر سکتی اس شخص بلکل"

"... ڈرنے کی ضرورت نہی ہے ...سچ بتاؤ

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

... حیا انکی طرف دیکھتی ہے

"بابا شاہ جو کہ رہے ہیں وہ سچ ہے"

ذیشان صاحب کا ہاتھ یک دم اٹھ جاتا ہے ...حیا کو تھپڑ کی تکلیف تو محسوس ہی نہی ہوتی اسے تو تکلیف اس بات کی ہوتی ہے کہ اسکے بابا

نے زندگی میں پہلی بار اس پر ہاتھ اٹھایا تھا ...حیا اس عمل پر ششدر رہ جاتی ہے ...

"آج تم نے میرا غرور توڑ دیا حیا کتنا بھروسہ تھا مجھے اپنی بیٹی وہ جو میں سینہ تان کر کہتا تھا کہ میری بیٹی میرا فخر ہے آج سب مٹی میں ملا دیا ....آج پتا چلا لوگ بیٹیوں کو پیدا ہوتے ہی مار کیوں دیتے ہیں..."

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"بابا"

حیا سرگوشی کرتی ہے ...حیا کو اپنے بابا سے اتنے سخت الفاظ کی امید نہی تھی ...

کیا اسکے بابا کو اس پر تھوڑا بھی یقین نہی تھا ایک بار تو پوچھ لیتے کہ

.... کہیں کسی کے کہنے پر

لیکن اب تو سب ختم ہو گیا تھا کیوں کہ باپ کا غرور مٹی میں مل گیا تھا اور شاید بیٹی کا بھی ....

تمھیں اس کے ساتھ رہنا تھا نہ ٹھیک ہے ہم تمھیں اس کے ساتھ" ہی رخصت کر دیتے ہیں "

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حیا یہ سن کر فوراً اپنے باپ کی طرف دیکھتی ہے کوئی اور ظلم ہونا کیا ابھی باقی تھا ...

وہ چپ تھی بلکل چپ ...نہ اپنی صفائی میں کچھ کہا ...اب تو شاید کچھ بچا بھی نہی تھا کہنے کے لئے ..

.... حیا اپنے بھائی کی طرف دیکھتی ہے تو وہ سر جھکا لیتا ہے

اسنے ماں کی طرف دیکھا تو وہ بے یقینی سے دیکھ رہیں تھیں اسنے سالار کی طرف دیکھا تو اسنے نظریں چُرا لیں ....وہ لب بھنیچ گئ شاید آنسو ضبط کرنے کی ناکام کوشش کر رہی تھی .

کچھ دیر بعد اسے رخصت کر دیا گیا ایسے شخص کے ساتھ جس سے اسے اس دنیا میں سب سے زیادہ نفرت تھی ....

وہ کب اپنی ماں سے ملی کب عائشہ سے ملی اسے کچھ ہوش نہی تھا .وہ اپنے باپ کے سامنے آئ تو وہ اندر چلے گئے .حیا کو لگا اگر وہ کچھ دیر اور یہاں رہی تو اسکا دل بند ہو جائے گا ...وہ شاہ کے ساتھ گاڑی میں بیٹھی اور ایک نظر اپنے گھر پر ڈالی تو اسے اپنی ماں کی کہی بات یاد آئ ...

"کل تک بیٹیاں ہمارے آنگن میں کھیل رہی ہوتی ہیں اور پھر اسی آنگن سے انہیں رخصت کرنا پڑتا ہے ."

... ایک آنسو اسکی پلکوں سے آزاد ہوتا ہے

.... شاہ گاڑی آگے بڑھا دیتا ہے اسکے گارڈز بھی پیچھے ہی آتے ہیں

وہ لوگ جب گھر پہنچے تو 8:00 بج گئے ہوتے ہیں حیا اس وقت بہت تھکی ہوئی ہوتی ہے سارے راستے بھی روتی ہی رہتی ہے .شاہ نے گاڑی پورچ میں کھڑی کی ..اور دوسری طرف سے حیا کا دروازہ کھولا حیا احتیاط سے نیچے اترتی ہے کیوں کے اسنے ہیوی ڈریس پہنا ہوتا ہے. اسنے نظر اٹھا کر گھر کی طرف دیکھا جو کے بہت عالیشان تھا .دوسری نظر لان کی طرف دوڑائ تو صرف اندھیرا دکھائی دیا .شاہ ہاتھ پکڑ کے حیا کو اندر لے جاتا ہے اندر آتے ہی ہال نما لاؤنج تھا جس پر بلیک اینڈ وائٹ کلر کا فرنیچر تھا نکاح والے دن یہاں سے جاتے وقت وہ کسی چیز پر غور نہی کر پائی تھی .وہ شاہ کی طرف دیکھتی ہے تو وہ کسی سے بات کر رہا ہوتا ہے اسکے ساتھ ہی ایک آدمی کھڑا ہوتا ہے جسے پہچاننے میں حیا کو دقت

محسوس نہی ہوتی ...وہ وہی ہوتا ہے جو حیا سے نکاح کے پیپرز پر سائن کرواتا ہے حیا کو اس سے کوئی شکایت نہی ہوتی کیوں کہ حیا کو وہ بھی خود کی طرح بےبس لگتا ہے .

شاہ حیا کی طرف مڑتا ہے ..

"حیا یہ اس گھر کی ملازمہ ہے گھر کے سارے کام یہی کرتی ہے اور رہتی بھی یہی ہے گھر کے پیچھے بنے سرونٹ کواٹر میں ...یہ تمھیں روم میں لے جاتی ہے تمھیں کسی بھی چیز کی ضرورت ہو تو سکینہ سے کہ دینا میں ابھی آتا ہوں".

حیا کو اسے سننے میں کوئی دلچسپی نہی تھی .شاہ کہتے ہی ضمیر کے ساتھ چلا جاتا ہے اور سکینہ حیا کو روم میں لے آتی ہے

جب وہ روم میں آتی ہے تو اسے یاد آتا ہے کہ نکاح والے دن بھی وہ اسی روم میں لائی گئی تھی ...

حیا کو ان کپڑوں میں الجھن ہو رہی ہوتی ہے ....وہ سکینہ سے پوچھتی ہے .

". کیا مجھے کوئی سادہ سوٹ مل سکتا ہے جو میں رات میں پہن سکوں"

جی بیبی جی آپ کے سارے کپڑے صاحب جی صبح ہی رکھوا گئے تھے"

.."

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

. حیا حیران ہوتی ہوئی ڈریسنگ روم کی طرف بڑھتی ہے

جہاں پر بڑی بڑی الماریاں بنی ہوتی ہیں جس پر شیشے کے دروازے ہوتے ہیں ...وہ آگے بڑھ کر ایک الماری کھولتی ہے جس میں مردانہ کپڑے ہوتے ہیں جو یقیناً شاہ کے ہوتے ہیں .

. اسکے نیچے ہی ترتیب سے جوتے رکھے ہوتے ہیں

وہ اسکے ساتھ والی الماری کھولتی ہے وہ اسکے ساتھ والی الماری کھولتی

. ہے جہاں شاہ کی باقی چیزیں رکھی ہوتی ہے

. واچ ,سٹڈس ,پرفیومز وغیرہ ...اسے کوفت ہوتی ہے

وہ دوسری طرف والی الماری کھولتی ہے جہاں اسے لیڈیز کپڑے نظر آتے ہیں ...اسے سادہ چکن کا بلیک کلر کا سوٹ دکھائی دیتا ہے ...جسے .لے کر وہ باہر آ جاتی ہے سکینہ اب تک وہیں کھڑی ہوتی ہے

...حیا اسے سوالیہ نظروں سے دیکھتی ہے

بیبی جی آپکو کسی چیز کی ضرورت تو نہی ہے ...میں آپ کے لئے کھانا" ..." لے کر آؤں

. حیا تلخی سے مسکرا دیتی ہے .بھلا اس حالت میں کسے بھوک لگے گی

..." نہی تم جاؤ یہاں سے"

.... سکینہ سر ہلا کر چلی جاتی ہے

. وہ کچھ دیر میں کپڑے چینج کر کے اور وضو کر کے باہر نکلتی ہے

پھر دراز میں سے ایک جائے نماز نکال کر عشاء کی نماز پڑھتی ہے

. نماز پڑھ کے وہ دعا کے لئے ہاتھ اٹھاتی ہے...

"یا اللّٰہ میں تیری کسی آزمائش کے قابل نہی ہوں اللّٰہ جی آپ سب جانتے ہیں ہر چیز جانتے ہیں میں نے اپنے ماں باپ کا مان نہی توڑا میں نے انہیں دھوکہ نہی دیا .میں نے تو صرف اپنی قسم نبھائی ,میں. نے تو اپنے بھائی کی زندگی بچائی میرا ایک ہی بھائی ہے کیا انکو بھی کھو دیتی انکے لئے ایک کیا سو قربانیاں بھی دینی پڑھتی تو ہنس کر دے دیتی اللّٰہ جی میں بہت اکیلی ہو گئی ہوں آپ کے سوا کوئی نہی ...میرا ساتھ مت چھوڑیے گا میرا ہاتھ تھامے رکھئے گا اگر آپ نے چھوڑ دیا تو میں ٹوٹ جاؤں گی ,مجھے صبر عطا کر یا اللّٰہ ,مجھے صبر عطا کر اور اس جنگلی وحشی شخص سے لڑنے کی طاقت دے آمین, .."

حیا کا چہرہ آنسوؤں سے تر ہوتا ہے اور شاہ اسے پوری محویت سے تک رہا ہوتا ہے حیا دعا مانگ کر اٹھتی ہے تو ٹھٹھک کر روک جاتی ہے ....

وہ بیڈ پر بہت مزے سے بیٹھا ہوتا ہے حیا کو اسے دیکھ کر بہت غصّہ آتا ہے وہ اسکی طرف دیکھ کر پھنکارتی ہے ..

"مل گیا تمھیں سکون یہی چاہتے تھے نہ کہ میرا ہر راستہ بند ہو جائے مجھے برباد کر کے مل گئی خوشی .میرے ماں باپ کے سامنے رسوا کر. کے مل گئی خوشی .مل گیا سکون .....مجھے پوری دنیا کے سامنے بے آبرو کر دیا بد کردار بنا دیا کیا سوچتے ہوں گے سب کیسی لڑکی ہوں میں ....مجھے .....مجھے کسی کی سوچ کی پرواہ ہے بھی نہی مجھے میرے بابا کی پرواہ ہے وہ جو انکے آنکھوں میں میرے لیے بے اعتباری تھی , بے یقینی تھی ,اجنبیت تھی سب تمہاری وجہ سے ہوا سب کچھ میں کبھی معاف نہی کروں گی ..."

حیا زمین پر بیٹھتی چلی گئی اور پھوٹ پھوٹ کر رو دی .وہ لڑکی جو کبھی نہی روئی تھی آج اپنے محرم کے سامنے رو پڑی تھی ...شاہ چلتا ہوا ... اسکے پاس آیا اور گھٹنوں کے بل اسکے قریب بیٹھ گیا

میں نے یہ سب صرف تمہارے لئے کیا حیا اور جو کچھ تمہارے بابا" کے ساتھ ہوا وہ انکے اپنے کے کا نتیجہ ہے اگر وہ آرام سے تمہاری اور میری شادی کروا دیتے تو یہ سب نہ ہوتا..."

...شاہ نے کمال اطمینانی سے کہا کہ حیا اسے دیکھ کر رہ گئی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تمھیں ایک بار بھی ترس نہی آیا مجھ پر کتنے ظالم اور سفاک ہو تم" مجھے تم سے نفرت محسوس ہوتی ہے صرف نفرت ..میں بھی دیکھتی ہوں کہ کب تک تمہارا یہ شوق پورا ہوتا ہے اور تم مجھے طلاق دیتے ہو تا کہ میں آزاد..."

شاہ کے تھپڑ سے حیا کے الفاظ منہ میں ہی رہ جاتے ہیں ...شاہ اسکو

بالوں سے پکڑ کے اسکا چہرہ قریب کرتا ہے غصّے سے اسکی آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں جسے دیکھ کر حیا خوفزدہ ہو جاتی ہے ...شاہ سرد آواز میں ... کہتا ہے

تمھیں لگتا ہے کہ یہ میرے ایک دو دن کا شوق ہے اور اس کے" ..... بعد میں تمھیں

ہاہ سیریسلی ایک بات کان کھول کر سن لو حیا شاہمیر شاہ میں تمھیں کسی قیمت پر نہی چھوڑوں گا اور اس بات کو اپنے اس چھوٹے سے دماغ میں "بیٹھا لو

یہ کہ کر شاہ اسے جھٹکے سے چھوڑ کر روم سے باہر چلا جاتا ہے

اور حیا وہیں بیٹھی ایک بار پھر رو دیتی ہے اسے اپنی قسمت اور آنے ..... والے وقت پر رونا آ رہا ہوتا ہے

حیا رونے کے بعد اٹھتی ہے اور جائے نماز اٹھا کر واپس اسکی جگہ پر رکھتی ہے اور پھر سونے کے لیے جگہ تلاش کرتی ہے .وہ بیڈ کو دیکھتی ہے تو اسے تھوڑی دیر پہلے والا سین یاد آ جاتا ہے جو شاہ بیڈ پر مزے سے لیٹا ہوتا ہے .وہ سر جھٹک کر وہاں سے ایک تکیہ اٹھاتی ہے اور صوفہ پر آ کر لیٹ جاتی ہے .اور سونے کی کوشش کرتی ہے .وہ شاہ ک آنے سے پہلے سونا چاہتی ہوتی ہے .کافی دیر بعد کوشش کر کے آخر کو اسے نیند آ ہی جاتی ہے ....تقریباً رات کے 2 بجے شاہ کمرے میں داخل ہوتا ہے .وہ پورے کمرے میں نظر دورآتا ہے تو حیا اسے صوفہ پر لیٹی نظر آتی ہے .اسے ایک بار پھر غصہ آتا ہے .وہ حیا کو باہوں میں اٹھا کر بیڈ پر زور سے پھینکتا ہے .کہ حیا کی آنکھ کھل جاتی ہے بلکے وہ ہربرا کر اٹھ جاتی ہے اور اپنے سامنے شاہ کو کھڑا دیکھ کرڈر

جاتی ہے اور شاہ بیڈ کے دوسری طرف آ کر بیٹھتا ہے اور اپنی گھڑی اتار کر سائیڈ ٹیبل پر رکھتا ہے .حیا اسکے بیٹھتے ہی خود بیڈ سے اٹھنے لگتی ہے کہ شاہ کی دھمکی سن کر واپس بیٹھ جاتی ہے شاہ اسے فوراً کہتا ہے" .....خبردار جو تم بیڈ سے اٹھی تو پھر جو میں کروں گا اسکی زیمدار تم خود ہوگی اگر میں تمھیں وقت دے رہا ہوں اس رشتے کو سمجھنے کے لئے تو بہتر ہے مجھے مت آزماؤ ".حیا اسکی بات سن کرڈر .....جاتی ہے.وہ بیڈ پر یونہی بیٹھی رہتی ہے .جب شاہ اسے کہتا ہے کیا آج ساری رات یونہی بیٹھی رہو گی سونا نہیں ہے ...."وہ فوراً" . لیٹ جاتی ہے لیکن ایک دم کونے میں ہو کر

شاہ اسکی اس حرکت پر اور تپ جاتا ہے .اور کھینچ کر اسے اپنی طرف کرتا ہے اور اسکا سر اپنے سینے پر رکھ کر لیٹ جاتا ہے ۔حیا اس سے پیچھے ہونے کی کوشش کرتی ہے مگر اسکی گرفت اور مضبوط ہو جاتی ہے

.

خوامخواہ خود کو کیوں ہلکان کر رہی ہو میری طاقت سے لڑ نہی سکتی"

" پرنسیس .....سو جاؤ

حیا کچھ دیر کوشش کرتی ہے مگر اسکے بھاری وجود کو ہلانا اسکے بس کی بات نہی تھی .وہ پہلے ہی تھکی ہاری ہوتی ہے اس کوشش کو چھوڑ کر سونے لگتی ہے اور تھوڑی دیر میں ہی خواب خرگوش کے مزے لینے لگتی ہے .اور شاہ بھی پرسکون نیند سو جاتا ہے شاید ہی کوئی ایسا دن ہو جب وہ اتنی پرسکون نیند سویا ہو .

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

صبح جب شاہ کی آنکھ کھلتی ہے تو اپنے پاس حیا کو دیکھ کر ایک انجانی سی خوشی ہوتی ہے .وہ سوچتا ہے .

کب تم میری زندگی کا اتنا ضروری حصّہ ہو گئی مجھے پتا ہی نہی چلا" پرنسیس مجھسے ہمیشہ میرے اپنے چھین لئے جاتے ہیں لیکن اس بار میں ایسا کچھ ہونے نہی دوں گا میں تمھیں سات پردوں میں چھپا کر رکھوں گا .کسی کی بھی نظر نہی پڑھنے دوں گا تم پر "

وہ حیا کو دیکھتا ہوا یہ باتیں کر رہا ہوتا ہے شاید شاہ کی نظروں کی تپش سے حیا کی آنکھ کھل جاتی ہے اور شاہ کو خود سے اتنا قریب دیکھ کر ڈر جاتی ہے اور فوراً اس سے دور ہوتی ہے اور اپنا دوپٹا اٹھا کر ٹھیک کرتی ہے .شاہ بھی اٹھ کر پہلے ڈریسنگ روم میں سے کپڑے نکلتا ہے اور پھر واشروم چلا جاتا ہے .جب واپس آتا ہے تو حیا ابھی تک اسی پوزیشن میں بیٹھی ہوتی ہے .

"اب سارا دن یہی بیٹھے رہنا ہے ؟"

حیا ایک دم چونک کر شاہ کو دیکھتی ہے اور نفی میں سر ہلا کر واشروم چلی جاتی ہے .اور شاہ باہر چلا جاتا ہے .کچھ دیر بعد جب حیا واشروم سے نکلتی ہے تو روم خالی ہوتا ہے وہ شکر کرتی ہوئی ڈریسنگ ٹیبل کی طرف بڑھتی ہے اور برش نکال کر اپنے بال سلجھانے لگتی ہے .اسکے بال کافی لمبے ہوتے ہیں شاہ جب روم میں داخل ہوتا ہے تو اسکے بال دیکھ کر جیسے مبہوت ہو جاتا ہے .وہ آگے بڑھتا ہے اور حیا کے پیچھے جا کر کھڑا ہو جاتا ہے حیا کو پتا ہوتا ہے کہ شاہ اسکے پیچھے کھڑا ہے مگر وہ

اپنے کام میں مگن رہتی ہے تمھیں پتا ہے تمہارے بال بہت خوبصورت ہیں .اسکی بات سن کر حیا کو شرارت سوجھتی ہے .اسنے سوچ لیا ہوتا ہے کہ اب شاہ سے بدلہ لے گی اسکو اور اسکے گھر والوں کو دی گئی ہر ازیت کا .وہ شاہ کی طرف مرتی ہے اور اسے دیکھ کر مسکراتی ہے اور پھر کہتی ہے .

جی مجھے پتا ہے کہ میرے بال بہت خوبصورت ہیں سالار بھی یہی کہتا" تھا اسے بھی میرے با....

اسکی بات ادھوری رہ جاتی ہے شاہ بہت زور سے اسکو بازو سے پکڑتا ہے اور اپنے قریب کرتا ہے .

حیا ایک بات آج کان کھول کر سن لو آج کے بعد اگر ,اگر تمنے" سالار کا نام اپنے زبان سے نکالا تو میں اس شخص کو تمہارے سامنے لا کر جان سے مار ڈالوں گا "یہ کہ کر شاہ اس کا بازو چھوڑ دیتا ہے اور قدم پیچھے ہوتا ہے .حیا بہت ضبط سے آنسو روکے اس کے سامنے 2 کھڑی ہوتی ہے .

. شاہ پھر سے کہتا ہے

" چلو آؤ ناشتہ کرتے ہیں"

" مجھے بھوک نہی ہے"

. یہ کہہ کر حیا بیڈ پر جا کر بیٹھنے لگتی ہے جب شاہ بولتا ہے

میں نے تم سے پوچھا ہر گز نہی ہے اور ایسا تو ہو نہی سکتا کل سے"
کچھ نہ کھایا ہو اور پھر بھی بھوک نہ لگے چلو میرے ساتھ آ کر ناشتہ
" کرو

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

.حیا اسکی سنی ان سنی کر دیتی ہے .شاہ اسے غصے سے گھورنے لگتا ہے
.اور سختی سے کہتا ہے

" حیا مجھے سختی کرنے پر مجبور مت کرو"

حیا اسکے سخت طریقے سے بولنے پر معصوم سی شکل بنا کر اسے دیکھتی ہے مگر شاہ اسے ویسے ہی گھورتا رہتا ہے تو حیا کو ناچاہتے ہوئے بھی اٹھنا پڑھتا ہے .پھر وہ شاہ کے پیچھے ہی کمرے سے نکلتی ہے وہ کمرے

سے نکل کر سیڑیوں سے نیچے اترتے ہیں اور شاہ ہال میں لگی ڈائننگ ٹیبل کی کرسی حیا کے لئے کھینچتا ہے حیا اس کرسی پر بیٹھ جاتی ہے اور شاہ سکینہ سے کہ کر ناشتہ لیگواتا ہے جو سکینہ فوری لگا دیتی ہے .حیا کھانا کھا کم رہی ہوتی ہے بلکے اسے گھور زیادہ رہی ہوتی ہے .شاہ اسکو ہو دیکھ رہا ہوتا ہے .

" پرنسیس یہ کھانا دیکھنے کے لئے نہی ہے کھانے کے لئے ہے"

" میں نے آپکو پہلے ہی کہا تھا کہ مجھے بھوک نہی ہے"

چپ کر کے کھانا کھاؤ ورنہ یہ کام بھی مجھے خود کرنا پڑے گا اور مجھے"

" یہ کرنے میں بلکل پرابلم نہی ہوگی

حیا اسکی بات سن کر فوراً کھانے لگتی ہے اسکی اس حرکت پر شاہ کے چہرے پر مسکراہٹ آتی ہے جسے وہ کافی مہارت سے چھپا جاتا ہے . ناشتہ ختم کر کے شاہ حیا سے کہتا ہے .

مجھے ایک بہت ضروری کام سے جانا ہے کچھ دیر میں آجاؤں گا تم"

" اتنے چاہے پورا گھر دیکھ لو

یہ کہتے ساتھ ہو شاہ اٹھ کر چلا جاتا ہے .اور پیچھے حیا شکر کرتی ہے کہ اچھا ہوا چلا گیا .اور پھر اٹھ کر پورا گھر دیکھنے لگتی ہے .پہلے کچن میں جاتی ہے کچن بہت خوبصورت اور کافی بڑا ہوتا ہے یہاں بھی زیادہ تر بلیک اینڈ وائٹ کبنیٹس ہوتے ہیں .اسکے بعد وہ باہر لاؤنج میں آتی ہے جسے وہ رات میں ہی دیکھ چکی تھی .لاؤنج سے تھوڑا آگے جا کر 2 کمرے ہوتے ہیں ایک کمرہ کھولتی ہے تو وہ گیسٹ روم ہوتا ہے .جہاں ایک کنگ سائز بیڈ اسکے ساتھ سائیڈ ٹیبلز اور ڈریسنگ ٹیبل بھی ہوتی ہے اور فرنیچر سے میچ ہی 2 صوفہ رکھے ہوتے ہیں جس کے بیچ میں ایک ٹیبل ہوتی ہے .وہ اس روم کو چیک کرنے کے بعد ساتھ والے روم میں آتی ہے جو لاک ہوتا ہے .اسے چھوڑ کر وہ سیڑیاں چڑھ کے اوپر والے پورشن میں جاتی ہے جہاں ایک کمرہ تو شاہ کا ہوتا ہے دوسرا میں جاتی ہے تو وہ اسٹڈی روم ہوتا ہے جہاں بہت ساری فائلز وغیرہ رکھی ہوتی ہیں وہ وہاں سے بھی باہر آ جاتی ہے اور پھر واپس نیچے والے

پورشن میں جاتی ہے اور لاؤنج سے ہوتی ہوئی باہر آ جاتی ہے وہاں سے وہ پچھلی طرف لون میں چلی جاتی ہے .جہاں کافی سارے پھول لگے ہوتے ہیں جو کہ سارے حیا کے فیورٹ ہوتے ہیں بلیک روز اور وائٹ اور کڈز حیا کو بہت پسند ہوتے ہیں .اور لون میں یہی دو پھول لگے ہوتے ہیں .حیا انکو دیکھ کر بہت خوش ہوتی ہے لیکن یکدم اداس ہو جاتی ہے اسے یاد آتا ہے اسکی برتھڈے پر ہمیشہ آحد بھائی اس کے لئے سفید اور کڈس لاتے تھے .جس پر وہ بہت خوش ہوتی تھی .وہ وہی گھاس پر بیٹھ جاتی ہے اسکو سارے گھر والے یاد آنے لگتے ہیں .آنسو .کب پلکوں کی باڑ توڑ آتے ہیں اسے پتا ہی نہی چلتا

دوسری طرف شاہ ایک ویران علاقے میں ضمیر کے ساتھ ایک گھر میں داخل ہوتا ہے وہ گھر اندر سے ایک جیل کی طرح تھا اسکے اندر کافی سارے رومز تھے جس میں سے ایک روم میں شاہ داخل ہوتا ہے اسکے پیچھے ہی ضمیر بھی اندر آتا ہے.اس روم میں 2 کرسیاں اور ان کرسیوں

کے بیچ میں ایک میز ہوتی ہے .ان میں سے ایک کرسی پر ایک شخص بیٹھا ہوتا ہے جسے کرسی پر زنجیروں سے باندھا ہوتا ہے شاہ بھی اسکے سامنے والی کرسی پر بیٹھ جاتا ہے ایک کونے میں ایک اور ٹیبل ہوتی ہے جس پر کچھ سامان رکھا ہوتا ہے جیسے کہ ہتھوڑی ,کیل,بلیڈ , چھری ,اور ڈریل مشین وغیرہ .جسے ضمیر اٹھا کر شاہ کے سامنے والی ٹیبل پر رکھ دیتا ہے اب شاہ سامنے سے ایک بلیڈ اٹھاتا ہے .اور اسکو ٹیبل پر رگڑ رہا ہوتا ہے سامنے والے شخص کے چہرے پر خوف صاف دیکھ رہا ہوتا ہے وہ جانتا ہوتا ہے کہ سامنے بیٹھے شخص کے دل میں رحم نہی ہے بلکے شاید اسکے سینے میں تو دل ہی نہی ہے یا ہے تو وہ صرف ایک لڑکی کے لئے دھڑکتا ہے .جو اس وقت یہاں نہی ہے اس وقت وہ شخص ایک ظالم بیسٹ ہے بس .

ہاں تو بتانا شروع کرو گے کہ بچے اور لڑکیاں کہاں پر ہیں یا میں اپنے طریقے سے کام لوں "

سامنے بیٹھا شخص زبان ہونٹوں پر پھیرتا ہے .

دیکھو ببیسٹ مجھے کچھ بھی نہی معلوم ممیں نہی جانتا کونسے بچوں کی"
" بات کر رہے ہو

شاہ انڈر ورلڈ کا بیتاج بادشاہ ہے لیکن دنیا کی نظر میں وہ ایک جانا مانا
. بزنس مین ہوتا ہے

ہہہ تو تو کچھ نہی جانتا کہ میں کن بچوں اور لڑکیوں کی بات کر رہا"
". ہوں .کوئی بات نہی ابھی یاد آ جائے گا

شاہ سرد آواز میں کہتا ہوا اٹھ کر ٹیبل پر سے ایک کیل اور ہتھوڑی
اٹھاتا ہے اور اس شخص کے قریب جا کر کھڑا ہوتا ہے .اس شخص کے
ہاتھ پہلے سے ٹیبل کے ساتھ باندھے ہوتے ہیں شاہ ایک کیل اٹھاتا ہے
. اور اس شخص کے ہاتھوں پر رکھتا ہے .اور ساتھ بولتا ہے

تمھیں پتا ہے ضمیر انڈرورلڈ کا ایک جانا مانا شخص جس کا نام زمان "
ادریس ہے وہ بچوں اور لڑکیوں کو پاکستان سے ا اغواہ کرواتا ہے اور باہر
". کے ملکوں میں بیچ دیتا ہے

ساتھ ساتھ ایک کیل شاہ اس کے ہاتھ پر ٹھوکتا ہے جس سے اس شخص کی چیخیں پورے کمرے میں گونجتی ہیں .

" ہاں تو تم کیا کہہ رہے تھے تمھیں کچھ نہی پتا"

شاہ دانت پیس کر کہتا ہے .

اور ایک کے بعد ایک کیل اسکے ہاتھ پر ٹھوکتا جاتا ہے .اسکے دونو ہاتھ لہو لوہان ہو جاتے ہیں ....

لیکن وہ شخص ابھی بھی کچھ نہی بتاتا ہے اور شاہ کا صبر کا پیمانہ لبریز ہوتا جاتا ہے ....

شاہ کیل اور ہتھوڑی رکھ کر اب اپنے ہاتھوں میں اپنا پسندیدہ بلیڈ پکڑتا ہے .

اور سامنے والے شخص کے پاس دوبارہ آتا ہے وہ پہلے ہی نڈھال پڑا ہوتا ہے شاہ کو بلیڈ پکڑے دیکھ کر آنکھیں ابل پڑتی ہیں .

شاہ بلیڈ اٹھا کر اس شخص کے قریب لے جاتا ہے .

پتا ہے یہ کیا ہے ہھہ تمھیں کیسے پتا ہوگا تمہارا تو فرسٹ ایکسپرینس"
" . ہے کوئی بات نہی میں بتاتا ہوں

پتا ہے اس بلیڈ کو جسم کے جس جس حصّے پر پھیرو گے .اس اس حصّے"
.... پر اس بلیڈ کا زہر پھیلتا جائے گا اور پھر

اس پر شاہ کا قہقہ بلند ہوتا ہے جس سے سامنے بیٹھے ہوئے شخص کو
. خوف آتا ہے وہ آنکھیں پھاڑے شاہ کو دیکھ رہا ہوتا ہے

....خیر اب ہمیں تمہاری ضرورت تو ہے نہی تو"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شاہ اپنی بات ادھوری چھوڑ کر بلیڈ اسکے گردن کے قریب لے جاتا ہے
.

نہی نہی ددور رکھو ااس کو پلیز میں میں سب کچھ بتاتا ہوں دور رکھو"
". اسے

شاہ اسکی بات سن کر مسکراتا ہے .جو صرف ایک پل کی ہوتی ہے اور
. پھر سے چہرے پر سخت تاثرات ہوتے ہیں

. اور وہ سامنے رکھی کرسی پر واپس آ کر بیٹھ جاتا ہے

" شروع کرو بولنا میں سن رہا ہوں"

زمان کے کہنے پر بچوں کو کل شیپ کے ذریعے بیرون ملک بھیجا جائے" گا .انکو پہلے ہی وہاں بیچا جا چکا ہے .اور لڑکیوں کو پرسوں بھیجا جائے گا ". انکی بھی قیمت لگ چکی ہے

. شاہ کے چہرے پے بہت پتھریلے تاثراتات ہوتے ہیں

" وہ شیپ تک کیسے پہنچے گے"

"ٹرک کے ذریعے انہیں پوھنچایا جائے گا"

" ٹرک کے ذریعے کیسے انہیں تو ناکوں پر روکا جاتا ہوگا"

وہ کچھ پولیس والے اس سب میں ملے ہوئے ہیں وہ ناکوں پر سے" " ٹرک باحفاظت نکلوا دیتے ہیں

شاہ غصے سے اسکی طرف بڑھتا ہے اور بلیڈ سے اسکی شہ رگ ایک . جھٹکے میں کاٹ دیتا ہے .اور ضمیر کو کہہ کر بھر نکل جاتا ہے

اسکی لاش دریا میں پھینک دو ایسے غداروں کی اس ملک کو کوئی"
" ضرورت نہی

باہر جا کر اپنی گاڑی میں بیٹھتا ہے اور گھر کی طرف بڑھتا ہے اسکے
. پیچھے ہی گارڈز بھی آ رہے ہوتے ہیں

حیا ابھی تک وہی بیٹھی ہوتی ہے اور اپنے گھر والوں کو یاد کر رہی ہوتی
. ہے

بابا کیا آپکو واقعی اپنی بیٹی پر بھروسہ نہی تھا ایک بار مجھسے پوچھ تو"
لیتے ...بھائی آپنے بھی مجھسے نظریں چُرا لیں آپکو بھی یقین نہی تھا اپنی
.... بہن پر آپکے لئے میں نے یہ قربانی دی اور آپ ہی

وہ اپنی آنکھیں زور سے بھینچ لیتی ہے .شاید آنسو روکنے کی ناکام
. کوشش کرتی ہے

اسکو ہارن کی آواز سنائی دیتی ہے تو پیچھے مڑ کر دیکھتی ہے تو شاہ اپنی

گاڑی سے اتر رہا ہوتا ہے .حیا کو دیکھ کر وہی آنے لگتا ہے ...حیا جلدی سے اپنے آنسو صاف کر لیتی ہے .

وہ بھی حیا کے قریب ہی گھاس پر آ کر بیٹھ جاتا ہے تو حیا کھڑی ہو کر اندر جانے لگتی ہے .جب شاہ بول پڑتا ہے .

" نیچے بیٹھ جاؤ حیا"

لیکن حیا وہیں کھڑی رہتی ہے .تو شاہ سر اٹھا کر کہتا ہے .

"پلزز"

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حیا ایک نظر اسے دیکھتی ہے اور اس سے کچھ فاصلے پر بیٹھ جاتی ہے .

کچھ دیر یونہی خاموشی کے نظر ہو جاتے ہیں .جب شاہ اس خاموشی کو توڑتا ہے .

"آج کا موسم اچھا ہو رہا ہے باہر چلیں؟"

حیا اسکو دیکھ کر کہتی ہے ...

اچھا ...لیکن میرے تو اندر باہر دونو جگہ بےانتہا گھٹن ہے.مجھے اچھا"

"موسم محسوس کیوں نہی ہوتا ؟

. حیا کی آنکھ سے ایک آنسو ٹوٹ کر گرتا ہے

محسوس کرنے کی کوشش کرو گی تو محسوس ہوگا نہ بھول جاؤ سب کچھ"

کیوں ایسے لوگوں کے بارے میں سوچتی ہو جنہیں نہ تم پر یقین تھا نہ تمہاری پرواہ ہے میں وعدہ کرتا ہوں حیا تمہارے ہر غم کو خوشی میں بدل دوں گا ایک بار یقین کر کے تو دیکھو "

. شاہ حیا کی طرف دیکھ کر نرمی سے کہتا ہے

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

. حیا تلخی سے مسکراتی ہے

دیکھو ذرا کہ کون رہا ہے جس نے مجھسے خود میری ہر خوشی چھین لی"

"اور مجھسے میرے اپنوں کو چھین لیا ہاں؟

یہ کہ کر حیا اٹھ کر اندر چلی جاتی ہے .اور پیچھے شاہ سوچ میں پر جاتا ہے .

" مشکل ہے مگر میں تمھیں منا لوں گا پرنسیس"

یہ سوچ کر شاہ بھی اندر چلا جاتا ہے .اور اپنے روم میں آتا ہے .تو ہی روم میں نہی ہوتی مگر شاید ڈریسنگ روم میں ہوتی ہے وہ آ کر اپنی گھڑی اتار کر سائیڈ ٹیبل پر رکھتا ہے تو حیا کپڑے لے کر باہر نکل رہی ہوتی ہے .جب شاہ اسے مخاطب کرتا ہے .

" پرنسیس پلیز میرے کپڑے بھی نکال دو"

یہ کہ کر بیڈ پر نیم دراز ہو جاتا ہے .اور حیا لب بھینچ لیتی ہے لیکن کچھ بھی کہے بغیر واپس ڈریسنگ روم میں چلی جاتی ہے .کیوں کہ اس وقت وہ کسی بھی قسم کی دھمکی سننے کے موڈ میں نہی ہوتی .

وہ ڈریسنگ روم میں اسکے لئے کپڑے دیکھنے لگتی ہے اسنے شاہ کو ہمیشہ پینٹ کوٹ میں ہی دیکھا ہوتا ہے .اور وہاں پر زیادہ تر پینٹ کوٹ ہی پڑے ہوتے ہیں جو کہ حیا کو بلکل پسند نہی ہوتے حیا اِدھر اُدھر نظر دوڑاتی ہے تو اسے بلیک کلر کا قمیض شلوار نظر آتا ہے ۔ وہ اسے اٹھا کر روم میں لے آتی ہے .اور بیڈ پر رکھ کر واشروم کی طرف چلی جاتی ہے .

. شاہ قمیض شلوار کو دیکھتا ہے

تو میری پرنسیس کو قمیض شلوار پسند ہے ".شاہ یہ سوچ کر مسکراتا ہے"

.

تھوڑی دیر بعد حیا واشروم سے باہر آتی ہے تو اسنے وائٹ کلر کی فراک اور اسکے نیچے کھلا پاجامہ اور ساتھ بلیک دوپٹہ لیا ہوتا ہے حیا کے وارڈروب میں زیادہ تر بلیک اور وائٹ کلر ہوتا ہے حیا کو بھی شروع سے بلیک اور وائٹ کلر پسند ہوتا ہے مگر اسے لگتا ہوتا ہے کہ اب اسے ان کلرز سے وحشت ہو جائے گی .شاہ اسے دیکھ کر کھڑا ہو جاتا ہے

. اور سے کہتا ہے.

تم تیار ہو جاؤ میں چینج کر آؤں پھر باہر جاتے ہیں "حیا اس بار اس" سے بحث نہی کرنا چاہتی ہوتی اس لئے چپ چاپ سر ہلا دیتی ہے اور ڈریسنگ کی طرف جانے لگتی ہے کہ اسکی نظر شاہ کی شرٹ پر جاتی ہے

. جس کے گریبان پر خون کے دھبے ہوتے ہیں

" یہہ ککیا ہے ؟ خون کہاں سے لگا"

. شاہ چونک کر اپنی شرٹ کی طرف دیکھتا ہے اور بربراتا ہے

"My goodness "

کچھ نہی حیا یہ بس کسی کا ایکسیڈنٹ روڈ پر ہوا تھا تو میں نے اسکی" اسے ہسپتال پہنچایا تھا تو بسس خیر تم ریڈی ہو i mean ہیلپ کی تھی " میں چینج کر کے آتا ہوں؟

... لیکن حیا کو شاہ کی بات پر یقین نہی ہوتا

ویسے بھی یہ شخص اتنی آسانی سے بار بار کسی کو بھی مارنے کی باتیں" .... کرتا رہتا ہے اور میں جانتی ہی کتنا ہوں اسے اور اگر یہ سچ ہوا تو

نہی نہی ضروری تو نہی کہ یہ سچ ہو اور ویسے بھی یہ مجھے ڈرانے کے ". لئے ایسی باتیں کرتا ہوگا کیسے کسی کو مار سکتا ہے

حیا اپنی سوچیں جھٹک کر ڈریسنگ ٹیبل کی طرف آتی ہے اور اس کی دراز کھول کر دیکھتی ہے تو اس میں ایک سے ایک برانڈڈ میک اپ کی چیزیں رکھی ہوتی ہیں .حیا ان میں سے ایک ریڈ کلر کی لپسٹک اٹھاتی

ہے اور وہ اپنے ہونٹوں پر لیگاتی ہے جو بہت خوبصورت لگتی ہے .اسے زیادہ میک اپ کی ضرورت نہی ہوتی اسکا رنگ گورا ہوتا ہے .گوری رنگت پر ریڈ لپسٹک اور جچتی ہے .شاہ جب باہر نکلتا ہے تو حیا نظر اٹھا کر اسے دیکھتی ہے .تو دونو ٹھٹک جاتے ہیں .کیوں کہ شاہ بلیک قمیض شلوار میں اپنی تمام تر وجاہت کے ساتھ اسکے سامنے کھڑا ہوتا ہے اسکے کسرتی جسم پر شلوار قمیض بہت جچ رہی ہوتی ہے .اور سامنے حیا بھی سادگی میں حسین لگ رہی ہوتی ہے.

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

. دونو ایک دم ہوش میں آتے ہیں

" میرا خیال ہے ہمیں چلنا چاہیے"

حیا سر ہلا دیتی ہے اور سر پے حجاب لے کر شاہ کے پیچھے باہر نکلتی ہے .وہ دونو باہر پورچ میں آتے ہیں شاہ حیا کے لئے پیسنجر سیٹ کا

دروازہ کھولتا ہے .حیا اندر بیٹھتی ہے اور شاہ ڈرائیونگ سیٹ پر آ کر بیٹھ جاتا ہے۔ .

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شاہ حیا کو سی سائیڈ لے جاتا ہے دونوں سمندر کے سامنے بیٹھ جاتے ہیں سورج غروب ہو رہا ہوتا ہے. حیا سامنے سمندر کو دیکھ رہی ہوتی ہے کے اچانک شاہ سے سوال کرتی ہے.

"ایک بات پوچھوں سچ سچ جواب دیں گی"

شاہ مسکرا کر اسے دیکھتا ہے. اور کہتا ہے. "ایک کیا تم سو سوال پوچھو تمھیں اجازت کی ضرورت نہی پرنسیس."

"وہ خون کس کا تھا؟"

شاہ کی مسکراہٹ یک دم غائب ہو جاتی ہے.

"کسی کا قتل کر کے آیا تھا"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حیا کو لگا وہ سانس نہی لے سکے گی....

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|

کہ اچانک شاہ کا قہقہ بلند ہوتا ہے..

"سیریسلی پرنسیس! تمھیں لگتا ہے میں قتل کر کے آیا ہوں توبہ ہے..."

شاہ ہستے ہوئے بولتا ہے.

حیا منہ بنا کر وہاں سے اٹھ جاتی ہے. اور ساحل پر چلنے لگتی ہے. شاہ اسے دیکھ رہا ہوتا ہے کہ اسکی نظر ایک بچی پر پڑھتی ہے. جو ساتھ کھڑے غبارے والے کو حسرت سے دیکھ رہی ہوتی ہے شاہ اٹھ کر اسکے پاس جاتا ہے اور غبارے والے سے سارے غبارے لے کر اس بچی کو دے دیتا ہے. وہ بچی بہت زیادہ خوش ہوتی ہے اور غبارے لے کر وہاں

سے چلی جاتی ہے.

دور کھڑی حیاان دونوں کو دیکھ کر مسکراتی ہے اور پھر سے وہی چلنے لگتی ہے. اور شاہ کو ضمیر کی کال آتی ہے. جسے شاہ فوراً پک کرتا ہے.

"ہاں بولو ضمیر"

"سر کام ہو گیا ہے کپٹین کو اطلاع پوھنچادی ہے"

"گریٹ اب وہ خود اپنا کام کر لیں گی"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اسکے بعد شاہ کال کاٹ دیتا ہے. اور حیا کی طرف بڑھتا ہے.

"پرنسیس اندھیرا ہو گیا ہے ہمیں چلنا چاہیے."

"اوکے"

یہ کہ کر حیا شاہ کے پیچھے چل دیتی ہے. وہ گھر آجاتے ہیں تو شاہ کار پورچ میں کھڑی کرتا

ہے. اور حیا اندر چلی جاتی ہے اسکا موڈ اب کچھ فریش ہوتا ہے.

وہ روم میں آکر حجاب اتار دیتی ہے. اور شاہ سکینہ سے کھانے کا کہ کر روم میں آجاتا ہے. حیا بیڈ پر بیٹھی ہوتی ہے شاہ اندر آکر اپنی گھڑی اور موبائل سائیڈ ٹیبل پر رکھتا ہے. حیا اسے مکمل طور پر اگنور کر رہی ہوتی ہے. شاہ سمجھ جاتا ہے کہ وہ اس سے ابھی تک ناراض ہے.

"ویسے تمنے کبھی بتایا نہی کہ تمھیں مجھ پر قمیض شلوار اچھا لگتا ہے"

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حیا نظر اٹھا کر اسے دیکھتی ہے تو شاہ اسے دلچسپی سے دیکھ رہا ہوتا ہے وہ نظریں چرا جاتی ہے.

"میں نے کب کہا ایسا کچھ..."

"ہاں تمنے کہا نہی مگر تمنے مجھے قمیض شلوار نکل کر دیا تو اس لئے..."

"ہاں تو آپ بھی تو فضول فضول سے پینٹ کوٹ ہر وقت پہنے رکھت....

حیا ایک دم اپنے الفاظ پر غور کرتی ہے اور زبان دانتوں تلے دباتی ہے اور شاہ کا زندگی

سے بھرپور قہقہ لگتا ہے. جس پر حیا جھینپ جاتی ہے.

اور ایک دم دروازہ نوک ہوتا ہے شاہ دروازہ کھولتا ہے تو سکینہ ٹرے لے کر کھڑی ہوتی ہے وہ اس سے ٹرے پکڑ کے بیڈ پر بیٹھ جاتا ہے.

حیا کو وہ کھانا کھانے کو کہتا ہے. تو حیا کچھ بھی کہے بغیر کھانا کھانے لگتی ہے کیوں کے اسنے بس صبح کا ناشتہ کیا ہوتا ہے اور جب سکینہ پوچھنے آتی ہے تو اسے بھی منع کر دیتی ہے.

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"سکینہ نے بتایا تمنے دوپہر کا لنچ بھی سکیپ کر دیا تھا."

حیا اسے دیکھتے ہوئے کہتی ہے.

"اسے میری جاسوسی کے لئے رکھا گیا ہے"

شاہ سنجیدگی سے کہتا ہے.

"یہی سمجھ لو"

حیا آنکھیں گھماتی ہے...

"خیر کھانے سے کیوں مانا کیا تھا؟"

"بھول گئی تھی"

شاہ اسے دیکھ کر رہ جاتا ہے.

"کھانا کھانا بھی کوئی بھول سکتا ہے حیا"

حیا کو سمجھ آجاتی ہے کہ جب شاہ سیریس ہوتا ہے اس وقت اسے حیا کہ کر بلاتا ہے ورنہ پر نسیس کہ کر بلاتا ہے.

"مے بی میں اکثر بھول جاتی ہوں جب کام زیادہ ہوتا تھا"

وہ یہ سوچتے ہوئے کہی اور پوھنچی ہوتی ہے.

"خیر آج کے بعد کبھی کھانا سکیپ نہ کرنا"

شاہ تھوڑا سخت لہجے میں کہتا ہے.

شاہ کھانا کھانے کے بعد انٹر کوم کے ذریعے سکینہ سے برتن اٹھوا دیتا ہے. جب واپس

بیڈ پر آکر بیٹھتا ہے تو حیا روم میں نہی ہوتی واشروم سے پانی گرنے کی آواز آرہی ہوتی ہے وہ سمجھ کر ٹی وی چلا لیتا ہے اور موبائل پر مصروف ہو جاتا ہے. حیا باہر آتی ہے تو اسنے وضو کیا ہوتا ہے. وہ شاہ سے کہتی ہے.

"ٹی وی بند کریں مجھے نماز پڑھنی ہے."

شاہ ٹی وی بند کر دیتا ہے اور موبائل میں مصروف ہو جاتا ہے. اور حیا جائے نماز بچھا کر نماز پڑھنے لگتی اور شاہ حیا کو دیکھنے لگتا ہے. اسنے جائے نماز حیا کے لئے ہی منگوا کر رکھی تھی. کیوں کے وہ خود نماز نہی پڑھتا تھا. شاہ حیا کو دیکھتے ہوئے سوچ رہا ہوتا ہے.

"کتنا سکون اور اطمینان ہے تمہارے چہرے پر پرنسیس, مجھے یہ سکون کیوں نہی ملتا اتنا کچھ ہو گیا پھر بھی تمنے اپنے رب کے سامنے جھکنا نہی چھوڑا اور میں کتنا گناہگار بشر ہوں
"

حیا اب دعا مانگ رہی ہوتی ہے.

"یااللہ میں تیری بہت عام سی بندی ہوں, میں بہت اکیلی ہوں تیرے سوا میرا کوئی نہی مجھے ہمّت دے حوصلہ دے اور تیری دی گئی اس آزمائش میں پورا اترنے کے لئے صبر عطا کر. مجھے اس سب کو اکسیپٹ کرنے کا حوصلہ دیجیے جو کچھ ہوا میں بھلا دینا چاہتی ہوں ایک نئی زندگی شروع کرنا چاہتی ہوں جب میرے اپنوں نے اعتبار نہی کیا تو یہ شخص تو غیر تھا اسنے تو اپنی محبت کے لئے یہ سب کچھ کیا"

حیا ایک نظر شاہ کو دیکھتی ہے تو وہ اسے ہی دیکھ رہا ہوتا ہے. حیا کے چہرے پر دھیمی سی مسکراہٹ آتی ہے جسے دیکھ کر شاہ ٹھٹھک جاتا ہے. حیا واپس سے دعا مانگنے لگتی ہے.

"اے میرے رب اس شخص کو جسے آپنے میرے لئے چنا ہے اسے میرے حق میں بہتر ثابت کیجیے گا آمین!"

دعا مانگ کر حیا جائے نماز رکھ رہی ہوتی ہے کہ اسے کچھ یاد آتا ہے.

وہ بیڈ پر آکر بیٹھتی ہے. تو شاہ ٹی وی اون کر لیتا ہے...

"شاہ مجھے آپسے بات کرنی ہے"

شاہ اسکی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھتا ہے.

"میں کچھ دن کی چھٹیاں لی تھی ہوسپٹل سے اور وہ چھٹیاں پوری ہو چکی ہیں اب مجھے کل واپس جوائن کرنا ہے."

"ٹھیک ہے پر نسیس تم چلی جانا کل سے بلکے میں خود تمھیں چھوڑنے اور لینے آجایا کروں گا."

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شاہ چاہ کر بھی حیا کو منع نہی کر پاتا کیوں کے وہ جانتا ہوتا ہے کہ یہ حیا کا پیششن ہے.

اور حیا شاہ کی بات سن کر بہت خوش ہوتی ہے. اور شاہ کی نظر اسکے گال پر پڑے ڈیمپل پر پڑھتی ہے.

"ارے واہ پر نسیس تم تو ہستے ہوئے زیادہ خوبصورت لگتی ہو مجھے تو لگا تھا کہ تم صرف روتے ہوئے ہی اچھی لگتی ہو."

شاہ کی بات سن کر حیا کی ہنسّی کو ایک دم بریک لگتی ہے.

اور وہ منہ بنا کر کہتی ہے.

"ہاں تو آپنے کبھی مجھے خوش کرنے والی کوئی بات بھی کی ہے ہر وقت تو غصّہ کرتے رہتے ہیں"

"آہاں اگر تم مجھے غصّہ نہ دلاؤ تو مجھے کیوں غصّہ آئے گا."

حیا کندھے اچکا کے ٹی وی دیکھنے لگتی ہے. کہ اچانک پھر سے بولتی ہے.

"آپ مجھے اپنا فون دیں"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شاہ اسے حیران ہو کر دیکھتا ہے.

"کیا تم میں بھی بیویوں والی روح آگئی ہے اب تم میرا فون چیک کرو گی شاہمیر شاہ کا فو ...

اس سے پہلے شاہ اور کچھ بولتا حیا بیچ میں بول پڑھتی ہے.

"بس بس بریک لگائیں ابھی میرے اتنے برے دن نہی آئے کہ آپکا فون چیک کرتی پھروں مجھے تو اپنا انسٹا لاگ ان کر کے دیکھنا ہے. اتنے دن ہو گئے میں نے چیک نہی

کیا"

شاہ سرد آہ بھر کر رہ جاتا ہے.

اور حیا کو فون پکڑا دیتا ہے.

حیا فون لے کر اپنی انسٹا لاگ ان کرتی ہے تھوڑی دیر وہ یوز کرتی ہے پھر اسے نیند آ جاتی ہے.

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ فون شاہ کو پکڑا کر خود سو جاتی ہے اور شاہ مسکراتا ہوا اسکا سر اپنے سینے پر رکھ کر سو جاتا ہے.

رات کے دوسرے پہر شاہ کوئی آواز سنتا ہے وہ نیند سے جاگتا ہے تو اسے حیا کی آواز سنائی دیتی ہے. حیا نیند میں بر بڑا رہی ہوتی ہے.

"اسے بچالو پلیز مرنے مت دینا مما وہ مر جائے گا اسے بچائیں احد بھائی پلیز اسے بچائیں وہ..."

حیا ڈر کے اٹھ جاتی ہے.

"ششش پرنسیس کوئی برا خواب دیکھا ہے"

"شاہ وہ مر جائے گا"

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"کون مر جائے گا حیا یہاں کوئی نہی ہے یہاں"

"ووہ" حیا یک دم ہوش میں آتی ہے.

"کوئی نہی شاید کوئی برا خواب دیکھ لیا تھا."

یہ کہ کر حیا لیٹ جاتی ہے.

لیکن شاہ مطمئن نہی ہو پاتا لیکن یہ سوچ کر لیٹ جاتا ہے کہ کل پوچھ لے گا. واپس لیٹ کر وہ دوبارہ حیا کا سر اپنے سینے پر رکھ لیتا ہے اور اسکے بالوں میں انگلیاں چلانے لگتا ہے .اور اس بار حیا احتجاج بھی نہی کرتی. بلکے پر سکون ہو کر سو جاتی ہے....

حیا نیند میں ہوتی ہے کہ اسے کوئی آواز سنائی دیتی ہے. وہ شاہ کے موبائل پر لگے آلارم کی آواز ہوتی ہے جو حیا رات کی لگاتی ہے. اس وقت فجر کی آواز آرہی ہوتی ہے حیا اٹھنے لگتی ہے تو شاہ کی بھی آنکھ کھل جاتی ہے وہ اپنے پاس پڑا موبائل اٹھاتا ہے اور اس پر سے الارم بند کرتا ہے. حیا اٹھ کر وضو کرنے چلی جاتی ہے. تھوڑی دیر بعد آکر جائے نماز بچھا کر نماز پڑھنے لگتی ہے.

اور شاہ اسکو دیکھتا رہتا ہے. اور سوچ رہا ہوتا ہے.

"رات کو ایسا کونسا خواب دیکھا تھا تمنے پر نسیس جو تم ڈر گئی تھی یعنی تمسے بھی کچھ چھین لیا گیا ہے..اور پھر بھی تم نماز پڑھتی ہو,اسکے آگے جھکتی,ہو اسکو سجدہ کرتی ہو جس نے تمسے تمہارے اپنے چھین لئے کیوں حیا کیسے کر لیتی ہو یہ سب ناراض کیوں نہی ہوتی اس سے جب اسنے تم سے اتنا کچھ چھین لیا...

حیا نماز پڑھ کر اٹھ جاتی ہے اور واپس بیڈ پر آ کر لیٹ جاتی ہے....دونو کے بیچ ایک خاموشی ہوتی ہے جسے شاہ توڑتا ہے...

"کیا تم ساری نمازے پڑھتی ہو پر نسیس؟"

حیا اسکی طرف دیکھتی ہے شاہ چھت کو گھور رہا ہوتا ہے.

"ہمم کوشش کرتی ہوں کہ ساری پڑھوں لیکن کبھی ہوتا ہے جب صبح آنکھ نہ کھلے تو فجر کی چھوٹ جاتی ہے.."

"کیوں پڑھتی ہو؟؟"

حیا حیرانی سے اسے دیکھتی ہے.

"کیا مطلب کیوں ہم مسلمان ہیں تو ظاہر ہے ہم پر فرض ہے نماز."

شاہ اسکی طرف کڑوٹ بدلتا ہے اور اسکی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے.

"میرا کہنے کا مطلب تھا..... کہ تم اس سے ناراض نہی ہوتی کہ اسنے..... تمسے تمہاری فیملی کو دور کر دیا انھیں تمہاری طرف سے بد گمان کر دیا مجھ جیسے شخص کو تمہاری زندگی میں شامل کر دیا... اور..... اور

وہ واپس چھت کی طرف دیکھنے لگتا ہے.

"سالار کو بھی تو تمسے دور کیا اور رات کو خواب میں کیا بڑبڑا رہی تھی کون مر جائے گا... کیا اس سب کے باوجود بھی تم اس سے ناراض نہی ہوتی اس سب کے باوجود بھی تم اسے سجدہ کرتی ہو اس سے دعا مانگتی ہو؟ "why haya ...whyy

حیا اسے کچھ دیر دیکھتی رہتی ہے جب شاہ اسکی طرف دیکھتا ہے تو اسے دیکھ کر نرمی سے مسکراتی ہے...

اور پھر چھت کی طرف دیکھنے لگتی ہے اور آہستہ سے بولنے لگتی ہے.

"رات کو میں جو خواب میں بڑبڑا رہی تھی وہ میرے ساتھ اکثر ہوتا ہے اس بارے میں کسی کو علم نہی میرے گھر والوں کو بھی نہی میں ایک ڈاکٹر ہوں زندگی بچانا میرا جنون ہے کیوں ہے یہ کوئی نہی جانتا...جب میں 17 سال کی تھی ایک بار مجھے بہت تیز بخار ہوا مجھے مما اور بھائی ہوسپٹل لے کر گئے تھے...مجھے وہاں ڈاکٹر نے ایڈمیٹ کر لیا 104 بخار تھا, مجھے ڈرپ لگائی گئی, میں بیڈ پر لیٹی ہوی تھی آس پاس اور بہت سے مریض تھے..میں آنکھیں بند کر کے لیٹی ہوئی تھی مما میرے پاس ہی بیٹھی ہوئی تھی کہ اچانک کوئی شخص اپنے 5 سالہ بیٹے کو اپنے بازوؤں میں اٹھا کر لایا اسکے پیچھے ہی بچے کی ماں بھی آئی جو بہت رو رہی تھی اسکے باپ نے اسے بیڈ پر لٹایا ڈاکٹرز نے آکر اس بچے کو چیک کیا تو ان میں سے ایک ڈاکٹر بولا.....

.sorry he is no more

وہ بچا اپنے باپ کے ہاتھوں میں دم توڑ گیا شاہ.....

اس دن مجھے پتا چلا میں جو اپنے آپ کو بہت بہادر سمجھتی تھی. میں تو بہت کمزور ہوں کسی اور کے بچے کو اس طرح مرتے ہوئے دیکھ کر میری جو حالت تھی وہ میں آپکو بتا نہی سکتی اسکے بعد سے مجھے nightmares آنا شروع ہو گ ئے پھر میں نے سوچا کہ میں ڈاکٹر بنوں گی جان بچایا کروں گی جب کے میں یہ جانتی تھی کہ زندگی اور موت تو اللہ کے ہاتھ میں ہے لیکن پھر بھی میں نے بہت محنت کی اور ایک سرجن بنی بہت سے لوگوں کی جان بچائی لیکن ایک بار نہی بچا پائی بہت روئی تھی اس دن لیکن پھر سمجھ آگئی کہ ہم موت سے لڑ نہی سکتے ہم تو اسکی امانت ہیں وہ جب چاہے لے سکتا ہے...."

حیا نم آنکھوں سے مسکرا کر اسکی طرف دیکھتی ہے...

اور شاہ ساکت سا اسکی طرف دیکھ رہا ہوتا ہے.

حیا پھر بولنا شروع کرتی ہے...

"اور جہاں تک بات مجھسے میرے اپنے چھین جانے کی ہے تو وہ نہ آپنے چھینے ہیں اور نہ اللہ نے میرے اپنوں نے مجھے خود چھوڑا ہے اور اگر اللہ ہم سے کچھ لیتا ہے تو اس کے بدلے ہمیں بہت کچھ دیتا ہے جیسے اسنے مجھے آپسے نوازا اور سالار میں اس سے محبت نہی کرتی تھی وہ میرے ماں باپ کی پسند تھا اس سے زیادہ اور کچھ نہی اور جہاں تک کہ آپکی بات ہے کہ آپ میری زندگی میں آے تو وہ میرے اللہ کا فیصلہ ہے آپ میری قسمت میں لکھے تھے میں لاکھ کوشش کر لیتی آنا مجھے آپکے پاس ہی تھا اور ویسے بھی کوئی قسمت سے لڑ نہی سکتا قسمت سے لڑنا یعنی اللہ سے لڑنا اور اللہ سے لڑنا یعنی برباد ہو جانا میں برباد نہی ہونا چاہتی..... میں نے آپکو اکسیپٹ کر لیا ہے بس اس رشتے کو سمجھنے کے لئے کچھ وقت چاہیے ہے.."

وہ شاہ کی طرف دیکھتی ہے تو شاہ اسے ہونقوں کی طرح دیکھ رہا ہوتا ہے.

شاہ اسکے پہلے والی باتوں سے ابھی سنبھلا نہی ہوتا وہ ایک اور انکشاف کر دیتی ہے شاہ اسکی باتوں کے سحر میں بُری طرح جکڑا ہوتا ہے کیا تھی یہ لڑکی شاہمیر شاہ جو دنیا کو ہمیشہ اپنی باتوں سے ایک سحر میں جکڑ لیتا تھا آج اسکی اپنی بیوی نے اسے اپنی باتوں سے ڈھیر کر دیا تھا.....

حیا 5 منٹ میں سو بھی جاتی ہے اور شاہ کی نیند حرام کر دیتی ہے اسے نیند نہی آتی

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اور یونہی صبح کے 8:00 بج جاتے ہیں. وہ حیا کی طرف دیکھتا ہے جو سکون سے سو رہی ہوتی ہے.

"کیا واقعی میرے بن مانگے مجھے یہ لڑکی دے دی گئی ہے مجھے سچ میں یہ انمول تحفہ دے دیا گیا ہے جب کہ میں تو اس کے قابل بھی نہی تھا تو کیا معافی کی کوئی گنجائش باقی

ہے.....لیکن میں تو بہت گناہگار ہوں میں کیسے معافی کے قابل ہو سکتا ہوں....."

وہ یہی سب کچھ سوچ رہا ہوتا ہے کہ اسکی نظر گھڑی پر پڑ ھتی ہے جو 8:15 بجا رہی ہوتی ہے. اسے یاد آتا ہے حیا نے آج ہو سپٹل جانا تھا...وہ حیا کو دیکھتا ہے جو سوتے ہوئے بیحد معصوم لگ رہی تھی. جو سوتے ہوئے بھی اسکے دل کی دنیا میں ہلچل مچا رہی تھی اسے حیا کی صبح والی بات یاد آتی ہے تو اسکے چہرے پر ایک مسکراہٹ احاطہ کرتی ہے. وہ حیا کے بال کان کے پیچھے اڑیستا ہے.

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"پرنسیس اٹھ جاؤ آج تمنے ہو سپٹل جانا ہے."

حیا آنکھیں کھول کر دیکھتی ہے تو شاہ اسکے بیحد قریب ہوتا ہے اسکا چہرہ شرم سے سرخ ہو جاتا ہے وہ اٹھ کہ واشروم چلی جاتی ہے. اور پیچھے بیٹھے شاہ کو اسکی اس ری ایکشن پر بہت ہسی آتی ہے جسے وہ ضبط کر جاتا ہے

تھوڑی دیر بعد حیا پھر سے واشروم سے باہر آتی ہے اور ڈریسنگ روم میں جا کر اپنے کپڑے نکالتی ہے اور ساتھ ہی شاہ کے لئے بھی وائٹ کلر کا قمیض شلوار نکالتی ہے. اور بیڈ پر لا کر رکھ دیتی ہے اور خود واش روم میں چلی جاتی ہے.

شاہ بظاہر تو فون میں لگا ہوتا ہے مگر اسکی نظر حیا کی ایک ایک حرکات و سکنات پر ہوتی ہے.

حیا تھوڑی دیر بعد باہر آتی ہے تو بلیک کلر کی خوبصورت سی فراک میں ملبوس ہوتی ہے. جس کے بازو اور گلے پر نفیس سا کام ہوا ہوتا ہے.

وہ آ کر ڈریسنگ ٹیبل سے برش اٹھا کر بال بنانے لگتی ہے. اور شاہ اسے دیکھتا ہوا کپڑے اٹھ کر واشروم چلا جاتا ہے اور حیا بالوں کو کیچر میں مقید کر کے پیچھے سے بال کھلے چھوڑ دیتی ہے. اور پھر لائٹ سا میک اپ کرتی ہے. اور کانوں میں چھوٹے سے ٹاپس ڈالتی ہے. وہ اتنے میں ہی غضب ڈھا رہی ہوتی ہے.

اسکے بعد روم سے نکل کر وہ کچن میں آتی ہے تو سکینہ کے ساتھ ایک لڑکی اور کام کر رہی ہوتی ہے.

حیا کو دیکھ کر دونوں اسکی طرف متوجہ ہوتی ہیں اور حیا کو سلام کرتی ہیں حیا ان دونوں کے سلام کا جواب دیتی ہے. اور سکینہ کے ساتھ کھڑی لڑکی کو سوالیہ نظروں سے دیکھتی ہے سکینہ اسکی نظروں کا مطلب سمجھتے ہوئے بتاتی ہے.

"بیبی جی یہ اسما ہے یہ بھی یہی کام کرتی ہے میری بہن ہے جی میرے ساتھ ہی رہتی ہے ہمارا کوئی اور ہے نہی اسی لئے"

حیا سمجھتے ہوئے سر ہلاتی ہے.

"ٹھیک ہے سکینہ شاہ بس آتے ہی ہوں گی آپ ناشتہ لگا دیں"

حیا مسکراتے ہوئے کہتی ہے اور کچن سے نکل کر چلی جاتی ہے.

اسکے پیچھے اسما سکینہ سے آہستہ آواز میں کہتی ہے.

"ہائے باجی بیبی جی کتنی پیاری ہیں اور کتنے پیار سے بات کی ہمسے ایسا لگا ہی نہی کہ ہم نوکر ہیں. اور صاحب جی ہر وقت غصّہ ہی کرتے رہتے ہیں اتنی پیاری اور معصوم سی لڑکی انہیں کہاں سے مل گئی."

"اوئے چپ کر جا صاحب جی نے سن لیا نہ تو نوکری سے نکال دیں گے چل اپنا کام کر"

اسما منہ بسور کر کام کرنے لگتی ہے.

شاہ واشروم سے باہر آتا ہے تو حیا روم میں نہی ہوتی وہ ڈریسنگ ٹیبل سے گھڑی اٹھا کر پہنتا ہے اور پھر خود پر پرفیوم چھڑکتا ہے. اور روم سے باہر آتا ہے جب نیچے آ کر لاؤنج سے کچن کی طرف جانے لگتا ہے تو حیا کچن سے باہر آتی ہوئی نظر آتی ہے. شاہ اسکی طرف بڑھتا ہے.

"میں کچن میں سکینہ کو ناشتے کا ہی کہنے آنے والا تھا."

"میں نے کہ دیا ہے... وہ لگاتی ہی ہوں گی"

حیا دھیمی سی مسکراہٹ کے ساتھ کہتی ہے.

تو وہ سر ہلا کر ڈائننگ ٹیبل کی طرف بڑھ جاتا ہے حیا بھی اسکے پیچھے آ جاتی ہے. تھوڑی دیر میں سکینہ ناشتہ لگا دیتی ہے. وہ دونوں ناشتہ کرنے کے بعد گھر سے نکل جاتے ہیں.

شاہ حیا کے ہوسپٹل کے سامنے گاڑی روکتا ہے.

"شام میں کتنے بجے تک لینے آؤں پرنسیس؟"

"میں آپکو فون کر دوں گی تو اس وقت لینے آ جائے گا"

"مگر تمہارے پاس تو فون نہی ہے."

"ہاں وہ میں کسی فرینڈ کے نمبر سے کر لوں گی ابھی.. آپ مجھے اپنا نمبر دے دیں."

"نہی ایسا کرو تم ابھی اندر جاؤ میں تھوڑی دیر تک ضمیر کے ہاتھوں تمھیں فون بھجوا دوں گا."

حیا اوکے کہہ کر اتر جاتی ہے اور شاہ اسکے اندر جانے کے بعد گاڑی آگے بڑھا دیتا ہے وہ اپنی کمپنی کی طرف جاتا ہے. کمپنی کی پارکنگ میں گاڑی پارک کرنے کے بعد وہ کمپنی کے اندر جاتا ہے تو سب اسے سلام کرتے ہیں جس کا وہ سر ہلا کر جواب دیتا ہے اور اپنے آفس میں آتا ہے....اور اپنی مخصوص چیئر پر آکر بیٹھ جاتا ہے.

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اسکا آفس بھی بلیک اینڈ وائٹ کلر سے رنگا ہوتا ہے شاندار قسم کا فرنیچر آفس کو اور آلیشان بنا رہا ہوتا ہے...

وہ اپنی چیئر پر بیٹھا کسی فائل کو غور سے پڑھ رہا ہوتا ہے جب اسکا فون بجتا ہے..

وہ فون کان سے لگاتا ہے.

تو دوسری طرف سے کوئی بولتا ہے..

"بہت زبردست بیسٹ آج ایک بار پھر تمنے اس ملک کی عزت کو بچالیا ایک بار پھر تمہاری وجہ سے اس ملک کے معصوم پھول کچلے جانے سے بچ گے تمہارا بہت شکریہ کہ تھمنے پاک آرمی کی اتنی مدد کی."

"یہ سب میرا فرض ہے کپٹین اس لئے تمھیں شکریہ ادا کرنے کی ضرورت نہی اس ملک کو ایسے غداروں سے دور رکھنا ہی میرا کام ہے.....انڈرورلڈ میں رہ کر ہی میں زمان اور ان جیسے بہت سے لوگوں کی جڑیں کھوکلی کر سکتا ہوں..."

"ہاں ان لوگوں سے اپنے ملک کو پاک کرنے کے لئے ہمیں ان جیسا بننا پڑے گا غلط طریقے سے سہی کام انجام دینا پڑے گا خیر ہم نے ان کشتیوں کو روک لیا ہے اور کافی سارے لوگ گرفتار ہوئے ہیں..میں نے بس یہی بتانے لے لئے فون کیا تھا تمھیں ,خدا حافظ"

شاہ فون کٹ کر دیتا ہے. شاہ انڈرورلڈ کے لوگوں کے لئے وہاں کام ضرور کر رہا ہوتا ہے لیکن در حقیقت وہ انڈرورلڈ میں رہ کر اپنے ملک کی حفاظت کر رہا ہوتا ہے وہ کسی کے لئے کام نہی کرتا ہوتا وہ صرف خود کے لئے کام کرتا ہے...

اسے ایک دم کچھ یاد آتا ہے تو ضمیر کو فون ملاتا ہے....اور اسکو حیا کے پاس فون

بھیجوانے کا حکم دیتا ہے.....اور خود دوبارہ فائل میں غرق ہو جاتا ہے....

حیا ہوسپٹل کے اندر جاتی ہے تو اسے ریسیپشن پر ہی اپنی بیسٹ فرینڈ نور مل جاتی ہے...

وہ اسکے پاس جاتی ہے اور اسکے گلے لگ جاتی ہے.....

"تو finally حیا صاحبہ تشریف لے آئیں"

"ہاں قسم سے میں بھی اپنے ہوسپٹل کو بہت مس کر رہی تھی"

"ہھہ تو تم ہوسپٹل کو مس کر رہی تھی مجھے نہی مس کیا.."

"اوہاں تمھیں بھی تھوڑا تھوڑا کیا تھا."

یہ کہتے ہی دونوں ہس پڑھتی ہیں...

"اچھا منگنی کی رنگ تو دکھاؤ اور پکچرز بھی دکھاؤ یار میرا اتنا دل تھا آنے کا لیکن کیا کروں

ایک تو چھٹی ہی نہی ملی...."

حیا خاموش رہتی ہے. نورا اسکی خاموشی نوٹ کرتی ہے.

"حیا سب خیریت تم اپسیٹ لگ رہی ہو ایور یتھنگ از اوکے ؟"

"آؤ کیبن میں بیٹھ کر بات کرتے ہیں."

وہ دونوں حیا کے کیبن میں جا کر بیٹھتی ہیں تو حیا اسے سب کچھ بتاتی ہے....اور نور جیسے جیسے سنتی ہے اسے شاک لگتا رہتا ہے....

"کیاااا اتنا سب کچھ ہو گیا اوہ مائی گاڈ....مجھے تو یقین نہی آ رہا انکل آنٹی کسی غیر کی بات پر کیسے یقین کر سکتے ہیں.."

"یہی تو انہوں نے ایک بار بھی مجھسے نہی پوچھا بس یہ کہ دیا کہ میں نے انکا مان توڑ دیا ....

پتا ہے نور ماں باپ اپنی بیٹیوں کا مان مانگتے مانگتے انکا ماں اتنی بری طرح توڑ دیتے ہیں انہیں اس بات کا اندازہ نہی ہے, انہیں یہ تو یاد ہوتا ہے کہ بیٹیاں انکا مان ہیں یہ کیوں یاد نہی ہوتا کہ وہ بھی اپنی بیٹیوں کا مان ھوتے ہیں..."

"کیا تم انسے ملنے نہی جاؤ گی انھیں اپنی صفائی میں کچھ نہی کہو گی ؟"

"میں کیوں کہوں نور, میں کیوں دوں صفائی.... جہاں بھروسہ ہو وہاں صفائیاں نہی دی جاتی نور...."

"ٹھیک ہے لیکن اب تمنے کیا سوچا ہے کیا ایسے شخص کے ساتھ رہو گی.."

"میں نے بہت سوچا ہے نور مجھے بتاؤ کیا میں ایسے شخص کو ٹھکرا دوں, جو میرے لیے کچھ بھی کرنے کو تیار ہو, جو میرے لئے پوری دنیا سے لڑنے کی طاقت رکھتا ہو, جو مجھ پر بھروسہ کرتا ہو, جسے میرے اللہ نے..... میرے لئے چنا ہو..... میں ایسے شخص کا ساتھ نہی چھوڑ سکتی جو... جو میرے سامنے میرے اپنوں کی اصلیت لایا ہو ....."

"تمنے جو فیصلہ لیا بلکل سہی لیا میں ہوتی تو میں بھی یہی سمجھاتی تمھیں حیا"

حیا اور نور دونوں نم آنکھوں سے مسکرا دیتی ہیں....

اچانک ٹیبل پر پڑا انٹر کوم بجتا ہے حیا فون اٹھاتی ہے تو دوسری طرف سے کوئی بولتا ہے.

"جی آپ انہیں اندر بھیج دیں."

اتنے میں نور کھڑی ہو چکی ہوتی ہے....

"چلو بھئی میری ڈیوٹی سٹارٹ ہو گئی ہے میں چلتی ہوں....."

حیا سر ہلا دیتی ہے نور باہر نکل رہی ہوتی ہے کہ ضمیر سے ٹکرا جاتی ہے..

"آؤچ"

نور کا سر اسکے چوڑے سینے پر لگتا ہے... ضمیر کو تو کچھ نہی ہوتا لیکن بیچاری نور کو دن میں تارے دیکھ جاتے ہیں..

"افف دیکھ کر نہی...

نور کی آواز تالوں سے چپک جاتی ہے جب وہ ضمیر کو دیکھتی ہے.... ضمیر کی سحر انگیز شخصیت کو دیکھ کر وہ دنگ رہ جاتی ہے شاید ہی پہلے کبھی اسنے اتنا حسین مرد دیکھا ہو ...بعد میں خود ہی اپنی سوچ کو جھٹک کر استغفر اللہ پڑھ کر سائیڈ سے ہو کر نکل جاتی ہے...

اور ضمیر اندر حیا کے کیبن میں چلا جاتا ہے.....

ضمیر حیا کے کیبن میں داخل ہوتا ہے اور اسے سلام کرتا ہوا اندر آ جاتا ہے..

"وعلیکم السلام آیئے بیٹھیے نہ.."

"نہی میم میں بسس سر کے کہنے پر یہ فون دینے آیا تھا.."

ضمیر حیا سے نظریں چراتا حیا کہتا ہے. اور اسکو اسکا فون پکڑاتا ہے.

حیا اس سے فون لیتی ہے..

"ٹھیک ہے میم میں چلتا ہوں"

ضمیر یہ کہتا ہوا جانے لگتا ہے کہ حیا کی بات پر رک جاتا ہے.

"ضمیر بھائی...؟"

ضمیر بھائی کا لفظ سن کر حیرانی سے حیا کی طرف مڑتا ہے.

"جی میم"

ضمیر نظریں چراتے ہوئے اس سے پوچھتا ہے.

"آپ مجھے میم مت کہا کریں."

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ضمیر چونک کر اسکی طرف دیکھتا ہے...

"مطلب پھر کیا کہوں میم"

"کچھ بھی میرا نام لیا کریں، حیا."

"سوری میم بٹ آپکا نام کیسے لے سکتا ہوں؟"

"کیسے کا کیا مطلب جیسے سب لیتے ہیں اور اگر نام نہی لینا تو بھابھی کہ دیا کریں بلکے thats a good idea آپ مجھے بھابھی کہا کریں اوکے؟"

حیا کچھ ہوتے ہوئے اسے کہتی ہے...

اور ضمیر سوچ رہا ہوتا ہے کہ اس لڑکی کے ساتھ اتنا غلط کیا اسکے باوجود وہ اتنی عزت دے رہی ہے....

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ٹھیک ہے بھابھی...."

حیا خوش ہوتی ہے اور ضمیر اس سے نظریں چُرا کر جانے لگتا ہے.. کہ اسکی بات پر پھر سے اسکے قدم روک جاتے ہیں.

"ضمیر بھائی!..جو ہوا ہے میں اسے بھلا چکی ہوں....آپ کو اس طرح مجھ سے نظریں چرانے کی ضرورت نہی ہے.جو ہوا اس میں نہ آپ کچھ کر سکتے تھے نہ میں اس لئے بھول جانا بہتر ہے"

حیا نرم مسکراہٹ کے ساتھ کہتی ہے وہ ضمیر کی نظریں چرانا نوٹس کر لیتی ہے وہ اسے اس گلٹ سے نکالنے کے لئے کہتی ہے...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ضمیر اسکی طرف الجھن بھری نظروں سے دیکھتا ہے ایک بات پوچھوں آپسے بھابھی "؟

"جی پوچھئے ضمیر بھائی لیکن اس سے پہلے آپ بیٹھ جائیں بیٹھ کر بات کرتے ہیں نہ."

ضمیر بیٹھ جاتا ہے اور بات شروع کرتا ہے.

"میں حیران ہوں بھابھی کہ آپنے سر کو معاف کیسے کر دیا آئی مین میں بہت خوش ہوں .....میں یہی چاہتا تھا کہ آپ انہیں معاف کر دیں لیکن مجھے نہی پتا تھا یہ سب اتنی

جلدی ہو جائے گا..... میں اس بات پر حیران ہوں کہ آپکا دل اتنا بڑا کیسے ہے. اتنی آسانی سے سب کچھ بھول جانا آسان نہی ہے."

ضمیر کی بات پر حیا مسکراتی ہے....

"آپکو پتا ہے ضمیر بھائی ہم سب انسان ہیں اور غلطیاں تو سب سے ہو جاتی ہیں معاف کرنے والا بہت برا ہوتا ہے. آپکو ایک واقعہ سناؤں...."

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"جی"

حیا بولنا شروع کرتی ہے...

"جب آپ ﷺ لوگوں کو اسلام کی دعوت دے رہے تھے. رسول ﷺ نے لوگوں کے درمیان اعلانیہ دعوت کا آغاز کیا تو قریش نے دعوت کو دبانے کے لئے ہر ہر بہ

استعمال کیا. انکی اسلام مخالف تگ ودو کے سلسلے میں ایک کڑی یہ تھی کہ قریش نے قبیلے کے اکابر اور نمایاں افراد سے مشاورت کی کہ محمّد ﷺ کی دعوت کے متعلق کیا طرزِ عمل اختیار کیا جائے اور لوگوں کو جو دھڑا دھڑ اس کے دین میں داخل ہو رہی ہیں، قبولِ اسلام سے باز رکھنے کے لئے کیا لائحہ عمل طے کیا جائے۔

شیوخِ قریش نے مشورہ دیا کہ تم میں سے جو شخص جادو, کہانت اور اشعار کا گہرا علم رکھتا ہو وہ اس آدمی کے ہاں جائے جس نے ہماری جماعت میں تفرقہ ڈال دیا ہے، ہمارے حصّے بخرے کر دیے ہیں اور ہمارے دین پر نکتہ چینی کی ہے. اس سے بات چیت کرے اور دیکھے کہ وہ کیا جواب دیتا ہے.

لوگوں نے کہا!

"عتبہ بن ربیعہ کے علاوہ تو کوئی مناسب آدمی نظر نہی آتا جو اس کام کو بطریقِ احسن انجام دے سکے"

اس پر تہ ہوا کہ عتبہ بن ربیعہ آپ ﷺ کے پاس جائے گا.

عتبہ اٹھا اور حضور پاک ﷺ کے گھر کی طرف چل دیا. عتبہ آیا اور کھڑے کھڑے یہ سوال داغ دیا. "محمّد! تم بہتر ہو یا عبداللہ؟"

رسول اللہ اپنے والد عبداللہ کے احترام میں خاموش رہے.

عتبہ نے پھر سوال کیا تم بہتر ہو یا عبدالمطلب؟"

حضور پاک ﷺ اس بار بھی اپنے دادا کے احترام میں خاموش رہے.

عتبہ کہنے لگا اگر تم کہتے ہو کہ یہ حضرات تم سے بہتر ہیں تو انہوں نے انہی خداؤں کی پرستیش کی جنہیں تم برا کہتے ہو. اور اگر تم یہ کہتے ہو کہ تم ان سے بہتر ہو تو بات کرو ہم تمہاری بات سنتے ہیں."

اور اس سے قبل آپ ﷺ کوئی جواب دیں عتبہ ابل پڑا اور بولا:

"واللہ ہم نے واقعی تم سے بڑھ کر اپنی قوم کے لئے منحوس آدمی کوئی نہی دیکھا. تم نے

ہماری جماعت میں پھوٹ ڈال دی ہے، ہماری وحدت کو پارہ پارہ کر دیا ہے، ہمارے دین میں کیڑے نکالے ہیں اور ہمیں عرب میں رسوا کر کے رکھ دیا ہے اور یہ باتیں زبان زدِ عام ہیں کہ قریش میں ایک جادو گر اور کاہن موجود ہے. واللہ! ہم صَیْحَۃُ الْحُبْلٰی (حاملہ عورت) کی پکار جیسی کسی پکار کے منتظر ہیں کہ وہ بلند ہوں اور ہم تلواریں لیں کر ایک دوسرے پر پَل پڑیں اور فنا ہو جائیں."

مارے غصّے کے عتبہ کا رنگ بدلہ ہوا تھا رسول اللہ ﷺ باادب بیٹھے خاموشی سے سن رہے تھے عتبہ کا غصّہ کچھ کم ہوا تو وہ اسلام مدعا کی طرف آیا پھر بولا:

"دیکھو بھئی جو تم دعوت دیتے ہوا گر اس سے تمہارا مقصد مال کمانا ہے تو ہم تمھیں اتنا مال دیں گی کہ تم قریش کے امیر ترین آدمی بن جاؤ گے."

"اگر تمھیں سرداری سے پیار ہے تو ہم تمہارے نام کے جھنڈے باندھ دیتے ہیں اور تم ساری عمر ہمارے سردار رہو گے."

"اور اگر تمھیں عورتوں کی چاہت ہے تو

قریش کی جن دس عورتوں سے کہو گے ہم تمہاری شادی کر دیتے ہیں."

"یا جو تمہارے پاس آتا ہے وہ کوئی جن ہے جسے تم دیکھتے ہو لیکن دور رکھنے کی طاقت نہی رکھتے تو ہمیں بتاؤ ہم منہ مانگی قیمت ادا کر کے تمہارا علاج کراتے ہیں. تاکہ تمہارے اس سے پیچھا چھوٹ جائے."

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عتبہ رسول ﷺ اسی بھونڈے طریقے سے گفتگو کرتا اور آپکو قسم قسم کے لالچ دیتا رہا. آپ ﷺ اطمینان سے اسکی بکواس سنتے رہے. پیش کشیں اپنے اختتام کو پوھنچیں، بادشاہت، مال اور عورتیں۔"

عتبہ خاموش ہوا تو آپ ﷺ کے جواب کا انتظار کرنے لگا صبر و ثبات کے پیکر نے نگاہ اٹھائی اور نرمی سے کہا:

"ابو ولید آپکی بات پوری ہو گئی؟"

عتبہ کو صادق اور امین کے اس باوقار انداز پے حیرانی نہی ہوئی اسنے مختصر سا جواب دیا

"ہاں"

آپ نے کہا:

"پھر میری بات سماعت کیجیے"

عتبہ نے بولا: "ٹھیک ہے."

آپ ﷺ نے حم السجدہ کی تلاوت شروع کی. عتبہ سنتا رہا یکایک وہ زمین پر بیٹھ گیا , پھر اسکا جسم کپکپایا. اسنے اپنے دونو ہاتھ پچھلی جانب رکھے اور ان پر ٹیک لگالی. رسول اللہ ﷺ پڑھتے رہے اور وہ سنتا رہا جب آپ اس آیت پر پوھنچے:

فَإِنْ أَعْرَضُوا فَقُلْ أَنذَرْتُكُمْ صَٰعِقَةً مِّثْلَ صَٰعِقَةِ عَادٍ وَثَمُودَ ۝

"پھر اگر انہوں نے منہ موڑا تو کہہ دے کہ میں نے تمھیں عاد و ثمود کی کڑک جیسی

کڑک سے خبر دار کر دیا ہے۔"

تو عتبہ عذاب کی دھمکی سن کر کانپ اٹھا۔ وہ اچھل کے سیدھا ہوا اور اپنا ہاتھ آپ ﷺ منہ پر رکھ دیا تاکہ آپ مزید قراءت نہ کریں۔

لیکن رسول اللہ ﷺ نہی رکے اور مزید پڑھتے رہے سجدہ تلاوت والی آیات پر پوھنچے تو سجدہ کیا اور پھر سجدے سے سر اٹھالیا اور عتبہ کی طرف دیکھ کر کہا:

"ابو ولید! آپنے سن لیا؟"

اسنے جواب دیا: "ہاں۔"

رسول اللہ ﷺ نے کہا:

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"پھر آپ جانیں اور آپکا کام."

عتبہ خاموشی سے اٹھا اور اپنے ساتھیوں کے پاس آ گیا جو بڑی بیچینی سے اس کے منتظر تھے انہوں نے عتبہ کا اترا ہوا چہرہ دیکھا تو آپس میں کہنے لگے: "اللہ کی قسم! ابو ولید تمہارے پاس وہ چہرہ لے کر واپس نہی آیا جو یہاں سے لے کر گیا تھا."

عتبہ انکے پاس بیٹھا تو انہوں نے پوچھا کہ ابو ولید! کیا خبر ہے؟؟"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ بولا: "خبر یہ ہے کہ اللہ کی قسم! میں نے ایسا کلام سنا ہے کہ اس جیسا کلام زندگی بھر نہ سنا. واللہ! نہ وہ شعر ہے نہ جادو نہ کہانت."

"قریش کے لوگوں میری بات مانو اور چاہو تو اس کا ذمہ بھی مجھی پر ڈال دو. اس آدمی کو اپنا کام کرنے دو. اللہ کی قسم! جو زبردست کلام میں سن کر آرہا ہوں اس سے یقیناً کوئی واقعہ رونما ہو کر رہے گا. میں نے وہ کلام سنا تو اسکے منہ پر ہاتھ رکھ کے روکنے کی

کوشش کی تھی. میں نے اسے قرابت داری کا واسطہ دے کر کہا تھا کہ رک جائے. اور تم اچھی طرح جانتے ہو کہ جب محمّد کوئی بات کہ دے تو اسے پوری کر کے چھوڑتا ہے. مجھے ڈر ہوا کہ کہی تم پر کوئی عذاب نہ آجائے."

پھر ابوالولید کسی گہری سوچ میں ڈوبا رہا قوم کے لوگ مارے غم کے خاموش تھے اور عتبہ کی طرف ٹکر ٹکر دیکھتے رہے.

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عتبہ نے لوگوں کو اپنی طرف متوجہ دیکھا تو کہنے لگا: "واللہ اسکے کلام میں ایک عجیب مٹھاس ہے. اسکا حسن آنکھوں کو خیرہ کیے دیتا ہے. اسکا اُپری حصّہ پھل دار اور نچلا حصّہ سرسبز و شاداب ہے وہ غالب آتا ہے اور اس پر غلبہ پانا ممکن نہی. جو اسکے زیرے نگین آئے اسے ریزہ ریزہ کر دیتا ہے. یہ کلام کسی بشر کا نہی. یہ باتیں کسی بشر نے نہی کہیں."

لوگوں نے عتبہ کو اکھڑتے دیکھا تو کہا:

"یہ شعر ہے ابوالولید! شعر ہے"

عتبہ نے پرجوش انداز میں جواب دیا:

NEW ERA MAGAZINE .com

"واللہ کوئی آدمی اشعار اور رجز و قصیدہ جیسی اصناف کو مجھسے بہتر نہی جانتا. جنّوں کی شاعری بھی میں نے سنی ہے لیکن اس میں سے کسی سے بھی مماثل نہیں."

یوں عتبہ رسول ﷺ کے بارے میں اپنی قوم سے مناقشہ کرتا رہا. یہ سچ ہے کہ عتبہ اسلام نہی لایا تھا. تاہم دین کے لئے اسکا دل نرم پڑ گیا تھا.

"غور کیجیے حضور پاک ﷺ کے اعلیٰ کردار نے کیسا اثر دکھایا. آپ نے اپنے سخت ترین دشمن عتبہ کے سامنے بھی اپنے حسنِ سماعت کے اصول سے انحراف نہی کیا."

"سبحان اللہ یہ کیسا عمدہ طرزِ عمل تھا اور لوگوں کے دلوں پر اسکی کیسی عجیب تاثیر تھی. یہی اسلام کا دعوتی

انداز ہے جو کافروں کو اسلام کی طرف لانے اور اور بھلائی کے جانب ان کے انجزاب کا باعث بنتا ہے."

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ضمیر بھائی! زندگی کا اصلی لطف یہی ہے کہ اخلاقِ عالیہ کو اللہ کے لئے عبادت جان کر اپنایا جائے.

اس سب کا بتانے کا مقصد میرا یہ ہے. کہ

"بہترین داعی وہ ہے جو زبان سے پہلے، اپنے کردار سے دعوت دیتا ہے."

ضمیر بے ساختہ کہتا ہے:

"بے شک"

حیا پھر کہنا شروع کرتی ہے.

"اب آپکو سمجھ آگئی ہو گی میں نے ایسا کیوں کیا جب انسان اپنوں سے ٹھوکر کھاتا ہے نہ ضمیر بھائی تو اسے سمجھ آتا ہے کون اپنا ہے اور کون غیر"

"میرا خیال ہے میں نے آپکا بہت وقت لے لیا ہے."

حیا مسکراہٹ کے ساتھ کہتی ہے....

ضمیر حیا کی بات پر چونکتا ہے.

"نہی ایسی بات نہی ہے میں اب چلتا ہوں سر ویٹ کر رہے ہوں گے."

ضمیر اٹھ کے جانے لگتا ہے کہ جاتے جاتے مڑتا ہے اور حیا کی طرف دیکھتا ہے اور بولتا ہے.

"آپنے مجھے بھائی کہا ہے بھابھی تو اس بھائی کا وعدہ ہے یہ آپکو اپنی بہن سے بڑھ کر مان دے گا جو تکلیف آپکے اپنوں نے پوھنچای ہے وہ یہ بھائی کبھی نہی پوھنچائے گا."

یہ کہتے ساتھ ہی وہ نکلتا چلا جاتا ہے.....

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اور پیچھے حیا کھل کر مسکرا دیتی ہے,اور دھیمی آواز میں کہتی ہے.

"انشاءاللہ"

شاہ ایک میٹنگ میں ہوتا ہے جب ضمیر کمپنی میں آتا ہے. شاہ میٹنگ سے فری ہو کر اپنے آفس میں جا کر بیٹھتا ہے. ضمیر بھی اندر آتا ہے اور پوچھتا ہے.

"سر میٹنگ کیسی رہی؟"

شاہ سر اٹھا کر ضمیر کی طرف دیکھتا ہے کیوں کے وہ کھڑے ہو کر بات کر رہا ہوتا ہے

....

"میٹنگ تو بہت اچھی رہی ضمیر لیکن تم بتاؤ بھابھی سے کچھ زیادہ دوستی ہو گئی ہے؟"

شاہ سرد لہجے میں کہتا ہے.... جس پر ضمیر گڑبڑا جاتا ہے.

"ننھی سر وہ تھوڑی دیر ہو گئی بھابھی نے روک لیا تھا."

"بھابھی؟"

شاہ بھنوے اچکا کر پوچھتا ہے.

"جی سر وہ بھابھی نے کہا تھا کہ میں انہیں میم نہ بلایا کروں بلکے بھابھی کہ کر بلایا کروں
".

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"واہ یعنی پرنسیس نے اب دیور بھی بنالیا ہے گریٹ!"

ضمیر بہت مشکل سے اپنی ہسی چھپاتا

ہوا باہر نکل جاتا ہے....

اور شاہ حیا کو فون کرتا ہے... جسے 2 رنگز کے بعد اٹھالیا جاتا ہے.

"کیسی ہو میری جان."

حیا دوسری طرف مسکراتی ہے.

"ابھی تک تو ویسی ہی ہوں جیسی صبح تھی...."

"آہاں اچھی بات ہے کیوں کے میں تمھیں دل سے مسکراتے ہوئے ہی دیکھنا چاہتا ہوں..."

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اچھا یہ بتاؤ پرنسیس کھانا کھایا؟"

"نہی ابھی نہی کھایا دراصل ڈیوٹی پر ہوں 15 منٹ ہیں ابھی ڈیوٹی ختم ہونے میں..."

"2 بج رہے ہیں پرنسیس اور ابھی تک کھانا نہی کھایا؟ خیر میں ابھی آتا ہوں ہم بھر لنچ

کرنے جاتے ہیں."

حیاارے ارے ہی کرتی رہ گئی کیوں کہ شاہ فون کاٹ چکا تھا. وہ نفی میں سر ہلاتے ہوئے وارڈ کی طرف بڑھ جاتی ہے.

شاہ کمپنی سے باہر نکل کر پارکنگ میں آتا ہے جب ضمیر بھی اسکے پیچھے پیچھے بھاگتا ہوا آتا ہے اور گارڈ کو اشارہ کرتا ہے..... جس پر شاہ اسے ہاتھ کے اشارے سے روک دیتا ہے...

"ضمیر اسکی ضرورت نہی ہے میں حیا کے ساتھ لنچ پر جارہا ہوں. اور میں کچھ دیر اکیلے رہنا چاہتا ہوں."

"بٹ سر اس وقت آپکا اکیلے جانا خطرہ سے خالی نہی ہے.... آپکو پتا ہے زمان پاگل ہو رہا ہو گا اور اسے پتا چل چکا ہو گا کہ یہ سب ہمنے کیا ہے....."

"ایسا کچھ نہی ہو گا حیا کے لئے میں اکیلا کافی ہوں ضمیر..."

یہ کہ کر شاہ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھتا اور گاڑی کمپنی کی حدود سے دور نکل جاتی ہے....

اور پیچھے ضمیر بچارہ نفی میں سر ہلا کر رہ جاتا ہے....

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حیا ڈیوٹی سے فری ہو کر اپنے کیبن کی طرف جا رہی ہوتی ہے....جب اسے شاہ کی کال آتی ہے وہ کال اٹینڈ کرتی ہے....تو شاہ اسے باہر آنے کا کہتا ہے....

وہ کیبن میں آ کر اپنا بیگ اٹھاتی ہے اور نور کو میسج کرتی ہوئی باہر نکل آتی ہے...نور کو وہ نمبر پہلے ہی دے چکی ہوتی ہے....ہوسپٹل سے باہر نکلتے ہی اسے شاہ سینے پر ہاتھ باندھے کار کے دروازے کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑا نظر آتا ہے. تو وہ اپنے قدم گاڑی کی طرف بڑھا دیتی ہے. شاہ اسکے لئے کار کا دروازہ کھولتا ہے. تو حیا بیٹھ جاتی ہے اور شاہ

بھی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ جاتا ہے اور گاڑی چلانے لگتا ہے.....

گاڑی میں خاموشی ہوتی ہے جسے حیا توڑتی ہے...

"ہم کہاں جا رہے ہیں؟"

شاہ حیا کی طرف دیکھ کر مسکراتا ہے....اور کندھے اچکا کر کہتا ہے.

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"لنچ کرنے..."

حیا نفی میں سر ہلاتی ہے....

"میرا مطلب تھا کہ ہم کس جگہ لنچ کرنے جا رہے ہیں؟"

"ہوٹل میں.."

حیا اسے دیکھ کر رہ جاتی ہے جیسے اس آدمی سے بات کرنا ہی فضول ہے.....

شاہ ایک ہوٹل کے سامنے گاڑی روکتا ہے....

اور اتر کر حیا والی سائیڈ پر آتا ہے. حیا بھی کار سے اتر کر ہوٹل کے اندر قدم بڑھا دیتی ہے ..ہوٹل بہت شاندار ہوتا ہے.

شاہ کو دیکھ کر وہاں کا مینیجر اسکی طرف آتا ہے اور اسے قدرے سائیڈ والی ٹیبل پر لے جا کر بیٹھاتا ہے... شاہ حیا کو چیئر پر بیٹھا کر خود مینیجر کے ساتھ چلا جاتا ہے اور تھوڑی دیر میں واپس آتا ہے...اور حیا کے سامنے والی چیئر پر بیٹھ جاتا ہے...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"آپ کہاں گے تھے شاہ؟"

"کیوں تمھیں ڈر لگ رہا تھا پر نسیس؟"

شاہ مسکراتے ہوئے پوچھتا ہے.

"نہی مجھے ڈر کیوں لگنا میں تو ایسے ہی پوچھ رہی تھی"

"وہ مینیجر مجھے جانتا ہے میں اکثر یہ ٹینگز کے لئے آتا جاتا رہا ہوں...بس میں مینیجر کو کہنے گیا تھا کہ ہمیں یہاں کوئی تنگ نہ کرے میں کھانے کا آرڈر بھی دے آیا ہوں 15

منٹ میں آجائے گا.."

"اوکے ویسے بھی مجھے ابھی واپس بھی جانا ہو گا 1 گھنٹے بعد دوبارہ ڈیوٹی ہے میری...."

"اوکے فکر مت کرو ٹائم پر پھنچادوں گا پرنسیس"

"ایک بات بتائیں آپ مجھے پرنسیس کیوں کہتے ہیں."

حیا شاہ سے پوچھتی ہے تو شاہ دلکشی سے مسکراتا ہے....

"کیوں کہ تم میری پرنسیس ہو وہ پرنسیس جس نے اس بیسٹ کی زندگی بدل دی ہے ..."

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حیا اسکی بات پر چونکتی ہے...

"بیسٹ.....بیسٹ کیوں اور ویسے بھی بیسٹ کی زندگی میں بیوٹی ہوتی ہے پرنسیس نہی..."

"ہاہاہاھہ اچھا میں نے اتنی گہرائی میں سوچا نہی..."

شاہ کا قہقہ بے ساختہ ہوتا ہے....اور حیا ہنس کر کندھے اچکا دیتی ہے....

اتنے میں ویٹر کھانا لے آتا ہے تو شاہ حیا کو کھانا کھانے کا اشارہ کرتا ہے...

شاہ اور حیا کھانا کھا رہے ہوتے ہیں کہ حیا کا فون بجتا ہے....

حیا بیگ سے فون نکال کر چیک کرتی ہے تو کالر آئی ڈی پر نور کا نام ہوتا ہے.

حیا فون اٹینڈ کرتی ہے. تو دوسری طرف سے نور کہتی ہے...

"یار مانا تمہارا شوہر بہت ہینڈسم ہے...اور تم اپنے ہینڈسم شوہر کے ساتھ لنچ پر گئی ہو مگر ہم بچاروں کا کیا قصور ہے آجو یار بہت مریض ہیں اور ان بچوں کو میں اکیلے نہی سنبھال سکتی....."

"اوکے اوکے ریلیکس نور میں تھوڑی دیر میں آرہی ہوں."

شاہ حیا کو ہی دیکھ رہا ہوتا ہے حیا فون بند کرتی ہے تو شاہ اس سے پوچھتا ہے.

"?Everything is alright princess"

!yeah"

میری دوست نور کا فون تھا دراصل ابھی ہماری چلڈرن وارڈ میں ڈیوٹی تھی اور نور سے بچے بلکل نہی سنبھالے جاتے بسس اسی لئے مجھے بلا رہی ہے۔"

شاہ سمجھتے ہوئے سر ہلا دیتا ہے....

تھوڑی دیر تک وہ دونوں کھانا کھا کر ٹیبل سے اٹھ جاتے ہیں شاہ ویٹر کو بل دیتا ہے....

اور وہاں سے حیا کے ساتھ جانے ہی لگتا ہے کہ اپنے سامنے کھڑے شخص کو دیکھ کر شاہ کا چہرہ غصّے سے سرخ ہو جاتا ہے اسکا بس نہی چل رہا ہوتا کہ حیا کو کہیں چھپا دے کہیں بھی بس اس شخص کی نظروں سے دور....اسکے سامنے زمان کھڑا ہوتا ہے جو حیا کو اپنی غلیظ نظروں سے دیکھ رہا ہوتا ہے.....

زمان چلتا ہوا شاہ کے سامنے آتا ہے تو شاہ حیا کے آگے اس طرح سے کھڑا ہو جاتا ہے کہ حیا شاہ کے پیچھے پوری طرح سے چھپ جاتی ہے...

"ارے کیسے ہو بیسٹ مجھے امید نہی تھی کہ تم مجھے یہاں مل جاؤ گے۔"

"امید تو مجھے بھی نہی تھی کہ تم یہاں ہو گے اگر پتا ہوتا تو میں کبھی یہاں نہ آتا..."

شاہ دانت پیس کر کہتا ہے...

زمان شاہ کی بات پر ہنس پڑتا ہے اور حیا کی طرف دیکھتا ہے جو پوری طرح شاہ کے پیچھے چھپی ہوتی ہے....

"میں نے تو سنا تھا کہ بیسٹ کو عورتوں کی چاہ نہی لیکن اب سمجھ آئی بڑے چھپے رستم نکلے کہ اتنی خوبصورت لڑکی چھپا رکھی ہے...."

اس سے پہلے زمان اور کچھ بولتا شاہ اسکو گریبان سے پکڑتا ہے اور غراتا ہے....

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اپنی زبان کو لگام دے زمان..... میری بیوی ہے یہ, عزت ہے میری خبردار اگر میری عزت پر اپنی گندی نگاہ بھی ڈالی تو چیر کر رکھ دوں گا....."

شاہ ایک جھٹکے سے زمان کو چھوڑتا ہے اور حیا کا ہاتھ پکڑ کے باہر نکل جاتا ہے.

اور پیچھے زمان بڑبڑاتا ہے....

"ہر چیز کی قیمت تو تجھے چکانی پڑے گی بیسٹ اتنی آسانی سے نہی بخشوں گا تجھے اب تو تیری کمزوری بھی میرے ہاتھ لگ گئی ہے اب مزہ آئے گا...."

زمان ہنستا ہوا اندر کی طرف چلا جاتا ہے.....

شاہ ڈرائیونگ کر رہا ہوتا ہے اسکے ہاتھ سختی سے سٹیرنگ پر جمے ہوتے ہیں. حیا اسکی طرف دیکھتی ہے شاہ اپنے دونوں ہونٹ سختی سے بھینچے ہوئے ہوتا ہے.....

حیا ہمّت کر کے شاہ کو مخاطب کرتی ہے....

"شاہ وہ شخص کون تھا اور یہ سب کیسی باتیں کر رہا تھا اور آپکو, آپکو بیسٹ.... کیوں کہہ رہا تھا؟۔۔۔۔"

شاہ حیا کی طرف نظر اٹھا کر دیکھتا ہے اسکی آنکھیں حد درجہ سرخ ہوتی ہیں... آنکھوں میں صاف خاموش رہنے کی وارننگ ہوتی ہے.... حیا بس آہستہ آواز میں اتنا کہتی ہے ....

"مجھے گھر ڈراپ کر دیں.."

شاہ بھی گاڑی گھر کی طرف ہی لے جا رہا ہوتا ہے... کیوں کہ اب وہ حیا کے لئے کسی بھی طرح کا رسک نہی لے سکتا تھا.....

شاہ گھر کے سامنے گاڑی روکتا ہے اور حیا کے ساتھ ہی خود بھی گاڑی سے نیچے اترتا ہے گارڈز دروازہ کھول دیتے ہیں تو حیا اندر چلی جاتی ہے.... اور شاہ گارڈز کو کچھ ہدایتیں دے کر واپس گاڑی میں بیٹھ کر چلا جاتا ہے... شاہ راستے میں ضمیر کو فون کرتا ہے...

"ضمیر فوری طور پر سیل میں آؤ"

یہ کہتے ساتھ ہی شاہ فون کاٹ دیتا ہے.....

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شاہ جب تک سیل میں پوھنچتا ہے تب تک ضمیر بھی پوھنچ چکا ہوتا ہے... وہ دونوں اندر کی طرف بڑھ جاتے ہیں....

یہ وہی جگہ ہوتی ہے جہاں شاہ نے زمان کے آدمی کو مارا ہوتا ہے...

یہ جگہ ایک طرح کا torture cell ہوتی ہے شاہ اور ضمیر دونوں ایک کمرے میں داخل ہوتے ہیں جو ایک میٹنگ روم کی طرح کا ہوتا ہے شاہ چیئر پر جا کر بیٹھ جاتا ہے اور ضمیر اسکے پاس ہی کھڑا ہوتا ہے.... ضمیر شاہ سے پوچھتا ہے..

"?everyrhing is alright sir"

شاہ ضمیر کی بات پر اسے سب کچھ بتا دیتا ہے جس پر ضمیر بھی پریشان ہو جاتا ہے...

"یہ تو بہت بڑا مسئلہ ہو گیا سر زمان کی نظروں میں بھابھی کا آجانا کسی بھی خطرے سے خالی نہی ہے..."

"یہ اتنا مسئلہ نہی ہے ضمیر میں اسکی حفاظت کر لوں گا مگر مجھے ڈر ہے اتنی مشکل سے سب کچھ ٹھیک ہوا ہے اور اب یہ سب..... کہیں وہ مجھسے پھر سے بد گمان نہ ہو جائے آج بھی مجھسے پوچھ رہی تھی کہ زمان کون ہے اور اسنے مجھے بیسٹ کیوں بلایا...."

"یہ تو ایک دن ہونا تھا نہ سر آپکو بھابھی کو سب سچ بتا دینا چاہیے وہ آپکو سمجھیں گی.."

"نہی ضمیر یہ ناممکن ہے وہ مجھسے اور بد گمان ہو جائے گی اسنے مجھ پر یقین نہ کیا تو پھر سے مجھے چھوڑ کر جانے کی بات کی تو... نہی میں ایسا ہر گز نہی ہونے دوں گا....."

ضمیر کو زندگی میں پہلی بار شاہ پر ترس آتا ہے.....

"سر آپکو جو بہتر لگے وہ کریں مگر میں ایک مشورہ ہی دوں گا....اس سے پہلے کسی اور سے بھابھی کو پتا لگے آپ سچ بتا دیں...اس سے پہلے وقت آپکے ہاتھ سے نکلے اسے قید

کرلیں سر..."

شاہ اسکو نظر اٹھا کر دیکھتا ہے.....تو ضمیر کو اسکی آنکھوں میں صرف بے بسی اور خوف نظر آتا ہے کسی اپنے کو کھو دینے کا خوف.....

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حیا کمرے میں بیڈ کے ساتھ ٹیک لگا کر نیچے زمین پر بیٹھی ہوتی ہے..... کمرے میں اندھیرا ہوتا ہے صرف ایک لیمپ کی تھوڑی سی روشنی آ رہی ہوتی ہے..... حیا کا چہرہ آنسوؤں سے تر ہوتا ہے....

"کیا ایک بار پھر قسمت میرے ساتھ کھیل کھیلے گی..... کیا پھر سے مجھسے میرا سب کچھ چھن جائے گا....

اب ہمّت نہی ہے کچھ بھی کھونے کی پلز اللہّ تعالیٰ اس بار اس طرح لے کر آزمائش مت لیں پلز میں تھک گئی ہوں پلز میں بہت کمزور ہوں, اکیلی ہوں, بے بس ہوں, کوئی نہی ہے میرا آپکے سوا, اللہّ تعالیٰ آپ دے دیں تو کوئی چھین نہی سکتا, آپ چھین لیں تو کوئی دے نہی سکتا یا اللہّ میری مدد کر....."

"کیا ایک بار پھر مجھسے انتخاب کرنے میں غلطی ہو گئی....؟"

حیا سرگوشی کرتی ہے....

قَالَ الَّتِي كَانَتْ سَمَائِي فِي الْهَوَى

صَارَتْ لِنَفْسِي فِي الغَرَامِ جَهَنَّمَا

"وہ جو میرا آسمانِ محبّت تھی، عشق کا دوزخ بن چکی ہے."

وہ منہ میں بڑبڑاتی ہے.

"محبّت... عشق"

یہ کہہ کر وہ تلخی سے مسکرا دیتی ہے.....

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Poetry|Interviews

شاہ گھر دیر سے

آتا ہے وہ کافی دیر سے خود کو حیا کے سوالات کے لئے تیار کر رہا ہوتا ہے اس لئے بے مقصد ہی سڑک پر گاڑی دوڑ آتا رہتا ہے گھر پہنچ کر وہ

سکینہ سے حیا کے بارے میں پوچھتا ہے تو سکینہ اسے بتاتی ہے...

"صاحب جی بیبی جی تو اس وقت سے کمرے سے باہر نہی نکلی جب سے گھر آئی ہیں بس سیدھا کمرے میں چلی گئی تھی...

"کیا اس وقت سے وہ کمرے سے باہر ہی نہی نکلی..."

سکینہ شاہ کی غصّے سے بھری آواز سن کر صرف نفی میں سر ہلا پاتی ہے...

شاہ تیز قدموں سے روم کی طرف جاتا ہے... روم کا دروازہ کھول کر اندر آتا ہے تو سکون کا سانس لیتا ہے..

حیا جائے نماز بچھا کر دعا مانگ رہی ہوتی ہے اسکا چہرہ آنسوؤں سے تر ہوتا ہے...

شاہ اسکے پاس گھٹنوں کے بل بیٹھتا ہے... حیا کسی کی موجودگی محسوس کر کے سر اٹھاتی ہے تو شاہ اسکے قریب ہی گھٹنوں کے بل بیٹھا ہوتا ہے.. حیا اسے زخمی نظروں سے دیکھتی ہے...

"کیوں رو رو کر خود کو ہلکان کیا ہوا ہے پرنسیس؟"

"تھک گئی ہوں میں شاہ! ہر آزمائش سے.... ہر تکلیف سے.... قسمت کے اس عجیب کھیل سے.... اپنے رشتوں کو کھوتے ہوئے بے انتہا تھک گئی ہوں... اب کچھ بھی

سہنے کی ہمّت باقی نہی.... میں ہر چیز برداشت کر سکتی ہوں لیکن قتل برداشت نہی کر سکتی شاہ پلیز مجھے صرف سچ جاننا ہے.... صرف سچ...."

حیا اس وقت ضبط کی انتہا پر ہوتی ہے....

"یہ قتل کہاں سے بیچ میں آ گیا؟"
شاہ حیرانی سے پوچھتا ہے..

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اس دن وہ خون آپکی شرٹ پر کیسے آیا تھا آپ بار بار اتنی آسانی سے قتل کی بات کیسے کر دیتے تھے اور وہ شخص آپکو بیسٹ کیوں کہہ رہا تھا.... ہر ہر چیز میری سمجھ سے بلکل باہر ہے...."

حیا یہ کہتے ہوئے کھڑی ہو جاتی ہے لیکن شاہ ابھی تک ویسے سر جھکائے ہی بیٹھا ہوتا ہے

...وہ سمجھ رہا تھا کہ اب تک حیا خون والی بات کو بھول چکی ہو گی لیکن وہ نہی جانتا تھا کہ حیا سب بھول سکتی ہے مگر یہ نہی بھول سکتی.....

"حیا کیا تمھیں مجھ پر تھوڑا سا بھی اعتبار نہی...." شاہ سر اٹھا کر اسے دیکھتا ہے.....

شاہ بھی اس وقت ضبط اور بے بسی کی انتہا کو تھا....

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اعتبار ہے شاہ.....(اسکی آواز بلند ہوتی جاتی ہے) لیکن میرا دل میرے دماغ کا ساتھ نہی دیتا دونوں ایک عجیب سی جنگ میں ہیں, میرے اندر ایک آگ جل رہی ہے اور مجھے لگ رہا ہے جیسے میں جھلس جاؤں گی اس آگ میں.."

"یہی حال میرا ہے حیا تم کیوں یقین نہی کرتی مجھ پر جب تم اس طرح مجھسے کچھ پوچھتی ہو جیسے میں کوئی بہت بڑا مجرم ہوں....."

شاہ بھی حیا کے سامنے کھڑا ہو جاتا ہے...

"کرنا چاہتی ہوں بھروسہ...ہر بار جب جب اس یقین کی ڈور کو باندھتی ہوں تب تب کوئی اسے بہت بے رحمی سے توڑ دیتا ہے..."

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حیا روتے ہوئے نیچے زمین پر بیٹھ جاتی ہے....

شاہ بھی اسکے پاس آ کر بیٹھ جاتا ہے....

"ششش پرنسیس ادھر دیکھو میری طرف.."

شاہ حیا کا چہرہ ہاتھوں میں تھام کر کہتا ہے...حیا اپنی سرخ آنکھوں سے اسکی طرف

دیکھتی ہے...

"میری بات سنو حیا یہ دنیا ہمیں الگ کرنا چاہتی ہے کوئی نہی چاہتا کہ ہم ایک ہوں یہ لوگ تمھیں مجھسے بدگمان کرنا چاہتے ہیں حیا مجھ سے وعدہ کرو کہ تم میرے سوا کسی پر یقین نہی کرو گی.... مجھ پر یقین کرو میں کچھ غلط نہی کر رہا..ہاں؟؟"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حیا بس اسے نم آنکھوں سے دیکھتی رہتی ہے...

کون چاہتا ہے یہ سب کچھ اور کیوں چاہتا ہے؟"

"میرے بہت سے دشمن ہیں حیا جب مجھے بزنس میں نہی ہرا سکتے تو اب میرے اپنوں کو مجھسے بدگمان کرنا چاہتے ہیں.."

حیا بس اسے دیکھتی رہتی ہے....

"بولو حیا یقین کرو گی نہ مجھ پر..."

حیا اثبات میں سر ہلا دیتی ہے....اور شاہ مسکرا دیتا ہے....

اور شاہ حیا کو اپنے ساتھ لگا کر بیڈ تک لاتا ہے تو حیا بیڈ پر بیٹھ جاتی ہے شاہ بھی اس کے ساتھ ہی دوسری طرف بیٹھ جاتا ہے.....

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حیا شاہ کے سینے پر سر رکھ کر لیٹ جاتی ہے...

"شاہ..."

"ہمممم"

"آپ وعدہ کریں کبھی میرا مان نہی توڑیں گے...."

شاہ کچھ دیر اسکے ہاتھ کو دیکھتا ہے اسکے جبڑے سختی سے تنے ہوتے ہیں....

"وعدہ کرتا ہوں کبھی کچھ غلط نہی کروں گا..."اور اسکے ہاتھ پر ہاتھ رکھ دیتا ہے...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حیا مسکرا دیتی ہے....

کچھ دیر میں حیا سو جاتی ہے اور شاہ اسے دیکھتا رہتا ہے..... تھوڑی دیر اسی طرح دیکھتے ہوئے تسلی کرتا ہے کہ وہ سو گئی ہے...جب یقین ہو جاتا ہے تو آہستہ سے اٹھ کر اس پر کمفرٹر درست کرتا ہے اور کمرے سے باہر نکل جاتا ہے....نیچے آ کے لاؤنج سے گزرتے ہوئے سامنے سے دوسرے کمرے کا لاک کھول کر اندر چلا جاتا ہے...اندر

داخل ہوتے ہی اندھیرا اسکا استقبال کرتا ہے وہ ہاتھ بڑھا کر کمرے میں مدھم سی لائٹ جلاتا ہے.....

پورے کمرے میں جگہ جگہ موم بتیاں رکھی ہوتی ہیں وہ کسی دراز سے ایک ماچس نکالتا ہے اور ایک ایک کر کے تمام موم بتیاں جلاتا ہے.....

آخر میں جو موم بتی جلاتا ہے اس سے ایک تصویر روشن ہوتی ہے...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جس میں ایک خوبرو مرد ہوتا ہے جس کی عمر لگ بھگ 35,30 سال کے قریب ہوتی ہے....

شاہ نم آنکھوں سے اس تصویر کو دیکھ رہا ہوتا ہے اور اچانک گھٹنوں کے بل بیٹھ جاتا ہے ...

بلکل ایک ہارے ہوئے جواری کی طرح.

"بابا"

وہ سرگوشی میں کہتا ہے.....

اسکی آنکھیں حد درجہ سرخ ہو جاتی ہیں اور جبڑے سختی سے تنے ہوتے ہیں....

"بابا کتنے سال ہو گئے ہیں آپکو اور امی
کو گئے ہوئے لیکن میرا درد, میرا غم وہ آج بھی ویسا ہی ہے جیسا پہلے دن تھا....."

وہ اپنے آنسو بمشکل کنٹرول کیے ہوتا ہے....

"میں روز ٹوٹتا ہوں اس کمرے میں آکر, اور ان کرچیوں کو خود ہی جوڑ کر اس کمرے
سے جاتا ہوں..."

"بابا آپ مجھسے بہت ناراض ہوں گے نہ آپکا پڑھایا گیا ہر سبق, ہر نصیحت بھول جو گیا تھا

....مجھے معاف کر دیں بابا میں نے آپکے خواب توڑ دیے..آپ چاہتے تھے نہ کہ میں ایک اچھا مسلمان بنوں لیکن میں اچھا مسلمان تو کیا بابا میں تو اللہ کے سامنے کھڑے ہونے کے لائک بھی نہی رہا....روز کوشش کرتا ہوں مگر نہی ہو پاتا...."

ایک آنسو اس کے گالوں پر لڑھک جاتا ہے....

"بابا میں کیا کروں کوئی سیدھا راستہ دکھانے والا نہی تھا, کوئی نصیحت کرنے والا نہی تھا بابا میں نے بہت سے گناہ کیے ہیں, اور شاید ساری زندگی بھی انکا کفارہ ادا کرتا رہوں تو نہی کر پاؤں گا, لیکن میں آج بھی اس پر پچھتا نہی رہا جو میں نے وہ سہی تھا....., مگر بابا اب آپ کے سکھائے ہوئے راستے پر چل رہا ہوں آپکی دی گئی ہر نصیحت پر عمل کرتا ہوں,

بے شک میں اچھا مسلمان نہ بن پاؤں مگر میرا وعدہ ہے آپسے, کسی کافر کی آنکھ نہی پڑھنے دوں گا اپنے مسلمانوں پر, اپنے اس ملک پر چاہے اس کے لئے جان ہی کیوں نہ دینی پڑھے مجھے.....

یہ وعدہ آپکے بیٹے شاہمیر شاہ کا آپسے..."

وہ یہ کہتا ہے اور اٹھ کر لائٹ اوف کر کے کمرے سے باہر نکل آتا ہے....

وہ جب بھی اپنے آپکو کمزور محسوس کرنے لگتا تھا یونہی اپنے باپ سے عہد کر کے اپنے آپ کو مضبوط کرتا تھا وہ ہمیشہ اس کمرے میں آکر ٹوٹتا تھا اور ہمیشہ خود کو جوڑ کر اس کمرے سے باہر نکلتا تھا... وہ جب اس کمرے میں آتا تھا تو صرف ایک بے بس بیٹا بن جاتا تھا اور جب بھی اس کمرے سے نکلتا تھا تو ایک چٹان بن کر نکلتا تھا ایسی چٹان جس سے ٹکرا ٹکرا کر خود تو ٹوٹا جا سکتا تھا مگر کوئی اسے توڑ نہی سکتا تھا اسکے سینے میں دل صرف ایک لڑکی کے لئے دھڑکتا تھا باقی سب کے لئے اسکے سینے میں صرف ایک پتھر تھا.....

شاہ جب کمرے میں آتا ہے تو 3 بج رہے ہوتے ہیں حیا کمبل میں دبکی سو رہی ہوتی ہے ..... شاہ بھی اسکے پاس ہی آ کر بیٹھ جاتا ہے اور اسکے ایک ایک نقش کو غور سے دیکھ رہا ہوتا ہے...

یہ معصوم اور حساس دل کی لڑکی اسکے دل میں دھڑکن بن کر دھڑکتی تھی اور اگر کوئی بھی اسے اس سے دور کرنے کی کوشش کرے گا تو وہ اسے چیر کر رکھ دے گا.

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

فجر تک وہ اسے یونہی دیکھتا رہتا ہے کہ ایک دم الارم کی آواز سے چونکتا ہے.

وہ حیا کی نیند خراب نہ کرنے کے ڈر سے الارم بند کرنے لگتا ہے لیکن اتنے میں حیا کی آنکھ کھل جاتی ہے.... شاہ الارم بند کر دیتا ہے تو حیا اس سے ٹائم کا پوچھتی ہے....

"ابھی 4:15 ہوئے ہیں پرنسیس.... سو جاؤ صبح ہونا ابھی باقی ہے...."

"نہی فجر کی نماز پڑھنی ہے پھر سوؤں گی.."

شاہ محض اثبات میں سر ہلاتا ہے....

اور حیا اٹھ کر وضو کرنے چلی جاتی ہے اور شاہ بیڈ کے ساتھ ٹیک لگا کر آنکھیں موند لیتا ہے....

حیا جب وضو کر کے باہر آتی ہے تو بیڈ سے دوپٹہ اٹھا کر نماز کے سٹائل میں لپیٹ لیتی ہے ...

اور شاہ کی طرف دیکھتی ہے جو اپنا بازو آنکھوں پر رکھ کر لیٹا ہوتا ہے.....

"شاہ!"

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حیا اسکو آواز دیتی ہے تو شاہ فوراً آنکھوں پر سے ہاتھ ہٹاتا ہے....

"ہمم."

"آپنے نماز نہی پڑھنی؟"

شاہ اس سوال پر حیرانی سے حیا کی طرف دیکھتا ہے جس چیز کا اسے ڈر تھا وہی ہو گیا تھا وہ اسی بات سے بھاگ رہا تھا کہ آج حیا نے یہ بات پوچھ ہی لی....

"نہی"

وہ سپاٹ چہرے کے ساتھ بولتا ہے...

"کیوں؟"

"میں نہی پڑھ سکتا.."

وہ بے بسی سے کہتا ہے...

"کیوں نہی پڑھ سکتے؟"

جواب ترکی بہ ترکی آتا ہے.....

شاہ حیا کی طرف دیکھتا ہے اور پھر کہتا ہے....

"کیوں کہ میرا دل تمہاری طرح اتنا بڑا نہی ہے.....کیوں کہ میں تمہاری طرح پاکیزہ نہی ہوں, بہت گناہگار ہوں اور میرے گناہ مجھے اس کے سامنے کھڑے نہی ہونے دیتے"

حیا اس کے پاس آتی ہے...اور اسکا ہاتھ مضبوطی سے تھامتی ہے اور کہتی ہے.....

"ہم سب انسان ہیں اور انسان تو ہے ہی خطا کا پتلا....بس ہم میں سے بہترین انسان وہ ہے جو اللہّ سے توبہ کرلے اس سے اپنے ہر گناہ کی معافی مانگ لے اور اللہ تو اسی بات کا

انتظار کر رہا ہوتا ہے کہ کب ہم ٹوٹ کر اسکی طرف لوٹ جائیں اور وہ ہمیں سمیٹ لے

"..

شاہ اسے دیکھتا جاتا ہے یہ لڑکی ہمیشہ اسکو اپنے لفظوں سے تسخیر کر لیتی تھی.....

وہ آہستہ سے حیا کے ساتھ اٹھتا ہے....

اور واشروم تک جاتا ہے حیا اسکو اندر جا کر وضو کرنے کا اشارہ کرتی ہے تو وہ اندر جاتا ہے اور حیا اسکو وہیں سے مسکراتے ہوئے دیکھتی ہے...

شاہ بیسن پر کھڑا کچھ دیر پانی کو دیکھتا رہتا ہے لیکن شاید اب وہ وضو کرنا بھی بھول چکا ہوتا ہے... وہ بے بسی سے حیا کی طرف دیکھتا ہے تو حیا کو اسکی آنکھوں بے بسی بلکل اچھی نہی لگتی وہ جلدی سے شاہ کی طرف بڑھتی ہے... اور اسے وضو کرنے کا اشارہ کرتی ہے اور آہستہ آہستہ اسے

وضو کا طریقہ بتاتی رہتی ہے...

شاہ وضو کر کے حیا کے ساتھ باہر آتا ہے....

حیا2 جائے نمازے بچھا کر شاہ کے ساتھ کھڑی ہوتی ہے شاہ کو نماز یاد ہوتی ہے وہ اللہ

اکبر کہ کر نماز شروع کرتا ہے.... شاہ کے آنسو تھمنے کا نام نہی لیتے... وہ بہت مشکل سے خود پر ضبط کے پہرے بیٹھائے ہوتا ہے وہ سجدہ میں جاتا ہے تو اسے اپنا کیا گیا ہر گناہ یاد آتا ہے.... وہ نماز پڑھ کے سلام پھیرتا ہے اور حیا کی طرف دیکھتا ہے جو دعا مانگ رہی ہوتی ہے شاہ ہاتھ اٹھاتا ہے تو اسے سمجھ نہی آتی وہ کیا مانگے کیوں کہ اسکے پاس ہر چیز تھی.... سوائے معافی کے.... وہ اچانک سجدے میں گر جاتا ہے اور بے تہا شا روتا ہے وہ شخص جو شاید آخری بار اپنے باپ کی موت پر رویا ہو گا.... آج ایک بار پھر اپنے خدا کے سامنے رو پڑا تھا وہ ٹوٹ کر بکھر گیا تھا اپنے رب کے سامنے تا کہ وہ اسے سمیٹ لے اور اللہ کو تو بس اپنے بندے کی معافی, اسکی سچے دل سے کی گئی توبہ کا ہی انتظار ہوتا ہے اور یہ تو رب ہی بہتر جانتا ہے کہ کسکے دل کی توبہ سچی ہے....

حیا اسے ہی دیکھ رہی ہوتی ہے وہ اسے روکتی نہی ہے کیوں کہ یہ شاہ اور خدا کا معاملہ تھا ... جس میں حیا نہی بول سکتی تھی کچھ دیر بعد شاہ سجدے سے اٹھتا ہے تو اسے لگتا ہے جس سکون کی تلاش اسے برسوں سے تھی وہ اسے آج نصیب ہوا تھا....

"اور بے شک دلوں کا سکون تو اللہ ّ کے ذکر میں ہے"

شاہ حیا کی طرف دیکھتا ہے جو اسے نرم مسکراہٹ کے ساتھ دیکھ رہی ہوتی ہے وہ بھی مسکرا کے اسکا ہاتھ تھامتا ہے...

"تم میری زندگی کا انمول تحفہ ہو پرنسیس.... میرا سب کچھ ہو تم,

تمھیں نہی پتا مجھے کتنے برسوں بعد یہ سکون نصیب ہوا ہے اگر تم نہ ہوتی تو میں ہمیشہ ایسے ہی رہتا.... تھنکس!"

"جب وہ پاک ذات کسی کو اپنی طرف بلانا چاہتی ہوتی ہے نہ وہ بس کسی کو وسیلہ بنا کر بھیج دیتا ہے...اور میں بس ایک وسیلہ ہوں...."

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شاہ مسکراتے ہوئے سر ہلا دیتا ہے....

حیا ایک دم سنجیدگی سے اسے دیکھتی ہے....

"ایک بات پوچھوں؟"

شاہ اسکی سنجیدگی کو نوٹ نہی کرتا...اور مسکراتے ہوئے کہتا ہے...

"پوچھو"

حیا شاہ کا ہاتھ پکڑ کے نرمی سے کہتی ہے...

"ایسا کونسا گناہ ہے شاہ جو آپکو ہمیشہ اللہ کے سامنے کھڑا نہی ہونے دیتا تھا....ایسا کونسا گناہ ہے جس کے لئے آپ اس قدر رو رو کر خدا سے معافی مانگ رہی تھے...."

شاہ کی مسکراہٹ وہی تھم جاتی ہے.....

شاہ حیا کی طرف دیکھتا ہے اور اٹھ کر جائے نماز تہ کر کے اسکی جگہ پر رکھ کے بیڈ پر آ کر بیٹھ جاتا ہے اور حیا کو اپنے پاس آنے کا اشارہ کرتا ہے....حیا بھی جائے نماز رکھ کر اسکے ساتھ آ کر بیٹھ جاتی ہے اور شاہ کا چہرہ دیکھنے لگتی ہے جس پر اذیت رقم ہوتی ہے اور شاہ اچانک حیا کی گود میں سر رکھ لیتا ہے حیا اچانک گھبرا جاتی ہے لیکن شاہ کو اٹھاتی نہی ہے

.....

"میں 14 سال کا تھا جب امی بابا کی ڈیتھ ہو گئی اس وقت جب بچوں کو اپنے ماں باپ کی سب سے زیادہ ضرورت ہوتی ہے مجھسے انہیں چھین لیا گیا....ہم بہت خوش رہتے تھے حیا ہماری چھوٹی سی فیملی میں ہم تینوں بہت خوش تھے میں اپنے بابا سے بہت زیادہ اٹیچ تھا وہ

چاہتے تھے میں ایک اچھا انسان بنوں, ایک اچھا مسلمان بنوں... لیکن میں اللہ سے ناراض ہو گیا اس لئے کیوں کہ انہوں نے مجھسے میرا سب کچھ چھین لیا میری فیملی میرے اپنے مجھے لگتا تھا جیسے اب میرا کوئی نہی ہر چیز مجھسے چھین لی گئی اللہ سے دور ہو گیا, اس سے ناراض ہو گیا, اسکے آگے جھکنا چھوڑ دیا بھٹک گیا, بابا کی نصیحتوں کو بھی بھول گیا... میں یہ تک بھول گیا ہم اللہ کی امانت اور وہ انہیں جب چاہے لے سکتا ہے ".....

حیا خاموش نم آنکھوں سے سب سن رہی تھی جب وہ خاموش ہوا تو بہت آھستہ آواز میں بولی...

"انکی ڈیتھ کیسے ہوئی تھی؟"

اس سوال پر شاہ کی آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں اور جبڑے سختی سے تن جاتے ہیں....

"انکا قتل ہوا تھا"

شاہ بھاری آواز میں کہتا ہے....

حیا کے آنکھ سے آنسو گرتا ہے....

"پھر انکے قاتل پکڑے گئے؟" حیا کی آواز میں لرزش ہوتی ہے....

شاہ اس بات پر تلخی سے مسکراتا ہے...

"یہاں قاتل پکڑے نہی جاتے حیا یہاں قتل کرنے والوں کو کوئی سزا نہی دیتا, وہ لوگ لوگوں کی زندگیاں اجاڑ دیتے ہیں اور پھر بھی کھلے عام دندناتے ہوئے پھرتے ہیں وہ ہم سے ہمارے اپنے چھین لیتے ہیں اور خود اپنے اپنوں کے ساتھ چین کی نیند سو رہے ہوتے ہیں....."

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"یعنی قاتل نہی پکڑے گئے.."

اس پر شاہ کی مسکراہٹ گہری ہوتی ہے...

"کیوں نہی.....

پکڑے گئے تھے نہ..."

حیا نہ سمجھی سے اسکی طرف دیکھتی ہے...

"جن لوگوں کو قانون یا عدالت سزا نہی دیتی انکو اللہ اور اسکی عدالت سزا دیتی ہے اور تمھیں تو پتا ہے اللہ کا عذاب کتنا سخت ہے... وہ بہتر انصاف کرنے والا ہے..."

"بیشک! لیکن میں سمجھی نہی کیا ہوا تھا انکے ساتھ..."

"انکو کسی نے بہت بے رحمی سے جان سے مار دیا تھا پہلے ان پر بہت تشدد کیا تھا اور پھر انکا سر دھڑ سے الگ کر دیا تھا....."

حیا کہ چہرے پر ڈر کے اثرات صاف دکھائی دیتے ہیں. شاہ اٹھ کر بیٹھتا ہے اور اسکے چہرے پر ڈر دیکھ کر محظوظ ہوتا ہے وہ حیا کا ہاتھ تھامتا ہے... جو بہت ٹھنڈا ہو رہا ہوتا ہے.....

"تم کیوں ڈر رہی ہو پرنسیس وہ وہ شخص کونسا تمہارے پاس ہے جس نے اتنی بے دردی سے قتل کیا...."

حیا اسکی طرف دیکھتی ہے اور اسکے سینے پر سر رکھ لیتی ہے....

"اللہ نہ کرے وہ شخص میرے پاس ہو مجھے تو اسکے بارے میں سن کر ہی ڈر لگ رہا ہے

"...

شاہ اسکی اس بات پر بہت مشکل سے اپنے قہقے کا گلہ گھونٹتا ہے....

"ہاں سہی کہا تمنے لیکن فرض کرو اگر وہ تمہارے پاس آ جائے تو..."

"اللہّ نہ کرے شاہ کیسی باتیں کر رہے ہیں..."

شاہ کا قہقہ بے ساختہ ہوتا ہے...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles

"زیادہ ہنسے ناں اور مجھے سونے دیں..."

"اوکے پر نسیس سو جاؤ اب نہی ہنستا..."

شاہ یہ کہتے ہی سائیڈ لیمپ اوف

کر دیتا ہے...اور دونوں اپنی آنکھیں بند کر لیتے ہیں....

حیا کی صبح آنکھ کھلتی ہے تو اس وقت 9:00 بج رہے ہوتے ہیں, اور شاہ اسکے پاس نہی ہوتا

وہ اٹھ کر کھڑکی کی طرف جاتی ہے جہاں سے سارا لون نظر آرہا ہوتا ہے... وہ نیچے جھانک کر دیکھتی ہے تو شاہ کسی سے فون پر بات کر رہا ہوتا ہے, وہ رات والے کپڑوں میں ہی ہوتا ہے... وہ وہاں سے ہٹ کر ڈریسنگ روم میں آتی ہے اور شاہ اور اپنا ڈریس نکالتی ہے... اپنا ڈریس لے کر واشروم میں چلی جاتی ہے....

شاہ فون پر ضمیر سے بات کر رہا ہوتا ہے....

"ضمیر اس بار میں زمان کو ایک ایسا دھچکا دینا چاہتا ہوں کہ وہ کانپ اٹھے اور اسے پتا چلے کہ اسنے کہاں نظر ڈالی ہے..."

"جی سر آپ فکر مت کریں اس بار جو زمان کے ساتھ ہو گا وہ زندگی بھر نہی بھلا پائے گا ...."

"ہمم جلد از جلد اس کام کو نبٹانا پڑے گا کیپٹن سے کہنا تیاری رکھے, اور ہاں یاد رکھنا ہمیں کسی کی بھی نظروں میں نہی آنا...اس لئے آرمی والوں کو اندر پوھنچا کر جلد از جلد وہاں سے باہر نکلنا ہو گا..."

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"جی سر شاہد گاڑی ریڈی رکھے گا ہم فوری باہر آجائیں گی..."

"ہمم ٹھیک ہے.."

شاہ یہ کہ کر فون کاٹ دیتا ہے...

"اب تم دیکھنا زمان میں کیسے تم پر قہر بن کر ٹوٹتا ہوں...."

شاہ آنکھوں میں شعلے لے کر کہتا ہے....

حیا روم سے باہر نکلتے ہوئے کچن کی طرف جاتی ہے جہاں سکینہ اور اسما کام کر رہی ہوتی ہیں.

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"بیبی جی آپکو کچھ چاہیے؟"

سوال کرنے والی سکینہ ہوتی ہے....

"نہی میں بس دیکھنے آئی تھی ناشتہ تیار ہو گیا..."

"جی بیبی جی ناشتہ تیار کر لیا ہے آپ جا کر بیٹھیں ہم ناشتہ لگاتے ہیں"

حیا سر ہلا کر چلی جاتی ہے...

وہ باہر لون سے شاہ کو بلانے جانے لگتی ہے تو وہ اسے اندر آتا ہوا دکھائی دیتا ہے تو وہ اسکی طرف بڑھ جاتی ہے....

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اتنی صبح کہاں گئے تھے آپ شاہ؟"

شاہ اسکو مسکراتے ہوئے دیکھتا ہے...

"کہیں نہی بسس یہی تھا پر نسیس !ایک امپورٹنٹ فون کال آگئی تھی میں نے سوچا تم

ڈسٹرب ہو گی اسی لئے باہر لون میں چلا گیا بات کرنے..."

"اچھا سہی چلیں آ جائیں ناشتہ لگ گیا ہے...."

شاہ حیا کے ساتھ ٹیبل کی طرف چل پڑتا ہے...

NEW ERA MAGAZINE .com

وہ دونوں ناشتہ کر رہے ہوتے ہیں جب حیا بولتی ہے..

"میں آج ہوسپٹل نہی جاؤں گی"

حیا ناشتہ کرتے ہوئے کہتی ہے...

شاہ اسکی بات سن کر خوش ہوتا ہے کیوں کہ وہ خود بھی یہی چاہتا ہوتا ہے کہ حیا ہو سپٹل نہ جائے زمان کی وجہ سے کیوں کہ وہ ابھی بھی کچھ بھی کر سکتا ہے.....

"ٹھیک ہے جیسے تمہاری مرضی"

کچھ وقفے کے بعد شاہ بولتا ہے....

"پرنسیس"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شاہ نرم آواز میں حیا کو بلاتا ہے.... حیا اسے سوالیہ نظروں سے دیکھتی ہے....

"تم اپنے گھر والوں سے ملنا چاہتی ہو؟؟"

حیا کے چہرے پر ایک سایہ لہراتا ہے...اسکی کی آنکھوں میں نمی آجاتی ہے جسے شاہ بھی

فوری دیکھ لیتا ہے....

"نہی مجھے کسی سے نہی ملنا.."

حیا اپنے آنسوں ضبط کرتے ہوئے کہتی ہے...

"لیکن پر نسیس!"

NEW ERA MAGAZINE .com

"بسس شاہ میں اس بارے میں کوئی بات نہی کرنا چاہتی پلزز جب انہیں میری کوئی فکر نہی تو میں کیوں کروں.....وہ بھی تو سب بھلا کر مجھ سے ملنے آ سکتے تھے نہ لیکن نہی وہ نہی آئے تو میں کیوں جاؤں..."

"حیا تم اسے انا کا مسئلہ بنا رہی ہو..."

"پلزز شاہ ورنہ میں یہاں سے اٹھ کر چلی جاؤں گی"

"اوکے, سوری میں نے تمھیں پریشان کر دیا"

حیا کی بھوک ہی مر جاتی ہے...

شاہ کی اچانک کوئی فون آتا ہے تو وہ کھڑا ہو جاتا ہے.

NEW ERA MAGAZINE .com

"اوکے پر نسیس میں چلتا ہوں ٹھیک سے ناشتہ کر لینا دوپہر میں, میں گھر آؤں گا."

یہ کہ کر شاہ چلا جاتا ہے..

اور حیا اٹھ کر کچن میں چلی جاتی ہے..

سکینہ اسے دیکھ کر پوچھتی ہے...

"بیبی جی آپکو کچھ چاہیئے"

"جی مجھے آپکو بتانا تھا کہ آج کھانا آپ مت بنایے گا دوپہر کا کھانا میں خود بناوں گی.."

"لیکن بیبی جی صاحب نے سختی سے منا کیا ہے کہ آپ کو کوئی کام نہ کرنے دیں.."

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"آپ فکر مت کریں انہیں میں سنبھال لوں گی"

یہ کہ کر حیا کچھ بھی سنے بغیر اپنے روم میں آجاتی ہے...

ضمیر اور شاہ اور انکے کافی سارے گارڈز ایک محل نما گھر کے سامنے کھڑے ہوتے ہیں ... جس کا پتا کسی کو نہی ہوتا یہاں تمام غیر قانونی کام سر انجام ہوتے ہیں اور اندر کافی اسلحہ وغیرہ پڑا ہوتا ہے جسے کسی کے بھی آنے پر فوری چھپایا جا سکتا ہے... اسی لئے پاک آرمی کا اندر گھسنہ آسان نہ ہوتا اور اگر وہ اندر گھس بھی جاتے تو یا تو زمان سارا اسلحہ چھپا دیتا یا خود کہیں بھاگ جاتا... اسی لئے یہ کام صرف شاہ ہی سر انجام دے سکتا تھا.....

گھر کافی بڑا اور شاندار ہوتا ہے...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ضمیر کیا صورتِ حال ہے؟"

"سر باہر کی طرف 4 گارڈز ہیں اور اندر جاتے ہوئے 2 گارڈز انٹرنس پے کھڑے ہیں اور 2 ہی زمان کے روم کے باہر کھڑے ہیں..."

شاہ سمجھتے ہوئے سر ہلاتا ہے...

اور گاڑی فرنٹ سیٹ سے ایک بیگ نکالتا ہے جس میں کچھ گنز، بُلٹس

اور چاکو ہوتا ہے...

شاہ گن میں بُلٹس ڈال کر اسے کمر کے پیچھے رکھتا ہے اور چاکو اٹھا کر پیروں میں پتلی سی رسی کے ساتھ باندھ کر چھپا دیتا ہے....

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اب سب کے ہاتھ میں گنز ہوتی ہیں اور سب چُکنا ہو کر اندر کی طرف بڑھتے ہیں ... ضمیر شاہ اور گارڈز کو ملا کر 6 لوگ ہوتے ہیں شاہ کے گارڈز باہر کھڑے ہوئے آدمیوں کو سنبھالتے ہیں.. شاہ اور ضمیر اندر کی طرف بڑھتے ہیں... اندر جاتے ہی انٹرنس پر انہیں 2 گارڈز ملتے ہیں جنہیں شاہ اور ضمیر ایک ایک فائر کر کے نیچے گرا دیتے ہیں شاہ اور ضمیر تیزی سے زمان کے کمرے کی جانب بڑھتے ہیں....

جہاں انہیں پھر سے 2 گارڈز ملتے ہیں وہ دونوں ایک پلر کے پیچھے چپ جاتے ہیں اور

وہیں سے ایک ایک فائر کرتے ہیں شاہ اور ضمیر زمان کے کمرے کی طرف بڑھنے لگتے ہیں کہ پیچھے سے کوئی شاہ پر حملہ کر دیتا ہے لیکن شاہ کافی چوکنا ہوتا ہے وہ ہاتھ سے اسکا بڑھتا ہوا چاکو روک دیتا ہے اور تھوڑا سا جھک کر اپنے پیر سے چاکو نکال کر اس شخص کے ہاتھ پر مارتا ہے جس سے اسکے ہاتھ سے چاکو نیچے گر جاتا ہے... پھر شاہ اس چاکو سے بڑی بے رحمی سے اسکا گلہ کاٹ دیتا ہے.. وہ شخص ایک جھٹکے میں نیچے گر جاتا ہے....

پھر وہ دونوں زمان کے کمرے کی طرف بڑھتے ہیں کمرے کا دروازہ کھول کر اندر آتے ہیں تو زمان کو دیکھتے ہیں جو مزہ سے سو رہا ہوتا ہے...

شاہ اسکی طرف دیکھ کر کہتا ہے..

"ہماری نیندیں حرام کر کے خود چین کی نیند سو رہا ہے...."

یہ کہ کر شاہ پاس پڑا پانی کا جگ اٹھا کر اسکے منہ پر پھینکتا ہے اور زمان ہڑ بڑا کر اٹھتا ہے اور سامنے شاہ کو کھڑا دیکھ کر اسکے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں...

"تم کیسے اندر رآئے گارڈز گارڈز..."

زمان چیختا ہوا گارڈز کو بلاتا ہے

"کوئی فائدہ نہی چیخنے کا کوئی نہی آئے گا تمھیں بچانے کے لئے..."

زمان اسے غصّے سے دیکھتا ہے...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"تیری ہمّت کیسے ہوئی یہاں آنے کی تجھے کیا لگتا ہے تو یہاں سے واپس چلا جائے گا تم لوگ یہاں سے زندہ واپس نہی جا سکو گی..."

"تو ہماری فکر میں مت گھل زمان.....بلکے اپنی فکر کر کیا تو یہاں سے زندہ بچ جائے گا ..."

شاہ پھر سے بولنا شروع کرتا ہے..

"یہ سب تیرے کیے کی سزا ہے جو تو نے ان معصوموں کے ساتھ کیا کتنے لوگوں کی آہیں لی ہیں, انکی سسکیاں تیرے کانوں میں نہی گونجتی زمان..."

آخر میں شاہ چیخ پڑتا ہے...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ضمیر شاہ کی طرف دیکھتا ہے جس کا چہرہ غصّے سے سرخ ہوا ہوتا ہے....

"سر ٹائم بہت کم بچا ہے ہمیں نکلنا ہو گا.."

ضمیر کھڑکی سے باہر دیکھتا ہے تو آرمی والے پہنچ چکے ہوتے ہیں....

شاہ زمان کے قریب جاتا ہے...اور اسکے سامنے تھوڑا جھک کر کہتا ہے...

"تو نے میری عزت پر اپنی گندی نگاہ ڈالی یہ اسکے لئے (یہ کہتے ہی شاہ اسکے منہ پر زور سے مکا مارتا ہے شاہ کا مکا اتنا زور کا ہوتا ہے کہ زمان کے منہ سے خون نکلنے لگ جاتا ہے ..) یہ میری بیوی کو مجھسے بد گمان کرنے کے لئے (شاہ اس بار اسکے پیٹ پر زور سے مکا مارتا ہے مکے کی شدّت اتنی ہوتی ہے کہ زمان کے منہ سے چیخ نکلتی ہے....جسے بر وقت ضمیر منہ میں ہی گھونٹ دیتا ہے....

قدموں کی آواز سن کر شاہ اور ضمیر کھڑکی کی طرف بڑھتے ہیں قدموں کی آواز تیز ہو جاتی ہے پہلے شاہ کھڑکی سے نیچے کودتا ہے اور پھر ضمیر جیسے ہی وہ دونوں کودتے ہیں فوجی اندر کمرے میں داخل ہو جاتے ہیں....

شاہ اور ضمیر پچھلے گیٹ سے باہر نکل جاتے ہیں..

شاہ اپنی گاڑی میں جا کر بیٹھتا ہے جب ضمیر بھی پیچھے پیچھے آتا ہے.

"سر آپ گھر جا رہے ہیں؟"

"نہی ضمیر ایک ضروری کام سے جانا ہے پھر گھر جاؤں گا تم چلے جاؤ گھر اور جا کر ریسٹ کرو بہت محنت کی ہے تم نے...اور ہاں حیا کی برتھڈے کی تیاریاں کہاں تک پوھنچی؟"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"سر ہر چیز کمپلیٹ ہے بس ایک نظر مارنی ہے"

"ہر چیز بہت اچھی ہونی چاہیے ضمیر..."

"سر آپ فکر ہی مت کریں سب کچھ ویسا ہی ہو گا جیسا آپ نے چاہا ہے"

"ٹھیک ہے ضمیر میں چلتا ہوں"

"جی سر"

ضمیر پیچھے ہو جاتا ہے اور شاہ گاڑی دوڑا لیتا ہے...

"اللہ کرے سر آپکے اور بھابھی کی لائف میں کوئی دکھ نہ آئے"

ضمیر سچے دل سے دعا کرتا ہے...

اور اپنی گاڑی میں بیٹھ کر شاپنگ مال کی طرف چل پڑھتا ہے...

مال پہنچ کر وہ گاڑی پارک کرتا ہے اور خود جیولری شاپ کی طرف جاتا ہے...وہاں پہنچ کر وہ ایک بریسلٹ اور ایک رنگ پسند کرتا ہے...

اور وہ لے کر وہاں سے نکل پڑھتا ہے....

شاہ گاڑی چلا رہا ہوتا ہے کہ اسکا فون بجتا ہے وہ چیک کرتا ہے تو پر نسیس کالنگ لکھا آرہا

ہوتا ہے....

وہ مسکراتے ہوئے فون اٹھاتا ہے....

"زہن نصیب! آج ہماری بیوی نے ہمیں فون کیسے کر لیا..."

دوسری جانب حیا کے چہرے پر ایک خوبصورت مسکراہٹ احاطہ کر لیتی ہے....

"بس دیکھ لیجیے آپکی خوش قسمتی بھی جاگ گئی..."

اس بات پر دونوں مسکرا دیتے ہیں..

"میری خوش قسمتی تو تب سے جاگی ہوئی ہے جب تم میری زندگی میں آئی ہو پرنسیس!"

"اچھا یہ بتایئں کب آرہے ہیں.."

"بس ایک کام ہے پھر سیدھا گھر ہی آرہا ہوں تھوڑی دیر لگے گی..."

"اوکے خدا حافظ!"

"خدا حافظ پرنسیس!"

اب شاہ کسی خوبصورت گھر کے سامنے کھڑا ہوتا ہے...

NEW ERA MAGAZINE .com

حیا شاہ کے جانے کے تھوڑی دیر بعد ہی کچن میں چلی جاتی ہے آج وہ اپنے ہاتھوں سے شاہ کو کھانا بنا کر کھلانا چاہتی ہوتی ہے.....

کچن میں سکینہ اور اسما ہر وقت اسکے ساتھ ہی ہوتی ہیں ہر چیز اسکو وہی پکڑا ہیں....

حیا کو کھانا بنانے کا بھی بہت شوق ہوتا ہے وہ اکثر گھر میں بھی کھانا بنایا کرتی تھی.....

سکینہ اور اسما کو وہ کھانا ٹیسٹ کرواتی ہے...

"ارے واہ بیبی جی آپ نے تو ہم سے بھی اچھا کھانا بنایا ہے صاحب جی تو انگلیاں چاٹتے

رہ جائیں گے..."

"تمہارا بہت شکریہ اسما تمھیں پتا ہے میرے گھر والوں کو بھی میرے ہاتھوں کا کھانا بہت پسند تھا اور بابا تو ہر ہفتے...."

حیا بولتے بولتے اچانک روک جاتی ہے....

"تم سب چیزیں سمیٹو میں میں اپنے روم میں ہوں.."

سکینہ سر ہلا کر کام میں لگ جاتی ہے...

اور حیا اپنے روم میں آجاتی ہے روم میں آکر وہ واشروم چلی جاتی ہے اور بیسن کے سامنے کھڑی ہو کر خود کو شیشے میں دیکھتی ہے..

تو اسکے آنکھوں سے آنسو نکل آتے ہیں... جنہیں وہ بار بار ہاتھ سے صاف کرتی ہے ....

"بابا, مما ایک بار بھی نہی یاد آئی کسی کو میری....احد بھائی آپ بھی نہی آئے اتنے سنگدل تو کبھی نہ تھے آپ لوگ...."

وہ ہچکیوں سے رو رہی ہوتی ہے تھوڑی دیر رو کر اٹھتی ہے اور اپنا منہ اچھے س دھوتی ہے پھر خود کو شیشے میں دیکھتی ہے تو چہرہ اور آنکھیں سرخ ہو رہی ہوتی ہیں....

"نہی میں آپ لوگوں کی وجہ سے اپنی لائف میں آنے والی خوشیوں کو نظر انداز قطعاً نہی کروں گی..."

پھر وہ وضو کرتی ہے اور باہر نکل کر نماز پڑھتی ہے..ابھی وہ نماز پڑھ رہی ہوتی ہے کہ شاہ اندر داخل ہوتا ہے...اور اسے نماز پڑھتا دیکھ کر مسکراتا ہے اور خود بھی وضو کرنے چلا جاتا ہے... تھوڑی دیر بعد بھر آتا ہے تو حیا دعا مانگ رہی ہوتی ہے وہ اسکے پیچھے ہی جائے نماز بچھا نماز پڑھنے لگتا ہے....

حیا دعا مانگ کر فارغ ہوتی ہے تو اپنے پیچھے شاہ کو دیکھ کر اسکے چہرے پر مسکراہٹ آجاتی ہے...اور وہ اسکو نماز پڑھتا ہوا دیکھنے لگتی ہے....اور دل میں سوچتی ہے...

"سچ میں اگر مرد کی خوبصورتی دیکھنی ہو تو اسے نماز پڑھتا ہوا دیکھ لو... کیا ہو گا کوئی اس مرد سے خوبصورت اس دنیا میں...."

حیا کے دل سے آواز آتی ہے "ہو ہی نہی سکتا"

اتنے میں شاہ سلام پھیر لیتا ہے...

اور دعا کے لئے ہاتھ اٹھاتا ہے... وہ دعا مانگتے ہوئے حیا کو ہی دیکھ رہا ہوتا ہے...

اسے کچھ سمجھ نہی آتی کہ کیا مانگے تو ایسے ہی اٹھنے لگتا ہے...

جب حیا اسکا ہاتھ پکڑ کے روک دیتی ہے... وہ اسکا ہاتھ نرمی سے تھام کر کہتی ہے....

"شاہ مجھسے ایک وعدہ کریں گے؟"

"کیسا وعدہ پرنسیس"

"چاہے کچھ بھی ہو جائے اللہ سے کبھی ناراض نہی ہوں گے کبھی نماز پڑھنا نہی چھوڑیں گی.....

چاہے میں رہوں یا نہ رر....."

شاہ اسکی بات کاٹ دیتا ہے...

"حیا کیسی باتیں کر رہی ہو تم ہمیشہ میرے ساتھ رہو گی سمجھی اور خبر دار اگر ایسی بات دوبارہ کی..."

"شاہ میں ایک ڈاکٹر ہوں اور حقیقت پسند بھی ہوں ہماری زندگی کتنی لکھی ہے کوئی نہی جانتا.... کب کیسے کون چلا جائے پتا بھی نہی چلتا..."

"حیا میری بات سنو جب تک تمہاری سانسوں کی ڈور چل رہی ہے تب تک ہی میری سانسوں کی ڈور بھی چل رہی ہے جس پل یہ ڈور کٹی اسی پل شاہمیر شاہ کی سانسوں کی ڈور بھی کٹ جائے گی. میں تمسے ہوں حیا تم نہی تو میں بھی نہی..."

حیا اسے نم آنکھوں سے دیکھتی ہے اور اپنا ہاتھ آگے کرتی ہے...

"وعدہ"

شاہ اسکے ہاتھ کو دیکھتا ہے اور پھر نفی میں سر ہلاتا ہے جیسے اسکا کچھ نہی ہو سکتا...

پھر شاہ حیا کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ دیتا ہے..

"وعدہ کیا کبھی نماز پڑھنا نہی چھوڑوں گا..."

حیا اسکی بات پر مسکرا دیتی ہے....

اچانک کمرے کا دروازہ نوک ہوتا ہے... حیا اٹھتی ہے اور دروازہ کھول کر دیکھتی ہے تو سکینہ ہوتی ہے جو اسے کھانے کا بتانے آئی ہوتی ہے...

حیا واپس روم میں آتی ہے اور شاہ کو کھانا لگنے کا بتاتی ہے....

پھر شاہ اوہی دونوں نیچے چلے جاتے ہیں شاہ ڈائننگ ٹیبل سے کرسی کھینچ کر بیٹھتا ہے اور حیا بھی اسکے ساتھ آکر بیٹھ جاتی ہے....

شاہ کھانا شروع کرتا ہے جیسے ہی وہ پہلا نوالہ لیتا ہے تو حیا کی طرف دیکھتا ہے... جو ہونٹ چوباتے ہوئے اسے ہی دیکھ رہی ہوتی ہے....

"آج کھانا کس نے بنایا ہے..."

"ساتھ والی پڑوسن کو بلایا تھا.."

حیا جل کر کہتی ہے....

شاہ کو پتا ہوتا ہے کہ آج کھانا حیا بنا رہی ہے کیوں کہ سکینہ اس سے پہلے ہی فون کر کے پوچھ لیتی ہے کہ وہ حیا کو کہ بنانے دے یا نہی... شاہ بھی اسے اجازت دے دیتا ہے

کیوں کہ وہ چاہتا تھا حیا گھر میں بور نہ ہو اور اسکا دھیان ہو سپٹل کی طرف نہ جائے....

"تو ساتھ والی سے بنوانے کی کیا ضرورت تھی پر نسیس جب سکینہ اور اسما موجود ہیں... ویسے جو بھی ہو اسنے کھانا بہت اچھا بنایا ہے سوچ رہا ہوں کہ سکینہ کو ہٹا کر اسے ہی نوکری پر رکھ لوں..... تمہارا کیا خیال ہے...."

شاہ تمام معصومیت کے ریکارڈ توڑتا ہوا حیا سے پوچھتا ہے...

اور حیا اسے غصّے سے گھور رہی ہوتا ہے...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اور کیوں نہ یہ جو سالن پڑا ہوا ہے یہ سارا میں آپکے سر پر گرادوں ہاں آپکا کیا خیال ہے "؟

"بہت ہی بُرا خیال ہے اب تم اپنے معصوم سے شوہر کے اوپر سالن گرا کر اسے جلادو گی "....

"ہاہ معصومیت کہ سارے ریکارڈ تو آپ پر آ کر ختم ہوتے ہیں..."

شاہ ایک دم ہنس پڑتا ہے...

"اوکے اوکے میں مزاک کر رہا تھا مجھے پتا ہے کہ کھانا تھمنے بنایا ہے اور سیریسلی پرنسیس میں نے زندگی میں کبھی اتنا مزے کا کھانا نہی کھایا...."

حیا اسکی بات سن کر مسکرا دیتی ہے شاہ کو اسکی مسکراہٹ دیکھ کر سکون ملتا ہے....

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اگلے دن حیا جلدی جلدی ریڈی ہو رہی ہوتی ہے... کیوں کے اسے ہوسپٹل سے دیر ہو رہی ہوتی ہے...

وہ اپنا وائٹ لیب کوٹ اور stethoscope اٹھاتی ہے اور روم سے باہر نکلنے لگتی ہے جب شاہ ہاتھوں میں ناشتے کی ٹرے لے کر داخل ہوتا ہے...

"جلدی سے آجاؤ پرنسیس! پہلے ناشتہ کرو پھر جانا..."

"شاہ مجھے دیر ہو رہی ہے..."

حیا کمزور سی التجا کرتی ہے...

"تم جتنی بحث کرو گی حیا اتنی دیر ہو گی میں ناشتہ کیے بغیر ہر گز جانے نہی دوں گا"

حیا چپ کر کے آ کر بیٹھ جاتی ہے کیوں کہ اسے پتا تھا شاہ اسے ایسے ناشتہ کیے بغیر جانے نہی دے گا...

ناشتہ کر کے حیا پھر شور مچا دیتی ہے تو شاہ اسے فورن لے کر نکل جاتا ہے....

راستے میں حیا شاہ سے پوچھتی ہے....

"شاہ آج کیا دن ہے؟"

"بدھ..."

"مجھے تو پتا ہی نہی تھا"

حیا دانت پیس کر بڑبڑاتی ہے...

"میرا مطلب تھا شاہ آج کوئی خاص دن ہے؟"

شاہ کندھے اچکا دیتا ہے...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"مجھے نہی پتا کیا کچھ ہے آج..."

شاہ اپنی مسکراہٹ دباتے ہوئے پوچھتا ہے....

"نہی"

وہ تُرخ کے بولتی ہے...

شاہ اسے ہوسپٹل اتار دیتا ہے....اور خود واپس گھر چلا جاتا ہے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsa

حیا ہوسپٹل کے اندر جاتی ہے اور سیدھا اپنے کیبن میں چلی جاتی ہے جب وہ اندر داخل ہوتی ہے تو نور اسکی چیر پر بیٹھی کوئی فائل پڑھ رہی ہوتی ہے....اسے دیکھ کر کھڑی

ہوتی ہے اور مسکراتے ہوئے اسکے گلے لگتی ہے...

"Happy Birthday dear"

حیا مسکراتی ہے...

"thankyou so much"

"مجھے تو لگا شاید تم بھی بھول گئی ہو گی..."

"ارے میں نے کیوں بھولنا مجھے اچھے سے یاد تھا میسج اس لئے نہی کیا کہ سوچا فیس ٹو فیس وش کروں گی.....

اچھا خیر یہ بتاؤ شاہمیر بھائی نے وش کیا..."

حیا غصّے میں بیگ زور سے ٹیبل پر رکھتی ہے...اور خود چیئر کھینچ کر بیٹھ جاتی ہے...

"ہاہا نہیں تو کچھ یاد ہی نہی میں نے اتنی ہنٹ دیں مگر مجال ہے جو کچھ یاد ہو..."

"ہاہاہا چلو کوئی بات نہی کیا پتا کوئی سرپرائز دینا ہو...."

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books

"ایسا کچھ نہی ہو رہا مجھے پتا ہے..."

حیا کہتے ہوئے اٹھ جاتی ہے....

"چلو ڈیوٹی کا ٹائم ہو گیا ہے ویسے ہی آج میں لیٹ آئی ہوں..."

"اوکے چلو.."

نور اپنی ہنسی دباتی ہوئی حیا کے ساتھ چل پڑھتی ہے...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شاہ گھر آتا ہے تو ضمیر وہاں پہلے سے موجود ہوتا ہے...

"کیا صورتِ حال ہے ضمیر"

"سر ہر چیز ریڈی ہے بھابھی کے آنے سے پہلے سب کچھ ہو جائے گا..."

"ٹھیک ہے میں نے اسکی دوست نور کو سب سمجھ دیا تھا باقی وہ خود دیکھ لے گی..."

نور کا نام سن کر ضمیر کی آنکھوں میں ایک چمک آتی ہے جو شاہ کی نظروں سے مخفی نہی رہتی.... شاہ کے ہونٹوں پر دھیمی

سی مسکراہٹ آجاتی ہے....

شاہ ضمیر کو کام سمجھا کر خود اپنے کمرے میں چلا جاتا ہے....

اور ضمیر بھی اپنے کام پر لگ جاتا ہے.....

دوسری طرف حیا اور نور شام تک بیزی رہتی ہیں جب نور کو شاہ کا فون آتا ہے تو وہ سائیڈ پر ہو کر اس سے بات کرنے لگتی ہے تھوڑی دیر شاہ سے بات کر کے وہ حیا کی طرف جاتی ہے...

"حیا چلو بس ڈیوٹی اوف ہو گئی ہے تمھیں کہیں لے کر جانا ہے چلو..."

"یار نور کیا ہو گیا ہے کہاں لے کر جانا ہے..."

"چپ کرو حیا اور میرے ساتھ چلو"

"لیکن...."

"میں نے کہا نہ ایک لفظ نہی چلو بس جلدی سے...."

نورا سے کھینچتے ہوئے باہر لے آتی ہے جہاں ایک گاڑی پہلے سے انکا انتظار کر رہی ہوتی ہے.....

وہ دونوں گاڑی میں بیٹھتی ہیں...

"یار نور کچھ بتاؤ گی بھی کہاں لے کر جا رہی ہو آخر..."

"اغواء کر رہی ہوں اب چپ کر جاؤ..."

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کچھ دیر میں وہ دونوں ایک کافی مشہور پارلر کے باہر ہوتے ہیں...

"نور تم مجھے کہاں لے آئی ہو یار..."

"کہیں نہی لائی بس تم اندر چلو..."

حیا نور کے ساتھ اندر چلی جاتی ہیں اور حیا کو اندر جا کر ایسا لگتا ہے جیسے وہ ساری لڑکیاں اسی کا انتظار کر رہی ہوں.

2 لڑکیاں آگے بڑھ کر نور کو خوبصورت ڈریس پکڑ آتے ہیں....

جو نور حیا کو دیتی ہے...

"پکڑو اسے اور جا کر جلدی سے چینج کرو..."

"پاگل وا گل ہو گئی ہو کیا میں نہی پہنتی..."

"یار حیا پلز زد مت کرو اور جا کر

جلدی سے چینج کر لو ورنہ میں تم سے ناراض ہو جاؤں گی..."

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books

حیا پیر پٹختی ہوئی چلی جاتی ہے

تھوڑی دیر بعد وہ آتی ہے تو ایک خوبصورت ریڈ کلر کی میکسی میں ملبوس ہوتی ہے....

"ماشاللہ حیا تم بہت خوبصورت لگ رہی ہو اس ڈریس میں...."

حیا اسے غصّے سے گھورتی ہے...

"بتانا چاہو گی کہ کس کے ولیمے میں جا رہے ہیں ہم...."

"تم پہلے تیار ہو جاؤ پھر بتاتی ہوں پہلے ہی بہت دیر ہو گئی ہے...."

حیا آنکھیں بڑی کر کے اسے دیکھتی ہے...

"اور کتنا تیار کرنا ہے تم نے مجھے...."

"پاگل ہو گئی ہو کیا ڈریس پہننے سے صرف تیار ہو جاتے ہیں کیا...."

نورا سے لڑکیوں کے حوالے کر کے خود چینج کرنے چلی جاتی ہے...

تھوڑی دیر بعد جب نور باہر نکلتی ہے تو اسنے بلیک کلر کی میکسی پہنی ہوتا ہے....

تب تک حیا کا میک اپ ہو چکا ہوتا ہے سمپل سے میک اپ اور بال کھول کر سیدھے کیے ہوتے ہیں وہ سادگی میں بھی غضب ڈھا رہی ہوتی ہے....

نور بھی آ کر ریڈی ہو جاتی ہے اور حیا کو لے کر باہر نکل جاتی ہے... باہر گاڑی ابھی بھی انکا انتظار کر رہی ہوتی ہے....

نور حیا کو لے کر شاہ ولا پوھنچتی

ہے...

"نور تم مجھے مرواؤ گی میں اندر نہی جاؤں گی کیا سوچیں گی سب..."

"پاگل مت بنو کوئی کچھ نہی سوچتا اور میں بھی تو تیار ہوئی ہوں نہ..."

اتنے میں ضمیر گاڑی کا دروازہ کھولتا ہے...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Urdu Books|Poetry|Magazine

"آجائیں بھابھی اندر سب انتظار کر رہے ہیں..."

"سب کون ضمیر بھائی آپ لوگ مجھسے کیا چھپا رہے ہیں؟"

نور اور ضمیر کی نظریں ملتی ہے نور نظریں جھکا جاتی ہے...اور ضمیر بھی حیا کی طرف متوجہ

ہوتا ہے..

"بھابھی آپ اندر تو آئیں آپکو خود ہی سب پتا چل جائے گا...."

حیا کو چار و ناچار گاڑی سے نکلنا پڑھتا ہے...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles

نور بھی اسکے پیچھے پیچھے آ رہی ہوتی ہے....

ضمیر حیا کو گھر کے اندر لے جانے کے بجائے لون میں لے جاتا ہے... حیا جیسے ہی اندر انٹر ہوتی ہے اس پر وائٹ پھول گرنے لگتے ہیں.....

حیا خوش ہوتے ہوئے اندر جاتی ہے.... اندر کی ڈیکوریشن اسے اور حیران کر دیتی ہے

..ہر جگہ

happy birthday princess

لکھا ہوتا ہے....اسے پتا بھی نہی چلتا کہ کب شاہ اسکے پیچھے آ کر کھڑا ہو جاتا ہے....اور حیا کے کان میں کہتا ہے....

!Happy Birthday Princess"

کیسا لگا سرپرائز؟"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حیا خوشی سے شاہ کی طرف مڑتی ہے...

"بہت اچھا شاہ مجھے لگا تھا آپ بھول گ ئے ہوں گے."

شاہ اسکا ہاتھ تھامتا ہے اور اسے ٹیبل کی طرف لے کر جاتا ہے جہاں کیک رکھا ہوتا ہے

...

"ایسا ہو سکتا ہے پر نسیس کہ میں بھول جاتا..."

حیا مسکرا دیتی ہے...

NEW ERA MAGAZINE .com

شاہ حیا کے پیچھے آ کر کھڑا ہوتا ہے اور آہستہ سے بولتا ہے...

"پر نسیس میری زندگی میں تمہاری بہت اہمیت ہے اور اسی لئے تم سے جڑے رشتے بھی میرے لئے بوھت معنی رکھتے ہیں..."

حیا نا سمجھی سے شاہ کی طرف دیکھتی ہے... تو شاہ اپنی انگلی سے سامنے کی طرف اشارہ

کرتا ہے حیا اسکی نظروں کے تعاقب میں دیکھتی ہے تو اسکے آنکھوں میں آنسو آجاتے ہیں...

سامنے اسکا بابا, مما, احد بھائی اور آشو کھڑے ہوتے ہیں... وہ آنکھوں میں آنسو لئے شاہ کی طرف دیکھتی ہے جو اسے سینے پر ہاتھ باندھے مسکراتے ہوئے دیکھ رہا ہوتا ہے ....

حیا کی فیملی اسکے قریب آجاتے ہیں... حیا کے بابا آگے بڑھ کر حیا کو گلے لگاتے ہیں تو وہ ساری ناراضگی اور شکوے بھلا کر انکی باہوں میں سما جاتی ہے.....

"مجھے معاف کر دو میری بچی ایک بار بھی تم پر یقین نہی کیا.."

"نہی بابا پلز مجھے گناہگار مت کریں ہر چیز قسمت میں لکھی تھی.."

اسکے بعد حیا اپنی مما سے ملتی ہے... اور پھر بھائی کی طرف بڑھتی ہے...

احد آگے بڑھ کر حیا کو بھینچ لیتا ہے..

"آحد بھائی بہت یاد آئی مجھے آپکی..."

"مجھے بھی گڑیا!"

"مجھسے نہی ملنا کیا.؟"

حیا اپنی چھوٹی بہن کی طرف دیکھتی ہے...اور اسکو بھی گلے لیگاتی ہے....

اچانک پیچھے سے نور آتی ہے...

"یار بسس کردو حیا قسم سے سارے میک اپ کا ستیاناس مار دیا ہے...."

حیا کے ساتھ ساتھ سب ہنس پڑھتے ہیں...

"تم تو ادھر آؤ میسنی سب کچھ جانتی تھی اور پھر بھی مجھے کچھ نہی بتایا...."

حیا نور کا کان کھینچتی ہوئی کہتی ہے..

"آآہ بسس کرو حیا تمہارے شوہر نے کہا تھا قسم سے میں نے اپنی مرضی سے کچھ نہی کیا
..."

نور کی بات پر سب ہنس پڑھتے ہیں اور شاہ سینے پر ہاتھ باندھے حیا کو مسکراتے ہوئے

دیکھ رہا ہوتا ہے....

اچانک ضمیر آکر کہتا ہے...

"چلیں بھابھی آکر کیک کاٹ لیں..."

حیا واپس شاہ کے پاس جا کر کھڑی ہو جاتی ہے شاہ کیک پر لگی کینڈلز جلاتا ہے..

اور حیا کے ہاتھ میں چھری پکڑاتا ہے...

حیا شاہ کو اشارہ کرتی ہے تو وہ حیا کے ہاتھ کے اوپر اپنا ہاتھ رکھ دیتا ہے اور دونوں مل کر کیک کاٹتے ہیں....اور ضمیر اس حسین منظر کو کیمرے میں قید کر لیتا ہے....

حیا شاہ کی طرف دیکھتی ہے اور آہستہ آواز میں کہتی ہے...

"مجھے اللہ نے زندگی کا سب سے خوبصورت تحفہ دیا ہے..."

حیا کا اشارہ شاہ کی طرف تھا...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|

شاہ بھی حیا کی طرف جھک کر اسے کہتا ہے..

"مجھے بھی"

اور دونوں مسکرا دیتے ہیں...

پیچھے سے ایک دم نور آتی ہے..

"بسس کریں شاہ بھائی یہ کھسر

پھسر بعد میں کر لیجیے گا....ابھی یہ بتایں کہ آپ حیا کے لئے کیا گفٹ لائے ہیں..."

سب شاہ کی طرف متوجہ ہوتے ہیں شاہ اپنی جیب سے ایک خوبصورت سا باکس نکالتا

ہے...

اور اسے کھولتا ہے. باکس میں ایک خوبصورت سا لاکٹ ہوتا ہے....

وہ لاکٹ اس قدر خوبصورت ہوتا ہے کہ سب کے منہ سے ماشاللہ کے الفاظ نکلتے ہیں

....

شاہ حیا کو دکھاتا ہے...اور سوالیہ نظروں سے اسکی طرف دیکھتا ہے....

"ماشاللہ بہت خوبصورت ہے بلکل نازک سا یہ بیحد حسین ہے شاہ...."

"واقعی شاہمیر بھائی آپکی چوائس بہت اچھی ہے...اب دیکھ کیا رہے ہیں جلدی سے حیا کو پہنایئں..."

شاہ آگے بڑھ کر حیا کو لاکٹ پہناتا

ہے....

جو اسکی صراحی دار گردن پر خوب جچتی ہے...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حیا شاہ کی طرف مرتی ہے...

!Thank you"

شاہ میری زندگی میں اتنی خوشیاں لانے کے لئے"

شاہ اسکی بات سن کر مسکرا دیتا ہے....

اور حیا کی مما ان دونوں کو یوں ساتھ دیکھ کر دل سے انکے خوش اور ساتھ رہنے کی دعا مانگتی ہیں...

لیکن کون جانے قسمت میں کیا لکھا ہے.... کب قسمت کیا موڑ لے جائے کوئی نہی جانتا اب دیکھنا یہ ہے کہ حیا اور شاہ کی زندگی میں کونسا نیا طوفان آنے والا ہے.....

ضمیر حیا کو اکیلا دیکھ کر اسکے پاس آتا ہے....

"...Happy Birthday bhabhi"

حیا مسکراتے ہوئے اسکی طرف مڑتی ہے...

"...Thank you Zameer bhai"

ضمیر اپنی پاکٹ سے ایک باکس نکالتا ہے...اور حیا کی طرف بڑھاتا ہے....

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books

"یہ آپکی برتھڈے کا گفٹ.."

حیا اس سے باکس لیتے ہوئے کہتی ہے...

"آپکا بہت شکریہ ضمیر بھائی مگر اس تکلف کی ضرورت نہی تھی...آپنے پہلے بھی اتنا کچھ کیا ہے..."

"یہ سب میں نے نہی بھابھی سر نے کروایا ہے اور یہ گفٹ میں نے اپنی بہن کو دیا ہے اس لئے آپ منا نہی کر سکتی..."

حیا اسکی بات پر ہنس دیتی ہے....

"بھابھی مجھے آپ سے ضروری بات کرنی تھی..."

"جی کہئے ضمیر بھائی.."

ضمیر ادھر ادھر دیکھتا ہے اور ایک سانس ہوا میں خارج کرتا ہے....

"بھابھی میری کوئی فیملی نہی ہے اس دنیا میں میرا سر کے علاوہ کوئی نہی تھا اور اب میں آپکو اپنی بہن مانتا ہوں.."

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حیا کو سمجھ نہی آتی کہ ضمیر اتنی تمہید کیوں باندھ رہا ہے....

"بھابھی میں آپکی دوست نور سے شادی کرنا چاہتا ہوں...."

حیا ایک دم شاک ہو جاتی ہے اسکے چہرے پر حیرانی اور خوشی کے میل جلے تاثرات

ہوتے ہیں...

"ضمیر بھائی آپ سچ کہہ رہے ہیں

میں آپ دونوں کے لئے بہت بہت خوش ہوں..... لیکن یہ بات آپ مجھے کیوں کہہ رہے ہیں نور سے کہئے نا..... اسے بتایئں مجھے یقین ہے اسے کوئی اعتراض نہی ہو گا."

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"مجھے نہی لگتا بھابھی مجھے توڈر ہے کہیں نور میرے منہ پر تھپڑ ہی نہ مار دے..."

ضمیر یہ سوچتے ہوئے سر جھٹکتا

ہے...

"ایسا کچھ نہی ہو گا ضمیر بھائی میں جانتی ہوں اسے..."

"لیکن بھابھی میرا خیال تھا کہ ہمیں اسکے گھر والوں سے بات کر لینی چاہیے..."

ضمیر کی بات سن کر حیا کی مسکراہٹ پل میں غائب ہوتی ہے....

"ضمیر بھائی.....
نور کا اس دنیا میں کوئی نہی ہے وہ اکیلی ہے اسکے پاس میرے سوا اور کوئی نہی ہے...."

ضمیر ایک دم شاک ہوتا ہے....اور سوچتا ہے کہ نور نے تنہا زندگی کیسے گزاری ہو گی
...

"میں اسے اپنے ساتھ رکھنا چاہتی تھی لیکن وہ خود نہی مانی اسنے ہوسٹل میں رہنے کو

ترجیح دی...اور اب تو وہ اپنے پیروں پر کھڑی ہے..."

ضمیر اب تک خود کو کافی حد تک کمپوز کر چکا ہوتا ہے...

"بھابھی میرا پھر بھی یہی خیال ہے کہ پہلے آپ کو نور سے بات کرنی چاہیے..."

"ٹھیک ہے ضمیر بھائی آپ فکر مت کریں میں اس سے بات کروں گی...اور دیکھئے گا اسکا جواب انشاللہ ہاں ہی ہو گا..."

"انشاءاللہ..."

ضمیر حیا سے کچھ دیر اور بات کرتا ہے اور چلا جاتا ہے...

حیا نور کو ڈھونڈتی ہے تو وہ اسے اپنی مما کے پاس دکھتی ہے...

حیا نور کے پاس جاتی ہے اور اپنی مما سے ایکسکیوز کر کے اسے گھر کے اندر لے جاتی ہے

...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"حیا کہاں لے کے جا رہی ہو مجھے یار..."

"اپنے روم میں.. مجھے تم سے ضروری بات کرنی ہے نور..."

"خیریت ہے سب حیا..."

حیا روم میں پوھنچ کر روم لاکڈ کرتی ہے... اور نور کو بیڈ پر بیٹھنے کا کہتی ہے.. نور چپ

چاپ بیٹھ جاتی ہے...

"کیا ہوا ہے حیا تم مجھے پریشان کر رہی ہو..."

حیا نور کے پاس بیٹھتی ہے...

NEW ERA MAGAZINE .com

"نور میری بات سنو دیکھو میں نے ہمیشہ تمھیں اپنی بہن مانا ہے یہ بات تم اچھے سے جانتی ہو..."

نور نا سمجھی سے اسکی طرف دیکھتی ہے....

"نور تم کب تک ایسے ہوسٹل میں رہو گی یار اپنی زندگی کا کچھ سوچو... گھر بساؤ ...زندگی میں خوشیاں تلاش کرو..."

نور تلخی سے مسکراتی ہے..

"خوشیاں حیا میرے لئے بنی ہی نہی ہیں کہاں تلاش کروں انہیں....اور گھر بساؤں کون کرے گا مجھسے شادی ہاں مجھ جیسی لڑکی سے کوئی شادی نہی کرتا حیا.....جس کا کوئی آگے پیچھے نہ ہو کوئی نہی کرے گا مجھسے شادی...."

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حیا نور کا ہاتھ تھامتی ہے...

"میری جان سے پیاری دوست تم اتنی پیاری ہو معصوم ہو کوئی کیوں نہی کرے گا تمسے شادی..ارے شادی کیا کوئی تم سے دلوں جان سے محبت کرتا ہے..."

نور اسکی طرف حیرت سے دیکھتی ہے...

"ہاں ضمیر بھائی نے مجھ سے بات کی ہے کہ وہ تم سے شادی کرنا چاہتے ہیں..."

نور حیرت کا مجسمہ بنے اسے دیکھتی ہے....

"نور میرا یقین کرو ضمیر بھائی تمہیں بہت خوش رکھیں گے...وہ تم سے بہت پیار کرتے ہیں میں نے دیکھے ہیں انکی نظروں میں تمہارے لئے محبت کے جگنو....

اور تمہیں پتا ہے میں جب بھی انہیں دیکھتی تھی مجھے ہمیشہ تمہارا خیال آتا تھا...میں ہمیشہ سے چاہتی تھی کہ تم انکی دلہن بنو..."

"نور تمھیں پتا ہے پہلے میں چاہتی تھی کہ تم میری بھابھی بنو میرے احد بھائی کی دلہن ...اور ہمیشہ کے لئے ہمارے پاس آجاؤ

مگر بھائی انکو انکی یونی فرینڈ پسند تھی لیکن اب,اب تو تم میری بھابھی بن سکتی ہو ضمیر

بھائی سے شادی کر کے,, نور آخری فیصلہ تمہارا ہی ہو گا...."

حیا نور کی طرف دیکھتی ہے جو یک ٹک آنکھوں میں آنسو لئے اسے ہی دیکھ رہی ہوتی ہے....

اچانک دروازے پر دستک ہوتی ہے...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حیا اٹھ کر دروازہ کھولتی ہے تو شاہ دروازے پر ہوتا ہے...

"میں اندر آ سکتا ہوں..."

حیا سائیڈ پر ہو جاتی ہے تو شاہ اندر آ جاتا ہے...

شاہ پاس پڑی ایک چیئر اٹھاتا ہے اور نور کے سامنے رکھ کر بیٹھ جاتا ہے...

"نور.... میری کوئی بہن نہی ہے حیا کے تمام رشتے مجھے میرے اپنوں کی طرح عزیز ہیں...اس لئے تم میرے لئے میری بہنوں جیسی ہو..."

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نور شاہ کی طرف دیکھتی ہے...

"ضمیر 18 سال کا تھا جسے میرے ساتھ ہے...وہ میرے لئے میرے بھائیوں جیسا ہی ہے...میں نے کبھی جتایا نہی لیکن وہ مجھے بہت عزیز ہے اس لیے اسکی ہر خواہش میرے لئے معنی رکھتی ہے.... تمھیں میں گرنٹی دیتا ہوں وہ تمھیں بہت خوش رکھے گا...جب تمہارا نام لیا جائے تو اسکی آنکھوں کی چمک دیکھنی چاہیے...."

"اور میرا وعدہ ہے نور ضمیر اگر تمہاری آنکھوں میں ایک آنسو بھی لایا تو میں تمہارا بھائی

بن کر اس سے سوال کروں گا...اور اگر اسنے تمھیں ذرا سا بھی ڈانٹا تو مجھے بتانا اسکی ٹانگیں توڑ دوں گا..."

حیا اس بات پر اسے گھورتی ہے تو نور اور شاہ دونوں ہنس پڑتے ہیں...

پھر نور کہتی ہے..

"میرا اس دنیا میں کوئی نہی ہے شاہمیر بھائی...اس لئے آپ اور حیا میرے لیے جو فیصلہ کریں گے مجھے منظور ہو گا....."

یہ کہ کر نور مسکراتے ہوئے روم سے باہر چلی جاتی ہے...

شاہ حیا کی طرف دیکھتا ہے جو اسکے ساتھ ہی کھڑی ہوتی ہے...شاہ حیا کا ہاتھ تھام کر اسے اپنے سامنے بیڈ پر بیٹھاتا ہے...

"تمہیں اپنا گفٹ کیسا لگا؟"

حیا مسکرا کر اپنے لاکٹ پر ہاتھ پھیرتی ہے اور پھر شاہ کی طرف دیکھتی ہے...

"بہت خوبصورت...
Thankyou so much!

ہر چیز کے لئے شاہ..."

"حیا میں جانتا ہوں میں نے بہت غلط کیا تھا تمہارے ساتھ اس سب کے لئے مجھے معاف کر دینا..."

"شاہ میں نے آپکو دل سے معاف کر دیا ہے ہر چیز کے لئے اور اب میں پرانی باتیں دوہرانہ نہی چاہتی... بھول جائیں سب کچھ اور میں اپنے رب کے حضور سر خرو ہونا چاہتی ہوں...اور پتا ہے دوسروں کو ایسے معاف کرنا چاہیے جیسے ہم اللہ سے معافی کی امید رکھتے ہیں...."

"کیا میری غلطی قابلِ معافی ہے؟"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حیا کا ہاتھ اب بھی شاہ کے ہاتھوں میں ہوتا ہے وہ دونوں سب سے بے خبر بیٹھے ہوتے ہیں....

"شاہ ہر غلطی قابلِ معافی ہوتی ہے, اگر تسلیم کر لی جائے...

میں نے کہیں پڑھا تھا 2 اعمال ایسے ہیں جن کا ثواب کبھی تولہ نہی جا سکتا ایک معاف کرنا دوسرا انصاف کرنا..."

"ایسی باتیں کہاں سے سیکھی ہیں حیا...."

"وقت سب سیکھا دیتا ہے شاہ اور میں تو بس اتنا کہتی ہوں زندگی بہت مختصر ہے سمجھ آتے آتے گزر جاتی ہے. دل میں کوئی بات نہی رکھنی چاہیے اور نہ ہی جھگڑے طویل ہونے چاہیے. معاف کر دیں کیوں کہ معاف کرنا اللہ سبحان و تعالیٰ کو بہت پسند ہے...."

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بات کرتے کرتے حیا کی آنکھوں میں آنسو آجاتے ہیں....

"پرنسیس کیا ہوا کیوں رو رہی ہو..."

شاہ حیا کے آنسو صاف کرتا ہوا پوچھتا ہے....

"کچھ نہی بس ایک عجیب سا ڈر ہے شاہ کہیں یہ حسین خواب ٹوٹ نہ جائے.."

""پر نسیس پہلی بات یہ کہ یہ حقیقت ہے اور اگر یہ کوئی خواب بھی ہے تو میں اسے کبھی ٹوٹنے نہی دوں گا..."

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"شاہ ایک عجیب سا احساس ہے جیسے کچھ بہت بُرا ہونے ہونے والا ہو جب بھی مجھے کوئی خوشی ملتی ہے ایسا ہی ہوتا ہے...."

"میری جان پہلے تمہارے پاس شاہمیر شاہ نہی تھا لیکن اب ہے اور میرا وعدہ ہے کہ میں تم تک کوئی دکھ کوئی تکلیف پوھنچنے نہی دوں گا..."

حیا اسکو دیکھ کر مسکرا دیتی ہے...

"چلو اب نیچے چلتے ہیں ورنہ سب کہیں گی کہ میاں بیوی ہمیں بلا کر خود کمرے میں بند ہیں..."

"آپ چلیں میں آتی ہوں..."

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اوکے جلدی آنا.."

حیا سر ہلا دیتی ہے اور شاہ اٹھ کر کمرہ بند کر کے چلا جاتا ہے....

حیا شیشے میں اپنا میک اپ درست کر رہی ہوتی ہے جو کہ رونے کی وجہ سے خراب ہو جاتا ہے میک اپ ٹھیک کرنے کے بعد وہ باہر جانے کے لئے دروازہ کھولتی ہے... تو اچانک اپنے سامنے کسی کو دیکھ کر ڈر جاتی ہے...

"تم تم اندر کیسے آئے ؟"

کوئی حیا کے چہرے پر رومال رکھ دیتا ہے اور حیا کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا جاتا ہے....

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نیچے جا کر شاہ ضمیر کے پاس آتا ہے جو اسے کافی پریشان دیکھ رہا ہوتا ہے...

"کیا ہوا ہے ضمیر تم کچھ پریشان دیکھ رہے ہو...."

ضمیر شاہ کو دیکھتا ہے اس کے چہرے پر پریشانی کے اثرات صاف دکھائی دیتے ہیں...

"سر ایک پرابلم ہو گئی ہے..."

شاہ سنجیدگی سے پوچھتا ہے..

"کیا ہوا ہے ضمیر..."

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Urdu Poetry|Blogs

"سر کیپٹن کی کال تھی...زمان بھاگ گیا ہے..."

"کیا بکواس کر رہے ہو ضمیر ایسے کیسے بھاگ گیا وہ...."

شاہ کی دھاڑ سے سب اسکی طرف متوجہ ہوتے ہیں....

"سر کیپٹن کہ رہے ہیں کہ ہم اپنی فل سیکورٹی رکھیں کیوں کہ زمان آپ پر یا بھابھی پر حملہ کر سکتا ہے...وہ آپ سے بدلہ لیں کے لئے پاگل ہو رہا ہو گا...."

شاہ غصّے سے ضمیر کو دیکھتا ہے

"وہ کب بھاگا تھا؟"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"آج صبح سر..."

"اور وہ کیپٹن ہمیں اب بتا رہا ہے...."

شاہ پھر سے دھاڑتا ہے...اس بار اُحد اسکے پاس آتا ہے...

"سب ٹھیک ہے شاہمیر بھائی؟"

شاہ کو اچانک حیا کا خیال آتا ہے...وہ نور کی طرف متوجہ ہوتا ہے....

"نور حیا ابھی تک نیچے نہی آئی..."

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry

نور نفی میں سر ہلاتی ہے.

"شیٹ"

شاہ دوڑتا ہوا گھر کے اندر جاتا ہے ضمیر بھی گارڈز کو آواز لیگاتے ہوئے اندر کی طرف بھاگتا ہے...

"گارڈز سب مہمانوں کو بھیجو..."

باقی سب بھی انکے پیچھے گھر کے اندر جاتے ہیں....

شاہ اپنے کمرے میں جاتا ہے لیکن حیا کمرے میں نہی ہوتی....

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"پرنسیس وپرنسیس"

شاہ حیا کو آواز دیتے ہوئے پورے گھر میں ڈھونڈتا ہے. سب حیا کو تلاش کر رہے ہوتے ہیں لیکن وہ ہوتی تو ملتی نہ.... آخر تھک ہار کر شاہ لاؤنج کے صوفے پر بیٹھ جاتا ہے...

ضمیر گھر کے cctv کیمرے چیک کرنے جاتا ہے...

تھوڑی دیر بعد آ کر شاہ کر پاس کھڑا ہوتا ہے...

"سر زمان کو کیمرے میں باآسانی دیکھا جا سکتا ہے آپکے نکلنے کے کچھ دیر بعد ہی وہ بھابھی کو لے کر فرار ہو گیا تھا..."

شاہ کے چہرے پر تکلیف کے اثار صاف دکھائی دے رہے تھے پاس ہی کھڑی نور اپنی جان سے پیاری دوست کے لئے رو رہی ہوتی ہے اور حیا کے ماں باپ سامنے ہی صوفے

پر بیٹھے ہوتے ہیں اور انکے پاس ہی عائشہ بیٹھی ہوتی ہے اور احد کھڑا کسی گہری سوچ میں ڈوبا ہوتا ہے....جب شاہ کی آواز پر سوچوں کی دنیا سے باہر آتا ہے...

"میں چھوڑوں گا نہی زمان تجھے ایسی عبرت ناک موت دوں گا کہ دنیا کانپ اٹھے گی ....میری عزت پر گندی نگاہ ڈالنے کی کیا سزا ہوتی ہے تجھے جلد معلوم ہو جائے گا تو

پچھتائے گا اپنے پیدا ہونے پر بھی..."

یہ کہہ کر شاہ اٹھتا ہے اور ضمیر کی طرف متوجہ ہوتا ہے....

"ضمیر حیا نے جو لاکٹ پہنا ہے اس میں میں نے ایک چپ لگائی تھی اس سے اسکی لوکیشن ٹریک کرو..."

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"یس سر..."

ضمیر جلدی سے ٹیبلٹ پر انگلیاں چلانے لگتا ہے...

اور شاہ ذیشان صاحب کے پاس گھٹنوں کے بل بیٹھتا ہے اور نرمی سے انکا ہاتھ تھامتا ہے

....

"انکل آپ پریشان نہ ہوں میں ہر حال میں اسے واپس لاؤں گا یہ میرا وعدہ ہے آپ سے ....جب تک میں زندہ ہوں تب تک اس پر آنچ بھی نہی آنے دوں گا...."

شاہ کی آنکھ سے ایک آنسو گرتا ہے....

ذیشان صاحب شاہ کی طرف دیکھتے ہیں اور اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہیں....

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"مجھے تم پر پورا بھروسہ ہے اللہ تمھیں کامیاب کرے..."

اتنے میں ضمیر شاہ کے پاس آتا ہے....

"سرلوکیشن ٹریس ہو گئی ہے..."

یہ سن کر شاہ فوری اٹھتا ہے اور ضمیر کے ساتھ باہر نکل جاتا ہے....

لوکیشن شہر کے باہر کی کسی جگہ پر آرہی ہوتی ہے... ضمیر ساتھ ساتھ لوکیشن چیک کرتا رہتا ہے... شاہ اپنے ساتھ کافی گارڈز کو بھی لے کر جارہا ہوتا ہے....

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حیا کو لگتا ہے جیسے کسی نے اسکے سر پر کوئی وزنی چیز رکھ دی ہو.. وہ آہستہ آہستہ آنکھیں کھولتی ہے تو درد کی ٹیس سی اٹھتی ہے.... اسکے جسم میں بہت درد ہو رہا ہوتا ہے ... جیسے کسی نے بہت مارا پیٹا ہو....

وہ تھوڑا سا اٹھ کر بیٹھتی ہے تو اپنے آپکو کسی بند کمرے میں پاتی ہے کمرہ میں ہر طرف

گند ہی پڑا ہوتا ہے اسے سمجھ نہی آتی کہ وہ کہاں ہے کچھ دیر سوچنے پر اسے یاد آتا ہے کہ آخری بار وہ شاہ سے ملی تھی اسکے کمرے سے باہر نکلنے لگی تو اسنے اسی شخص کو اپنے سامنے دیکھا تھا جو ایک بار اسے ہوٹل میں ملا تھا...

"یقیناً وہ شاہ سے بدلہ لینے کے لئے مجھے یہاں لایا ہے..اب میں کیا کروں..."

حیا ہاتھ ہلانے کی کوشش کرتی ہے لیکن اسکے ہاتھ بندھے ہوتے ہیں....

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ایک دم دروازہ کھلنے کی آواز پر وہ سر اٹھاتی ہے تو سامنے زمان اپنی شیطانی ہنسی لے کر کھڑا ہوتا ہے...

زمان چلتا ہوا حیا کے قریب آتا ہے تو وہ کھسک کر پیچھے ہونے لگتی ہے....

زمان پاس ہی رکھی ایک کرسی اٹھاتا ہے اور حیا کے سامنے رکھ کے بیٹھ جاتا ہے.....

"مجھے تمہارے ساتھ یہ کرتے ہوئے اچھا تو نہی لگ رہا لیکن کیا کروں تمہارے شوہر نے مجبور کر دیا ہے...."

"انڈر ورلڈ پر حکومت کرنے کے لئے مجھے راستے سے ہٹانا چاہتا ہے...."

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حیا چونک کر اسکی طرف دیکھتی ہے...

"کیا بکواس کر رہے ہو کون سا انڈر ورلڈ..."

زمان اسکی بات پر قہقہ لگا کر ہنستا ہے....

"تم بہت معصوم چڑیا ہو اب سمجھ آئی شاہمیر شاہ تمہارے عشق میں دیوانہ کیوں ہے لاکھوں لڑکیاں ہیں جو اسکے پیچھے پاگل ہیں مگر وہ صرف تمہارے پیچھے پاگل ہے.....(زمان حیا کی طرف جھکتا ہے) تمہاری معصومیت تمھیں اور پر کشش بناتی ہے....

لیکن افسوس اسنے تم سے بہت کچھ چھپایا ہے.... لیکن کوئی بات نہی فکر مت کرو میں ہوں نہ میں بتاؤں گا تمہیں سب کچھ..."

حیا اسکی طرف دیکھتی ہے...

"شاہمیر شاہ انڈر ورلڈ کا بادشاہ ہے بہت سے لوگ اسکے نیچے کام کرتے ہیں دنیا کے لئے وہ ایک بزنس مین ہے لیکن اصّل میں وہ ایک بیسٹ ہے جس کے سینے میں دل نہی ہے اور اگر ہے بھی تو پتھر کا ہے....

کسی کو جان سے مارتے ہوئے اسے اس پر رحم نہی آتا.... خون بہاتے ہوئے اسے سکون ملتا ہے....."

"جھوٹ ہے یہ ایسا ہو ہی نہی سکتا شاہ ایسا کبھی نہی کر سکتے تم جھوٹے ہو دشمن ہو انکے

سمجھے...."

حیا چیخ کر کہتی ہے....

"اچھا میں جھوٹا ہوں تو پوچھنا اپنے شاہ سے کہ کیا اسنے 14 سال کی عمر میں پہلا قتل نہی کیا تھا اپنے ماں باپ کے قاتل کو نہی مارا تھا...."

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حیا نفی میں سر ہلاتی ہے...

"یہ ناممکن ہے ایسا نہی ہو سکتا..."

وہ مسلسل منہ میں بڑبڑاتی رہتی ہے...

باہر سے اچانک شور کی آواز آتی ہے...زمان فوری باہر نکلتا ہے لیکن جاتے وقت جان کر دروازہ کھلا چھوڑ جاتا ہے...

باہر شاہ اور اسکے لوگ زمان کے لوگوں سے لڑ رہے ہوتے ہیں...شاہ زمان کو دیکھ کر اسکی طرف جھپٹتا ہے...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"کمینے اپنی موت کی دعوت دی ہے تو نے خود....کہاں ہے میری بیوی بتا....."

شاہ زمان کا گریبان پکڑ کے غراتا ہے...اور زمان اسکی یہ حالت دیکھ کر ہنسنے لگتا ہے...

"ہاہاہا کیا بات ہے شاہمیر شاہ کی حالت دیکھو ایک لڑکی کے لئے کیسے پاگل ہو رہا ہے اور تجھے پتا ہے شاہ مجھے تجھے یوں دیکھ کر بہت خوشی ہو رہی ہے..."

شاہ کا مکا زمان کا منہ بند کرا دیتا ہے...

"بکواس بند کر اپنی زمان میں تیرا وہ حشر کروں گا کہ تیری نسلیں کانپ اٹھیں گی..."

شاہ زمان پر دھاڑتا ہے کہ اچانک پیچھے سے کوئی اس پر حملہ کرتا ہے... شاہ برق رفتاری سے اسکا بازو پکڑ کے پیچھے کی طرف موڑتا ہے اور اپنے پیٹ پر بندھا چھڑا نکال اسکی گردن پر پھیر دیتا ہے.... وہ شخص نیچے زمین پر پڑا تڑپتا رہتا ہے... شاہ واپس زمان کی طرف مڑتا ہے... اور چُھڑی اسکے گلے پر رکھتا ہے...

"تجھے پتا ہے زمان تجھ جیسے کافروں کے لئے اللہ ہم جیسے مسلمان بھیجتا ہے..."

یہ کہتے ہی شاہ زمان شہ رگ کاٹ دیتا ہے....

"سر بھابھی!"

شاہ ضمیر کی طرف مڑتا ہے کسی طرف اشارہ کر رہا ہوتا ہے...

شاہ اسکی نظروں کے تعقب میں دیکھتا ہے تو ایک روم میں حیا بیٹھی ہوتی ہے جس کا آدھا دروازہ کھلا ہوتا ہے... حیا کا چہرہ آنسوؤں سے تر ہوتا ہے... کسی کو بھی حیا کا چہرہ دیکھ کر یہ اندازہ لگانا مشکل نہی ہوتا کہ وہ سب کچھ دیکھ چکی ہے...

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شاہ حیا کی طرف بڑھتا ہے تو اچانک حیا کے پیچھے سے ایک شخص نکلتا ہے جسے شاہ فوراً پہچان لیتا ہے وہ زمان کا خاص آدمی ہوتا ہے... اسنے حیا کی کمر پر چاکور کھا ہوتا ہے وہ حیا کو باہر لاتا ہے اور شاہ سے کچھ فاصلے پر کھڑا ہو جاتا ہے... ضمیر اور انکے باقی آدمی اس شخص پر گنز تانے کھڑے ہوتے ہیں....

"حیا کو چھوڑ دے آصف... ورنہ بہت پچھتائے گا..."

"پچھتائے گا تو تو شاہمیر شاہ...."

یہ کہتے ہی وہ حیا کی کمر میں چاکو کھونپ دیتا ہے....

حیا کی چیخ بلند ہوتی ہے ضمیر اور آدمی فوراً اس شخص کو گھیر لیتے ہیں...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شاہ حیا کی طرف رہا ہوتا ہے اسے لگتا ہے اسکی دنیا رک گئی ہو....

حیا پہلے زمین پر بیٹھتی ہے اور پھر ایک دم گر جاتی ہے....

شاہ حیا کے گرنے پر ہوش میں آتا ہے اور اسکی طرف دوڑتا ہے...

شاہ اسکے پاس گھٹنوں کے بل بیٹھ کر اسکا سر اپنی گود میں رکھتا ہے...

"پرنسیس تمہیں کچھ نہی ہو گا آنکھیں بند مت کرنا پلز دیکھو میں آ گیا ہوں نہ اب سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا ہاں!!"

حیا اس سے کچھ کہنے کی کوشش کرتی ہے مگر شاہ کو کچھ سمجھ نہی آ رہا ہوتا....وہ حیا کو باہوں میں اٹھا کر گاڑی میں بیٹھاتا ہے اور فل سپیڈ کے ساتھ گاڑی ہوسپٹل کی طرف لے جاتا ہے...پیچھے ہی ضمیر بھی اپنی گاڑی میں ہوسپٹل کی طرف جاتا ہے راستے میں ہو وہ نور کو کال کر دیتا ہے اور اس ہوسپٹل پوھنچنے کا کہتا ہے....شاہ تیزی سے گاڑی ہوسپٹل کے اندر لے کر جاتا ہے سارے راستے حیا اس سے کچھ کہنے کی کوشش کرتی رہتی ہے شاہ حیا کو باہوں میں اٹھا کر اندر لے جاتا ہے....سامنے ہی اسے نور نظر آ جاتی ہے وہ جلدی سے وارڈ بوائے کو سٹریچر لانے کو کہتی ہے شاہ حیا کو سٹریچر پر لیٹاتا ہے...

تو حیا اس سے کچھ کہتی ہے شاہ اسکے قریب جھکتا ہے...

"ششاہ آپنے ممجھ سسے ججھوٹ بوولا۔" شاہ یہ سن کر سکتے میں آجاتا ہے....بہت مشکل سے خود کو سنبھالتا ہے...

اور خود نور کی طرف مڑتا ہے..

"نور پلززز زحیا کو بچالو میں اس کے بغیر مر جاؤں گا پلز نور بچالو اسے...."

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"شاہمیر بھائی آپ فکر مت کریں میں اپنی پوری کوشش کروں گی..."

اتنے میں ضمیر بھی آجاتا ہے...

نور اس پر ایک نظر ڈال کر آپریشن تھیٹر میں چلی جاتی ہے...

شاہ پاس پڑے بینچ پر ڈھے جاتا ہے.....

ضمیر بھی اسکے پاس ہی کھڑا ہوتا ہے تھوڑی دیر میں حیا کی فیملی بھی آجاتی ہے....

احد ضمیر سے تفصیلات لیتا ہے اور پھر قریب ہی کھڑا ہو جاتا ہے...

شاہ کی حالت سے پتا چل رہا تھا کہ وہ کتنا بکھر گیا ہے اسکی سفید شرٹ پر خون لگا ہوتا ہے

....

ذیشان صاحب اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہیں....

شاہ بے حس و حرکت بیٹھا رہتا ہے....

اسکو آج سہی سے پتا چلتا ہے کہ پیروں تلے سے زمین نکل جانا کیا ہوتا ہے اس لگتا ہے آج وہ پھر وہی 14 سال کا لڑکا بن گیا ہے جو اپنے ماں باپ کی لاش دیکھتا ہے....

تھوڑی دیر اور گزر جاتی ہے تو نور باہر نکلتی ہے... شاہ فور آنور کی طرف بڑھتا ہے...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"نور حیا ٹھیک ہے نہ..."

نور کی آنکھیں بھی سرخ ہوتی ہیں اسکا چہرہ دیکھ کر صاف ظاہر تھا کہ وہ کیسے ضبط سے کھڑی ہے...

"حیا کو ہم سب کی دعاؤں کی ضرورت ہے اسے ہوش نہی آرہا..... بات صرف زخم کی نہی ہے شاہمیر بھائی..... اسے کوئی گہرا صدمہ لگا ہے اسکا نروس بریک ڈاؤن ہوا

ہے....اور ہمیں ڈر ہے اگر اسے ہوش آ بھی گیا تو..."

"تو کیا..."

شاہ بیچینی سے پوچھتا ہے....

"تو وہ کبھی چل نہی پائے گی.."

NEW ERA MAGAZINE .com

شاہ کو لگتا ہے جیسے کسی نے اسکے کانوں میں سیسہ پگھلا دیا ہو.....

وہ کرسی پر بیٹھ جاتا ہے...

"شاہمیر بھائی اسے ہماری دعاؤں کی ضرورت ہے آپ اسکے لئے دعا کریں وہ ٹھیک ہو جائے گی..."

شاہ خالی نظروں سے خلا میں کچھ ڈھونڈتا رہتا ہے...

اسے حیا کی کہی باتیں یاد آ رہی ہوتی ہیں....

"کچھ نہی بس ایک عجیب سا ڈر ہے شاہ کہیں یہ حسین خواب ٹوٹ نہ جائے.."

""پر نسیس پہلی بات یہ کہ یہ حقیقت ہے اور اگر یہ کوئی خواب بھی ہے تو میں اسے کبھی ٹوٹنے نہی دوں گا..."

"شاہ ایک عجیب سا احساس ہے جیسے کچھ بہت بُرا ہونے ہونے والا ہو جب بھی مجھے کوئی خوشی ملتی ہے ایسا ہی ہوتا ہے...."

"میری جان پہلے تمہارے پاس شاہمیر شاہ نہی تھا لیکن اب ہے اور میرا وعدہ ہے کہ میں تم تک کوئی دکھ کوئی تکلیف پوھنچنے نہی دوں گا..."

شاہمیر ایک جھٹکے سے اٹھتا ہے اور ہوسپٹل میں بنے پریئر روم میں جاتا ہے...

وہاں سے وہ وضو کرتا ہے وضو کرتے وقت بھی اسے حیا کی یاد آرہی ہوتی ہے... کہ کیسے اسنے اس وضو کرنا سیکھایا تھا....

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وضو کرنے کے بعد ایک صف میں کھڑے ہو کر وہ نماز پڑھنے لگتا ہے ادھر ادھر اکا دکا لوگ ہی ہوتے ہیں...

شاہ نفل پڑھنا شروع کرتا ہے آنسو اسکے گالوں ور لڑکھ لڑکھ کر آرہے ہوتے ہیں...

سلام پھیرنے کے بعد وہ دعا کے لئے ہاتھ اٹھاتا ہے...

"یااللہ تو رحیم ہے تیری ذات پاک ہے, تو گناہوں کو بخشنے والا ہے تو چاہے تو آسمان و زمین ایک کر سکتا ہے....

یااللہ میں نے آج تک تجھ سے کچھ نہ مانگا کیوں کہ سب کچھ تھا ہمیشہ سے میرے پاس لیکن آج میں آپسے اپنی محرم کی زندگی کی التجا کرتا ہوں اے اللہ مجھے وہ لوٹادے میں اسکے بغیر کچھ بھی نہی سب کچھ چھین گیا ہے مجھسے اسے مت چھین مجھسے.....یارب رحم کر مجھ پر....میری پستی کو بلندی پر پوھنچادے بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے...."

شاہ سجدے میں جھکا رو رہا ہوتا ہے کہ پیچھے سے کوئی شخص اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتا ہے ...وہ سجدے سے اٹھتا ہے تو ایک بزرگ کھڑے ہوتے ہیں....شاہ آنسو صاف کر کے کھڑا ہو جاتا ہے...

"اللہ بہت بڑا ہے وہ بہت رحیم ہے اور جس طرح تم نے دعا مانگی ہے نہ وہ ضرور قبول کرے گا... وہ تو چاہتا ہی یہی ہے کہ بندا اس سے آ کر مانگے اس کے سامنے آ کر ٹوٹے اور وہ اسے سمیٹ لے, اسے تھام لے...."

"میری بیوی بھی یہی کہتی ہے...."

بزرگ مسکراتے ہیں...

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اللہ تمہاری ہر دعا قبول کرے.."

"آمین!!"

شاہ پریئر روم سے باہر آ کر واپس اسی جگہ پر آ جاتا ہے جہاں باقی سب ہوتے ہیں...

وہ سب کو اگنور کرتا ہوا ICU میں چلا جاتا ہے.... نور اسے نہی روکتی کیوں کے اسے پتا تھا وہ نہی رکے گا...

شاہ اندر داخل ہوتا ہے تو اپنی جان سے زیادہ عزیز بیوی کو مشینوں میں جکڑا دیکھ کر اسکے دل میں ٹیس اٹھتی ہے...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شاہ مضبوط قدم اٹھاتا ہوا حیا کے بیڈ کی طرف جاتا ہے.... اور اسکے پاس پڑے سٹول پر بیٹھ جاتا ہے.... شاہ حیا کا ڈرپ سے جکڑا ہاتھ نرمی سے تھامتا ہے...

"پرنسیس! اور کتنا تنگ کرو گی, تم مجھے ایسے بلکل اچھی نہی لگ رہی ہو.... تم مجھے ہمیشہ کچھ نہ کچھ سمجھاتے ہوئے ہی اچھی لگتی ہو."

ایک آنسو اسکے پلکوں سے جدا ہو کر حیا کے ہاتھ پر گرتا ہے...

"شاہ مر جائے گا حیا...."

کیا تڑپ تھی اسکے لہجے میں....

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اچانک حیا کے جسم کو جھٹکے لگنے لگ جاتے ہیں مشین کی آواز سے شاہ کو لگا اسکا دل بند ہو جائے گا....وہ نفی میں سر ہلاتا ہوا باہر کی طرف جاتا ہے اور نور اور ڈاکٹرز اندر کی طرف بھاگتے ہیں....

شاہ باہر آ کر بینچ پر بیٹھ جاتا ہے...اور باقی سب پریشانی سے ٹہلنے لگتے ہیں...

نور کچھ دیر بعد باہر آتی ہے...

اسکا چہرہ آنسوؤں سے لبریز ہوتا ہے....

شاہ خالی نظروں سے اسے دیکھتا ہے....

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles

نور شاہ کے پاس آکر کھڑی ہوتی ہے....

نور شاہ کے سامنے آ کر کھڑی ہوتی ہے اور وہ اسے خالی نظروں سے دیکھ رہا ہوتا ہے...

"شاہمیر بھائی حیا خطرے سے باہر ہے..."

شاہ فوراً آسمان کی طرف دیکھتا ہے....

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"یا اللہ تیرا شکر"

"مگر...."

نور ایک بار پھر رو پڑتی ہے....

شاہ اس بار کھڑا ہو جاتا ہے اور نور کے سامنے آتا ہے...

"مگر کیا نور...."

نور بہت مشکل سے خود پر ضبط کے پہرے بیٹھاتی ہے....

"شاہمیر بھائی....ہماری حیا چل نہی سکتی...."

شاہ جلدی سے ICU کی طرف دوڑتا ہے...

ساتھ ہی باقی سب بھی اسکے پیچھے جاتے ہیں....

شاہ اندر داخل ہوتا ہے تو حیا دور خلا میں کچھ کھوجتی نظر آتی ہے....

شاہ اسکے پاس جاتا ہے لیکن حیا تب بھی اسکی طرف نہی دیکھتی اتنے میں باقی سب بھی اندر آجاتے ہیں....

حیا کی مما آگے بڑھ کر اسکا ماتھا چومتی ہیں....

اسکے بابا اور بھائی بھی اس سے اسکی طبیعت پوچھتے ہیں....

حیا مختصر سا جواب دے کر خاموش ہو جاتی ہے تھوڑی دیر گزرنے کے بعد شاہ ان لوگوں کو زبردستی گھر بھیج دیتا ہے کیوں کہ وہ کافی دیر سے یہاں ہوتے ہیں....

ضمیر بھی باہر چلا جاتا ہے اس وقت رات کے 3:00 بج رہے ہوتے ہیں حیا سو رہی ہوتی ہے جب کہ شاہ اسکے پاس ہی بیٹھا نیم دراز ہوتا ہے...

اچانک شاہ کے کانوں میں حیا کی آواز آتی ہے... وہ فوراً آنکھیں کھول کر دیکھتا ہے...

حیا منہ ہی منہ میں کچھ بڑبڑا رہی ہوتی ہے وہ شاید کوئی خواب دیکھ رہی ہوتی ہے کہ اچانک ڈر کر اٹھ جاتی ہے...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شاہ فوراً اسکی طرف بڑھتا ہے...

"پرنسیس ڈرو نہی کوئی بُرا خواب دیکھ لیا تھا..."

حیا خالی نظروں سے اسکی طرف دیکھتی ہے شاہ اسکا ہاتھ نرمی سے تھامتا ہے.... حیا کے ہاتھ کپکپانے لگتے ہیں....

اسکو خوف آتا ہے شاہ سے....

وہ اٹھنے کی کوشش کرتی ہے کہ ایک دم رک جاتی ہے...اور اپنے پیروں کی طرف دیکھتی ہے...وہ اپنے ٹانگیں ہلانے کی کوشش کرتی ہے مگر ہلا نہی پتا وہ بے یقینی سے شاہ کی طرف دیکھتی ہے جو بے بسی اور ضبط سے اسے ہی دیکھ رہا ہوتا ہے...حیا نفی میں سر ہلانے لگتی ہے...

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ممیری ٹانگیں کیوں نہی ہل رہی.....ششاہ.."

"کچھ نہی ہوا پر نسیس تم ریسٹ

کرو..."

شاہ بازوؤں سے پکڑ کے اسے لٹاتا ہے... مگر حیا اسکے ہاتھ جھٹک دیتی ہے...

"نور کو بلائیں..."

حیا میری بات..."

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry

حیا اسکی بات کاٹ کر چیختی ہے...

"میں نے کہا نور کو بلائیں... نور, نور, ن.."

وہ نور کو آوازیں دینے لگتی ہے.. اتنے میں نور اندر داخل ہوتی ہے تو حیا کو چیختے چلاتے اور شاہ کو اسے سنبھالتے ہوئے دیکھتی ہے وہ تیزی سے آگے بڑھتی ہے... اور ایک

نرس کی آواز دیتی ہے...

"جلدی سے انجکشن لاؤ..."

نرس سر ہلا کر باہر چلی جاتی ہے...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نور آگے بڑھ کے حیا کو بازوؤں سے تھامتی ہے...

"حیا کچھ نہی ہوا ریلیکس ہو جاؤ....سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا..."

حیا نور کے ہاتھ بھی جھٹک دیتی ہے...

"کیا ٹھیک ہو جائے گا ہاں میں عمر بھر کے لئے معذور ہو گئی اور تم کہتی ہو سب کچھ

ٹھیک ہو جائے گا...."

حیا پھوٹ پھوٹ کر رو دیتی ہے...

"بسس پرنسیس تم ٹھیک ہو جاؤ گی دیکھنا ہر چیز سہی ہو جائے گی...."

شاہ حیا کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں تھام کر کہتا ہے...

حیا اسکے ہاتھ جھٹک کر اسکا گریبان پکڑتی ہے...

"آپ ہیں وجہ اس سب کے ہر چیز آپکی وجہ سے ہوئی ہے آپکی وجہ سے میں معذور ہوئی ہوں...

کاش, کاش آپ میری زندگی میں کبھی نہ آئے ہوتے...آپنے مجھے برباد کرنے میں کوئی کسر نہی چھوڑی....(اتنے میں نرس انجکشن لے کر آجاتی ہے نوراس سے انجکشن لے کر آرام سے حیا کو لگانے لگتی ہے...)آپ نے مجھے دھوکہ دیا آہ.... مجھسے جھوٹ بولا.....میں آپکو کبھی معاف نہی کروں گی کسی بھی چیز کے لئے نہی..... کبھی نہی...."

اسکی آواز آہستہ آہستہ مدھم ہو جاتی ہے اور پھر وہ غنودگی میں چلی جاتی ہے....

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شاہ اسکو احتیاط سے لیٹا دیتا ہے...

"سب ٹھیک ہو جائے گا شاہمیر بھائی..."

"کیا ایسا کوئی راستہ نہی کہ حیا اپنے قدموں پر دوبارہ چل سکے..."

"راستہ ہے ،انشاءاللہ وہ ٹھیک ہو جائے گی...اور ہم سب اسکا ساتھ دیں گے..."

نور اسکو تسلی دے کر چلی جاتی ہے...

اور شاہ حیا کے قریب بیٹھ کر اسکے بالوں میں انگلیاں چلانے لگتا ہے....

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

صبح کا آغاز معمول کے مطابق ہوتا ہے....شاہ کی رات کو کسی پہر آنکھ لگ جاتی ہے...

اسکی آنکھ کسی آواز سے کھلتی ہے وہ جاگتا ہے تو حیا کے بڑبڑانے کی آواز آتی ہے...حیا

نیند میں کچھ بڑبڑا رہی ہوتی ہے...کہ اچانک اسکی آنکھ کھل جاتی ہے....

"شش پر نسیس میں ہوں یہاں ڈرو نہی..."

حیا شاہ کی طرف دیکھتی ہے تو کل کا سارا منظر اسکی آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے...وہ ڈر کے اس سے پیچھے ہو جاتی ہے....اور اچانک دروازہ نوک ہوتا ہے اور حیا کے گھر والے اندر آتے ہیں....شاہ اٹھ کر سائیڈ پر جا کر کھڑا ہو جاتا ہے وہ حیا کا ڈرنا نوٹ کرتا ہے لیکن ابھی وہ ری ایکٹ نہی کر سکتا تھا..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حیا کی مما اسکے پاس آکر اس سے اسکی طبیعت وغیرہ پوچھتی ہے...جس کا وہ ہوں ہاں میں جواب دیتی ہے...احد شاہ کے پاس جا کر کھڑا ہوتا ہے...

"ڈاکٹرز نے کیا کہا ہے کب تک ڈسچارج کر دیں گے..."

"آج ڈسچارج کر دیں گے... میں ڈسچارج پیپرز ہی بنوانے جانے والا تھا...."

شاہ باہر کی طرف جانے لگتا ہے کہ حیا کی بات اسکے قدم زمین میں جکڑ لیتی ہے....

شاہ غصّے سے حیا کی طرف پلٹتا

ہے اور اسکو ایک گھوری سے نواز کر باہر چلا جاتا ہے.... وہ اسکے گھر والوں کے سامنے کوئی تماشا نہی کرنا چاہتا تھا....

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حیا کی مما حیا کی طرف دیکھتی ہیں...

"حیا یہ کیا بچپنا ہے ایسا کیوں کہا بیٹا..."

"کیا مطلب ہے آپ کا مماہاں؟ کیا میں ایک قاتل کے ساتھ رہوں اب اس شخص کے ساتھ رہوں جس نے مجھے اس حال میں پوھنچا دیا ہے کہ میں اپنے قدموں پر کھڑی بھی نہی ہو سکتی...."

"بس میری جان یہ سب تو قسمت کا کھیل ہے..."

"ہر چیز قسمت میں نہی لکھی ہوتی مما ہمیشہ ہر بات قسمت پر نہی ڈال دینی چاہیے...."

یہ کہ کر حیا سسک پڑتی ہے...

تھوڑی دیر بعد شاہ لوٹتا ہے تو اسکے پیچھے ضمیر بھی وہیل چیئر کے ساتھ سر جھکائے داخل ہوتا ہے...

شاہ احد کے پاس آتا ہے...

"حیا کو ڈسچارج مل گیا ہے...ابھی نرس انجکشن لگانے آئے گی پھر ہم بس نکلیں گے ....آپ لوگ اگر ہمارے ساتھ آنا چاہتے ہیں تو..."

"نہی ہم بس اب گھر جائیں گی میری بہن تمہارے ساتھ محفوظ رہے گی مجھے بھروسہ ہے..."

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شاہ سر ہلا کر حیا کی طرف آتا ہے...اور اسے وہیل چیئر پر بیٹھانے کے لئے ہاتھ آگے کرتا ہے کہ حیا بول پڑتی ہے....

"میں آپ کے ساتھ نہی جاؤں گی..."

"کیوں نہی جاؤ گی؟"

شاہ ضبط سے پوچھتا ہے...

اتنے میں ایک نرس اندر داخل ہوتی ہے جسے ضمیر اشارہ کرتا ہے...

تو وہ آگے بڑھ کر حیا کے بازو پر انجکشن لگا دیتی ہے....

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"کیوں کے میں ایک قاتل کے ساتھ ہر گز نہی رہ سکتی..."

"حیا اس معاملے پر ہم گھر جا کر بات کریں گے...."

حیا نفی میں سر ہلاتی ہے.....

آہستہ آہستہ وہ غنودگی میں جانے لگتی ہے...

"وہ میرا گھر نہی ہے..."

شاہ احتیاط سے حیا کو اٹھاتا ہے اور وہیل چیئر پر بیٹھا دیتا ہے...اور ذیشان صاحب سے اجازت لیتا ہوا حیا کو لے کر چلا جاتا ہے....

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

گھر پہنچ کر شاہ حیا کو بیڈ پر لٹا کر اسکے ساتھ ہی آ کر لیٹ جاتا ہے....

بے بسی سے شاہ کی آنکھوں میں آنسو آ جاتے ہیں وہ اچانک سے اٹھ کر روم سے باہر نکلتا

ہے...اور نیچے جا کر اسی بند کمرے میں چلا جاتا ہے...

اور 32 موم بتیاں جلا دیتا ہے جس سے اسی آدمی کی تصویر روشن ہو جاتی ہے...

شاہ زمین پر گھٹنوں کے بل بیٹھا اپنے باپ کی تصویر پر ہاتھ پھیر رہا ہوتا ہے....

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels | Articles | Urdu Literature | Poetry | Writers

"بابا کیا ہمیشہ مجھ سے وہ لوگ چھین لئے جائیں گے...

جن سے میں پیار کرتا ہوں....

مجھ سے زیادہ کوئی شاید ہی بے بس ہو....

اتنی مشکل سے اسکی نظروں میں خود کے لئے محبت دیکھی تھی اب نفرت نہی دیکھی جاتی.....

میں کیا کروں بابا کس سے کہوں....

جب جب میں ٹوٹتا تھا تو وہ ہمیشہ مجھے اپنی باتوں سے سمیٹ لیتی تھی.....

اب کیا کروں جو سمیٹتی تھی آج اسی نے توڑ دیا ہے.....

جو اعتبار کا بیج اتنی مشکل سے بویا تھا....وہ ایک ہی جھٹکے میں اس زمان نے اکھاڑ کر پھینک دیا...."

اسکے لہجے میں بے بسی ہی بے بسی تھی....

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ہمیشہ مجھسے ہی میرے اپنے چھین لئے جاتے ہیں.....میں نے اللہّ سے بھی دعا مانگی ہے کہ وہ حیا کے دل میں میرے لئے پھر سے محبت ڈال دیں آپ کہتے تھے نہ اللہّ سب کی سنتا ہے اور حیا بھی تو یہی کہتی ہے تو وہ پھر میری بھی سنیں گے نا....."

وہ کسی معصوم بچے کی طرح اپنے باپ سے کی تصویر سے مخاطب ہوتا ہے.....

اور پھر اچانک اٹھتا ہے...

تو اسکی آنکھیں لال انگارہ ہو رہی ہوتی ہیں....

"بابا اس بار میں قسمت کو یہ کھیل ہر گز نہی کھیلنے دوں گا اس بار چال ایسی چلوں گا کہ بساط پلٹ جائے گی...اس بار میں اپنی حیا کو خود سے دور نہی جانے دوں چاہے وہ خود ہی کیوں نہ چاہے..."

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یہ کہ کر شاہ کمرے سے باہر چلا جاتا ہے....

حیا اپنے آپ کو پھر سے اسی جگہ پر پاتی ہے جہاں شاہ کھڑا زمان کے گلے پر بے دردی سے چھری پھیر دیتا ہے....

منظر پھر بدلتا ہے اس بار حیا کے سامنے کافی سارے آئینے ہوتے ہیں جن میں اسے خود کا عکس نظر آتا ہے ایک آئینے کا عکس اسے کہہ رہا ہوتا ہے....

"تم تو بری مہان بنتی تھی کہ کسی کو ناحق مرنے نہیں دو گی پھر کیسے اس شخص کو مرنے دیا اسے کیوں نہ بچایا..ہاں!"

حیا نفی میں سر ہلاتی ہے...

"میں خود بے بس تھی..."

حیا کے منہ سے سسکی نکلتی ہے....

ایک دم دوسرا عکس بولتا ہے...

"تم نے تو قسم کھائی تھی نہ... کہ تمہارے سامنے کوئی بھی اگر زندگی اور موت سے لڑ رہا ہو گا تو تم اسے بچاؤ گی چاہے وہ تمہارا دشمن ہی کیوں نہ ہو...."

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تیسرا عکس بولتا ہے....

"قاتل ہوں تم اسکی, تمہاری وجہ سے اسکا قتل ہوا ہے تم قصوروار ہو اس سب کی تمہارے ہاتھ اس کے خون سے رنگے ہیں...."

حیا نفی میں سر ہلاتی ہوئی کانوں پر ہاتھ رکھ لیتی ہے....

شاہ کمرے میں داخل ہوتا ہے تو حیا ادھر ادھر سر مار رہی ہوتی ہے اور منہ میں کچھ بڑبڑا رہی ہوتی ہے... شاہ تیزی سے کے قریب جاتا ہے....

"پرنسیس ,پرنسیس اٹھو آنکھیں کھولو... کوئی بُرا خواب دیکھ لیا کیا...."

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"میں قتاتل ننھی ہوں..."

حیا مسلسل یہی بڑبڑا رہی ہوتی ہے....

"میری جان اٹھو.....حیاااا"

آخر میں شاہ اونچی آواز میں کہتا ہے تو حیا فوراً سے آنکھیں کھول دیتی ہے..

"پرنسیس کیا ہوا بُرا خواب دیکھ لیا...."

شاہ اسکا ہاتھ پکڑ کے اس سے پوچھتا ہے...

NEW ERA MAGAZINE .com

حیا کو اس سے خوف آتا ہے اسے اسکے ہاتھوں پر خون نظر آنے لگتا ہے وہ اپنے ہاتھوں کو دیکھتی ہے جو شاہ کے ہاتھوں میں ہوتے ہیں اسکے ہاتھ کانپنے لگتے ہیں....

وہ خوفزدہ نظروں سے شاہ کو دیکھتی ہے اور اس سے دور ہونے کی کوشش کرتی ہے مگر اپنی ٹانگوں کی وجہ سے نہی ہو پاتی....اسکی آنکھوں میں بے بسی سے آنسو آجاتے ہیں

....

شاہ کے چہرے پر بھی ازیت رقم ہوتی ہے....

"میں تمہارے لئے ناشتہ لے کر آتا ہوں.."

شاہ نظریں چراتا ہوا اٹھ کر چلا جاتا ہے...اور حیا پیچھے پھوٹ پھوٹ کر رو دیتی ہے .... تھوڑی دیر بعد شاہ ہاتھ میں ٹرے لئے آتا ہے....ٹرے کو بیڈ پر رکھ کر وہ حیا کے قریب آتا ہے...اور اسکو وہیل چیئر پر احتیاط سے بیٹھا کر واش روم لے کر جاتا ہے حیا کا برش اپنے ہاتھوں میں پکڑتا ہے تو حیا دھیمی آواز میں بول پڑتی ہے...

"میں...کر لوں گی..."

شاہ اسے برش پکڑا کر سینے پر ہاتھ باندھے اسکی کاروائی دیکھنے لگتا ہے حیا برش کر کے آرام سے منہ دھو لیتی ہے تو شاہ اسے واپس روم میں لے کر جاتا ہے...

اور بیڈ پر بیٹھاتا ہے...

اور اپنے ہاتھ سے اسے نوالہ بنا کر کھلاتا ہے...

حیا چپ چاپ کھا لیتی ہے کیوں کہ وہ ابھی بھی خواب کے زیرِ اثر ہوتی ہے....اور اسے اب بھی شاہ کا ڈر ہوتا ہے....

شاہ کو اسکے آنکھوں میں پھیلا خوف دکھائی دیتا ہے تو اسکا دل کٹ کر رہ جاتا ہے....

شاہ حیا کو ناشتہ کروا کر برتن اٹھا کر چلا جاتا ہے...

اور حیا پیچھے بیٹھی سوچتی رہتی ہے آخر وہ یہاں آئی تو کیسے آئی....

"اس شخص سے کچھ بھی ہونے کی امید کی جاسکتی ہے..."

وہ تلخی سے مسکراتی ہے...وہ اپنی ٹانگوں کی طرف دیکھتی ہے تو پھر سے اسکی آنکھوں میں آنسو آجاتے ہیں...وہ تھوڑا آگے کو جھک کر اپنا پیر چیک کرتی ہے...

"کیا اب میں کبھی چل نہی پاؤں گی...کیا کبھی پھر اپنے قدموں پر کھڑی نہی ہو پاؤں گی....یا اللہّ (کیا کرب تھا اسکی آواز میں..)

اللہّ پاک آپ چاہیں تو کچھ بھی ہو سکتا ہے ہر چیز ممکن ہے مجھے پھر سے میرے قدموں پر کھڑا کر دیں پلز اللہّ پلز....."

دروازے کی آواز سے وہ جلدی سے اپنے آنسو صاف کرتی ہے اور واپس بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا کر بیٹھ جاتی ہے....

شاہ واپس روم میں آتا ہے اور ڈریسنگ روم سے حیا کا ڈریس نکال کر بیڈ پر رکھتا ہے....

"میں سکینہ کو بلاتا ہوں وہ تمھیں چینج کروادے گی...."

شاہ دروازے کی طرف بڑھتا ہے کہ حیا کی آواز سے رک جاتا ہے....

"مجھے میرے گھر جانا ہے...."

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Urdu

شاہ غصّے سے اسکی طرف مڑتا ہے...

"میرا خیال ہے تم اپنے گھر پر ہی ہو..."

"یہ میرا گھر نہی ہے مجھے میرے گھر والوں کے پاس جانا ہے..."

"لیکن میں تمھیں جانے کی اجازت نہی دے سکتا..."

اسکا لہجہ تھوڑا سخت ہوتا ہے...

حیا آنسوؤں سے لبریز پلکیں اٹھا کر شاہ کو دیکھتی ہے تو اسکے دل میں حشر برپا کر دیتی ہے ...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شاہ خود کو اسکی آنکھوں میں ڈوبتا محسوس کرتا ہے...وہ فوراً نظروں کا زاویہ بدلتا ہے ...اور کمرے سے باہر نکل جاتا ہے....

تھوڑی دیر بعد سکینہ آ کر اسے کپڑے چینج کروا کر چلی جاتی ہے....حیا روم میں اکیلی بیٹھ کر اپنی زندگی کے بارے میں سوچ رہی ہوتی ہے....

"کیا مجھ جیسی لڑکی کے ساتھ کوئی زندگی گزار سکتا ہے؟"

وہ نامحسوس انداز میں بھی شاہ کا انتظار کر رہی ہوتی ہے...

اسے لگتا کہ شاہ بھی اس سے تھک گیا ہے, بیزار ہو گیا ہے....

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آنسو لڑی کی صورت میں اسکے رخسار بھگو رہے تھے...

"تو اب شاہ کے لئے بھی میں بوجھ بن گئی ہوں ظاہر ہے کوئی مجھ جیسی معذور لڑکی کے ساتھ کیوں رہنا چاہے گا..."

اس وقت شام کے 5:00 بج رہے ہوتے ہیں اور شاہ کا کچھ پتا ہی نہی ہوتا.... سکینہ بھی اسے دوپہر کا کھانا کھلا کر جا چکی ہوتی ہے....

"کوئی فلسفہ نہی عشق کا

جہاں دل جھکے وہیں سر جھکا

وہیں ہاتھ جوڑ کر بیٹھ جا

نہ سوال کر نہ جواب دے....."

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شاہ شام کو 7:00 بجے گھر لوٹتا ہے اور آتے ہی سکینہ سے حیا کے کھانے اور دوائی کا پوچھتا ہے....

"صاحب جی کھانا تو زبردستی کر کے کھلا دیا تھ لیکن انہوں نے دوائی نہی کھائی میں نے بڑا کہا جی.... مگر انہوں نے مجھے ڈانٹ کر بھیج دیا...."

شاہ غصّے سے اوپر جاتا ہے....

اور پیچھے سکینہ بڑبڑانے لگتی ہے.....

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اب تو بیبی جی کی خیر نہی لگتا ہے..."

اور تاسف سے سر ہلا کر اپنے کام میں لگ جاتی ہے.....

شاہ غصّے سے کمرے کا دروازہ کھولتا ہے....

تو حیا جو بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا کر بیٹھی ہوتی ہے ایک دم ہڑ بڑا جاتی ہے... شاہ غصّے سے اسکی طرف بڑھتا ہے....

"آخر تمہارے ساتھ مسئلہ کیا ہے کیوں مجھے تنگ کر رہی ہو حیا جب سکینہ دوائی دینے آئی تھی تو اسے ڈانٹ کر کیوں بھیج دیا...."

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"مجھے نہی کھانی کوئی دوا..."

"نہی کھاؤ گی تو ٹھیک کیسے ہو گی..."

حیا آنکھوں میں نمی لئے اسے دیکھتی ہے...

"میں اب کبھی ٹھیک نہی ہو پاؤں گی, پھر کبھی اپنے پیروں پر کھڑی نہی ہو پاؤں گی ...."

شاہ اسکے پاس گھٹنوں کے بل بیٹھتا ہے...اور نرمی سے اسکا ہاتھ تھامتا ہے...

"میری جان, اتنی مایوسی کی باتیں مت کرو, تم ٹھیک بھی ہو گی اور اپنے پیروں پر دوبارہ چلنا بھی سیکھ جاؤ گی....اپنے رب کی رحمت سے نہ امید نہ ہو...."

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اگر ایسا نہ ہو سکا تو"

"تو میں تمہارا سہارا بنوں گا تمھیں کسی کی ضرورت نہی ہے جب تک میں تمہارے ساتھ ہوں..."

"مجھے کسی کا سہارا نہی چاہیے, اور آپکا.....

آپکا تو بلکل بھی نہی چاہیے....

آپ کہتے ہیں نہ کہ یہ گھر میرا ہے نہی ہے یہ میرا گھر....مجھے اس گھر کی دیواروں سے سسکیاں سنائی دیتی ہیں....

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ممجھے لگتا ہے جیسے کوئی مجھے کہ رہا ہو کہ میں ایک قاتل کی بیوی ہوں....

جب, جب آپ مجھے چھوتے ہیں مجھے وحشت ہوتی ہے, مجھے آپکے لمس سے وحشت ہوتی ہے....

جب آپ میرا ہاتھ پکڑتے ہیں تو مجھے آپکے ہاتھوں پر خون دکھتا ہے...ذہنی مریضہ بنا دیا ہے آپنے مجھے.... سوتی ہوں تو خواب ڈرا دیتے ہیں جاگتی ہوں تو آپ سے خوف آتا ہے...."

وہ چہرہ چھپا کر ہچکیوں سے رونے لگتی ہے...اور شاہ ساکت بیٹھا ہوتا ہے اسے لگتا ہے کہ شاید کوئی دل پر خنجر کھونپ دیتا تو اسکی تکلیف بھی اس سے کم ہوتی.....

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ اٹھتا ہے اور تیزی سے کمرے سے باہر نکل جاتا ہے.... باہر جا کر گاڑی میں بیٹھتا ہے گارڈز اسکے پیچھے آتے ہیں مگر وہ ہاتھ کے اشارے سے انہیں روک دیتا ہے.....

شاہ گاڑی میں بیٹھ کر فراٹے سے گاڑی بھگا کے جاتا ہے..... وہ بنا مقصد سڑکوں پر گاڑی دوڑاتا رہتا ہے پھر وہ سی سائیڈ پر گاڑی روکتا ہے اور باہر نکل کر گاڑی کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھ جاتا ہے.....

شاہ اس وقت ضبط کے آخری مرحلے پر ہوتا ہے.... بے بسی, غصّہ, دکھ, افسوس کونسا جذبہ تھا جو وہ اس وقت محسوس نہی کر رہا تھا.....

"کیوں حیا بنا کچھ جانے, بنا کچھ پوچھے مجھسے اتنی نفرت کرنے لگ گئی ہو.....

ایک بار سچائی جاننے کی کوشش تو کرتی.....

شاید ہی کوئی اتنا بے بس ہو اس دنیا میں یا اللہ رحم کر مجھ پر.....

میں تیرا نافرمان بندا ہوں جانتا ہوں بہت گناہگار ہوں مگر ہمارے گناہ چاہے آسمانوں تک ہی کیوں نہ ہوں توبہ کا ایک آنسو ہر گناہ دھو دیتا ہے.....

اسکا دل میرے لئے صاف کر دے یارب میں تجھسے التجا کرتا ہوں...."

شاہ کی آنکھ سے ایک آنسو گرتا ہے.... وہ ضبط کی انتہا پر ہوتا ہے.... اسکی آنکھیں سرخ ہو رہی ہوتی ہیں اور دماغ کی رگیں تنی ہوتی ہیں.....

حیا تھوڑی دیر تک روتی رہتی ہے پھر آنسو صاف کر کے بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا کر بیٹھ جاتی ہے....

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تھوڑی دیر میں سکینہ اجازت لے کر اندر آتی ہے...

"بیبی جی وہ ضمیر صاحب آپ سے ملنے اے ہیں اور انکے ساتھ کچھ لوگ بھی ہیں آرمی کے کپڑوں میں ہیں جی مجھے تو لگتا ہے آرمی والے ہی ہیں.....آپ سے ملنے کا کہ رہی ہیں بلالوں اندر...."

حیا الجھن کا شکار ہوتی ہے...

"ٹھیک ہے آپ بھیج....دیں..."

سکینہ سر ہلا کر چلی جاتی ہے....

اور حیا اپنا دوپٹہ سر پر لیتی ہے.....

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تھوڑی دیر بعد ضمیر کمرے میں داخل ہوتا ہے اور اسکے پیچھے ہی 2 اور لوگ بھی آتے ہیں.....

حیا انکے سلام کا جواب دے کر انہیں بیٹھنے کو کہتی ہے اور سکینہ کو چائے بنانے کا کہتی ہے.....

ضمیر اور باقی دونوں لوگ کمرے میں رکھے صوفے پر بیٹھ جاتے ہیں....

اور حیا دوانجان لوگوں کو دیکھ رہی ہوتی ہے...

"بھابھی یہ کیپٹن اظہر ہیں اور یہ میجر نعمان....یہ شاہ سر کے بہت اچھے دوست ہیں
...."

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حیا مزید الجھتی ہے....

"لیکن شاہ تو...."

آگے حیا سے کچھ بولا نہی جاتا اسکے پاس الفاظ ختم ہو جاتے ہیں....

میجر حیا کی مشکل آسان کرنے کے لئے فوراً بولتا ہے....

"دراصل "زمان" جس شخص نے آپکو کڈنیپ کیا تھا ایک خطرناک مجرم ہے جو کسی کی پکڑ میں نہی آتا شاہمیر ایسے ہی لوگوں کو نیست و نابود کرتا ہے.....دنیا کے لئے ایک بزنس ٹائکون, انڈر ورلڈ کے لئے انڈر ورلڈ کا بے تاج بادشاہ, لیکن در حقیقت اللہ کا شیر ہے وہ....دشمنوں کی اینٹ سے اینٹ بجا دیتا ہے وہ.....جو اسکے ملک کو نقصان پوھنچانے کا سوچتے بھی ہیں وہ انکا دماغ الٹ دیتا ہے...."

میجر بہت فخر سے شاہ کے بارے میں بتا رہی تھے اور حیا جیسے پتھر کا مجسمہ بن گئی ہو .....اپنی حیرت سے نکل کر وہ پوچھتی ہے....

"مطلب شاہ آرمی کے لئے کام کرتا ہے...."

میجر دھیرے سے ہنس پڑتے ہیں....اور نفی میں سر ہلاتے ہیں....

"نہی وہ ہمارے لئے کام نہی کرتا....اس جیسے لوگ صرف اللہ کے لئے کام کرتے ہیں ...."

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حیا کو لگا جیسے کسی نے بہت اونچائی سے بہت گہری کھائی میں گرا دیا ہو اسے....وہ لوگ اور کیا کہتے رہے اسے کچھ سمجھ نہی آئی....

وہ لوگ اٹھ کر چلے گئے اور ضمیر انکے ساتھ انکو باہر تک چھوڑنے چلا گیا....

تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو حیا بیٹھی رو رہی ہوتی ہے... وہ اسکے پاس آکر کھڑا ہوتا ہے ....

"سوری بھابھی میں جانتا ہوں میں نے آپکا بہت دل دکھایا ہے لیکن میں سر کو ایسے ٹوٹتے ہوئے نہی دیکھ سکتا تھا.... اتنی مشکل سے تو انہوں نے جینا سیکھا تھا, ہنسنا سیکھا تھا..... لیکن اب بھابھی وہ روز جیتے تھے روز مرتے تھے..... آپ ان سے اتنی بدگمان ہو گئی ہیں کہ آپ انکو اتنی تکلیف, اتنی اذیت دے رہی ہیں آپکو اسکا اندازہ ہی نہی....."

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حیا منہ پر ہاتھ رکھ کے ہچکیوں سے روتی ہے.... اور نفی میں سر ہلاتی ہے....

"یہ ممیں نے کیا کر دیا ضمیر بھائی.... میں یہ سب نہی چاہتی تھی.....

وہ شخص جس نے مجھے بے تحاشا چاہا, جس نے مجھ پر ہمیشہ اعتبار کیا.....میری ہنسی کی وجہ بنا میں نے اسے ہی اتنی تکلیف دی.....اور وہ چپ چاپ سب سنتے رہے اپنی صفائی میں ایک لفظ نہ کہا...."

"سر ٹوٹ گئے ہیں آپ انہیں اپنی محبت سے سمیٹ لیں...."

حیا تلخی سے ہنس دیتی ہے....

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"کیا کوئی شخص مجھ جیسی لڑکی کے ساتھ رہ سکتا ہے...مجھ جیسی معذور کے ساتھ ...."

حیا بے اختیار رو پڑتی ہے....

"پلز بھابھی ایسا مت سوچیں آپ اتنی نہ امید کیوں ہیں؟ دیکھئے گا آپ بہت جلد بلکل سہی ہو جائیں گی اپنے پیروں پر چلیں گی..."

اچانک باہر سے گاڑی کی آواز آتی ہے تو حیا اپنے آنسو صاف کر لیتی ہے....

"بھابھی پلز سر کو مت بتایے گا کہ میں کسی کو لے کر آیا تھا....."

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"جی"

حیا بس ایک لفظی جواب دیتی ہے اتنے میں دروازہ کھلتا ہے....

اور شاہ اندر آتا ہے... ضمیر کو دیکھ کر تھوڑی حیرانی ہوتی ہے اسے....

"تم....."

"اسلام و علیکم ! سر وہ میں بھابھی سے انکی طبیعت پوچھنے آیا تھا.... ٹھیک ہے بھابھی میں چلتا ہوں اب خدا حافظ !.."

شاہ کو سلام اور حیا کو خدا حافظ کر کے ضمیر باہر چلا جاتا ہے.....اور حیا شاہ کو دیکھ رہی ہوتی ہے....

شاہ اسکی طرف ایک بار بھی نظر اٹھا کر نہی دیکھتا.....

اور واشروم میں چلا جاتا ہے اور حیا بے بسی سے آنکھیں بند کر لیتی ہے....

تھوڑی دیر بعد واشروم کا دروازہ کھلنے کی آواز آتی ہے لیکن حیا آنکھیں نہی کھولتی .....شاہ باہر آکر اس پر ایک نظر ڈال کر انٹر کوم پر سکینہ کو کھانے کا کہہ کر صوفے پر جا کر بیٹھ جاتا ہے تھوڑی دیر بعد سکینہ کھانا کے آتی ہے شاہ اس سے کھانا لے کر بیڈ پر حیا کے سامنے رکھتا ہے...وہ اسی طرح بیٹھی ہوتی ہے.....

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اٹھو حیا اور کھانا کھاؤ..."

حیا آنکھیں کھول کر اسے دیکھتی ہے....اور سیدھی ہو کر بیٹھ جاتی ہے....اور کھانا کھانے لگتی ہے....

شاہ بھی تسلی سے کھانا کھانے لگتا ہے...کھانا کھانے کے بعد وہ سکینہ کو بلا کر برتن اٹھوا دیتا ہے اور حیا کے پاس آکر سائیڈ ڈرار سے اسکی میڈیسن نکال کر اسے دیتا ہے جو وہ

آرام سے کھا لیتی ہے....

شاہ اسکی اتنی فرمابرداری پر حیران ہوتا ہے مگر اپنی حیرانی چھپا کر اسے میڈیسن دے کر جانے لگتا ہے کہ حیا بات پر اسکا پورا وجود زلزلوں کی زد میں آجاتا ہے اسے لگتا ہے جیسے کسی نے سر پر آسمان گرا دیا ہو....

"مجھے آپ سے طلاق چاہیئے ہے...."

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شاہ غصّے سے اسکی طرف بڑھتا ہے....

"کیا کہا تمنے دوبارہ کہنا..."

شاہ کے لہجے سے ایک پل کو حیا ڈر جاتی ہے.... لیکن پھر ہمّت کر کے کہتی ہے....

"مجھے آپ سے طلاق چاہیئے ہے اور اگر آپ نے نہ دی تو میں آپ سے خُلا....."

شاہ کا تھپڑ حیا کے 14 طبق روشن کر دیتا ہے...

حیا بے یقینی سے شاہ کی طرف دیکھتی ہے اسکا چہرہ سرخ پڑ جاتا ہے....

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ابھی 'ع' لکھوں تُو سوچے مجھے

پھر 'ش' لکھوں تیری نیند اُڑے

جب 'ق' لکھوں تجھے کچھ کچھ ہو

میں 'عشق' لکھوں تجھے ہو جائے"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شاہ حیا کے بال اپنی سخت گرفت میں لیتا ہے....

"اگر تم مجھ سے موت مانگتی تو میں تمھیں موت ضرور دے دیتا لیکن طلاق سوچنا بھی مت.....اور اپنے اس چھوٹے سے دماغ میں بیٹھالو (شاہ حیا کے سر پر انگلی مار کر کہتا ہے) آج کے بعد یہ بے ہودہ لفظ تمہاری زبان پر آیا تو ایک سیکنڈ لگاؤں گا تمہاری جان لینے میں...."

شاہ حیا کے بال ایک جھٹکے سے چھوڑتا ہے.....

حیا اب تک سن بیٹھی ہوتی ہے....

شاہ کمرے میں بنے ٹیرس پر چلا جاتا ہے....

اور پیچھے حیا زار و قطار روتی ہے.....

اسکو شاہ سے اتنے شدید ردِ عمل کی توقع ہر گز نہی تھی....

وہ آنکھیں بند کر کے بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا کر بیٹھ جاتی ہے....آنسو اسکے رخساروں پر بہہ جاتے ہیں.....

"میں کیا کروں شاہ آپکی خوشیوں کے لئے مجھے یہ قربانی دینی پڑے گی.....

کب تک آپ مجھ جیسی معذور لڑکی کے ساتھ گزارا کریں گے....

ایک دن تھک جائیں گے....

مجھے معاف کر دیئے گا شاہ لیکن مجھے یہ سب کرنا ہو گا چاہے آپ اب مجھے تھپڑ ماریں یا پھر گولی ہی کیوں نہ ماردیں....میں آپکی خوشیوں کے ساتھ سمجھوتا نہی کر سکتی ....مجھے آپ سے دور جانا ہو گا...."

""وہ میرا سب کچھ ہے

لیکن میرا مقدر نہی,

کاش وہ میرا کچھ بھی نہ ہوتا

بس میرا مقدر ہوتا....."""

آنسو اسکے رخسار بھگو رہے ہوتے ہیں...وہ اپنے آنسو صاف کرتی ہے....اور لیٹ جاتی ہے....

شاہ تھوڑی دیر ٹیریس پر کھڑا رہتا ہے...اور پھر واپس کمرے میں آجاتا ہے....حیا شاہ کو دیکھ کر آنکھیں بند کر کے دوسری طرف کروٹ بدل لیتی ہے...

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شاہ بھی لائٹ اوف کر کے بیڈ کی دوسری سائیڈ آکر لیٹ جاتا ہے....دونوں ایک دوسرے کی طرف کروٹ لے کر لیٹے ہوتے ہیں دونوں کی ہی نیند آنکھوں سے کوسوں دور ہوتی ہے.....

دونوں ہی قسمت کی اس ستم ظریفی پر افسوس کر رہی ہوتے ہیں.....

"اٹھا کر آگ دھر دی اسنے میری ہتھیلی پر،

میں نے عشق میں بس ایک پل کی تکلیف پوچھی تھی"

صبح اپنے معمول کے مطابق ہوتی ہے.... شاہ کی آنکھ موبائل پر لگے الارم سے کھلتی ہے... وہ اٹھ کر الارم بند کر دیتا ہے تاکہ حیا کی آنکھ نہ کھلے... لیکن حیا پہلے ہی جاگ جاتی ہے....

شاہ اٹھ کر واشروم چلا جاتا ہے تھوڑی دیر بعد وہ نک سک سا تیار ہو کر آتا ہے....

اسنے بلیک کلر کا قمیض شلوار پہنا ہوتا ہے....

حیا اسے دیکھتی ہے جو تمام تر وجاہت کے ساتھ شیشے کے سامنے کھڑا بال بنا رہا ہوتا ہے

....

اپنے اوپر پرفیوم چھڑک کر وہ حیا کی طرف رخ کرتا ہے حیا یک ٹک اسے دیکھ رہی ہوتی

ہے....

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شاہ کی آنکھوں میں شرارت جھلکتی ہے....

"مانا کہ ہینڈسم لگ رہا ہوں لیکن کیا نظر لگاؤ گی..."

شاہ کمال معصومیت سے پوچھتا ہے....

حیا سٹپٹا کر نظریں چُرا جاتی ہے...

"خدا نہ کرے آپکو میری نظر لگے شاہ, آپکو جی بھر کے دیکھ لینا چاہتی ہوں... پھر موقع ملے نہ ملے...."

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یہ سب حیا دل میں سوچ کر رہ جاتی ہے...

شاہ وہیل چیئر گھسیٹ کر لاتا ہے....

اور حیا کو اس پر بیٹھا دیتا ہے...

شاہ حیا کو واشروم میں چھوڑ کر خود باہر آ جاتا ہے....

اور اسکے کپڑے نکال کر اسے پکڑاتا

ہے....

تھوڑی دیر بعد حیا کو باہر لا کر اسکو ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے بیٹھاتا ہے حیا برش اٹھا کر

اپنے بال سوارنے لگتی ہے....

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"آج ہم نیچے جا کر ناشتہ کریں گے..."

شاہ حیا کو کہتا ہوا اسکے ہاتھ سے برش لے کر ڈریسنگ ٹیبل پر واپس رکھتا ہے...اور اسکو

نیچے لے جانے لگتا ہے....

سیریوں کے قریب پوھنچ کر وہ حیا کو باہوں میں اٹھالیتا ہے....اور ملازم کو بلا کر چیئر نیچے رکھوا دیتا ہے...شاہ حیا کو اپنے بازوؤں میں اٹھا کر نیچے لے جاتا ہے اور سیدھا ڈاینینگ ٹیبل پر لے جا کر بیٹھا دیتا ہے.....

سکینہ ناشتہ لگا دیتی ہے دونوں خاموشی سے ناشتہ کرنے لگتے ہیں....

شاہ سکینہ سے کہ کر حیا کی میڈیسنز لون میں ہی لے آنے کو کہتا ہے...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اور حیا کو وہیل چیئر پر بیٹھا کر لون میں لے آتا ہے....

آج موسم بھی کافی خوش گوار ہوتا ہے...شاہ لون میں پڑی کرسیوں کے پاس ہی حیا کی وہیل چیئر لے آتا ہے...اور خود ساتھ والی کرسی پر بیٹھ جاتا ہے...

اتنے میں سکینہ بھی حیا کی میڈیسنز لے آتی ہے اور شاہ کو پکڑا کے چلی جاتی ہے... شاہ حیا کو میڈیسنز دیتا ہے جو وہ چپ چاپ کھا لیتی ہے....

شاہ کو امید ہوتی ہے کہ حیا اب اس سے اس بارے میں کوئی بات نہی کرے گی.....

شاہ اٹھ کر حیا کے پاس جاتا ہے...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"چلو آؤ ہم تھوڑی سی واک کرتے ہیں..."

حیا اسے حیران نظروں سے دیکھتی ہے...

"شاید آپ بھول رہے ہیں میں اب کبھی چل نہی سکتی پھر کیوں میرا مذاک اڑا رہے ہیں

"....

"تمھیں لگتا ہے میں تمہارا مذاک اڑا رہا ہوں...

حیا جب ایک بچا پیدا ہوتا ہے تو خود ی سے چلنے نہی لگ جاتا اسے سیکھنا پڑتا ہے...ایک ایک قدم اٹھانا پڑتا ہے, کوشش کرنی پڑتی ہے....اور تمھیں بھی کرنی پڑے گی اور اب میں تمہاری ایک نہی سن رہا چلو کھڑی ہو شاباش...."

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس سے پہلے حیا کچھ کہتی شاہ اسکے دونوں ہاتھ مضبوطی سے تھام کر اسے کھڑا کرنے لگتا ہے...

حیا آہستہ آہستہ کر کے قدموں پر وزن ڈالتی ہے اسکے پیر میں درد کی لہر دوڑتی ہے جس پے اسکی سسکی نکلتی ہے....

"آہ.....شاہ مجھسے نہی ہو گا میں گر جاؤں گی میرے پاؤں میں درد ہو رہا ہے..."

"حیا میرے ہاتھوں کو مضبوطی سے تھامو....یقین رکھو مجھ پر تمھیں کبھی گرنے نہی دوں گا...."

حیا شاہ کی آنکھوں میں دیکھتی ہے جہاں امید ہی امید ہوتی ہے اب یہ حیا کے ہاتھ میں تھا کہ وہ اس امید کو قائم رکھتی ہے یا توڑ دیتی ہے....

"مجھے اپنا سہارا بنا کر چلو حیا...تو کبھی گر نہی پاؤ گی"

"کب تک سہارا دیں گے ایک نہ ایک دن تو یہ بوجھ اٹھا کر تھک جائیں گے نہ..."

شاہ آہستہ آہستہ حیا کو چلا بھی رہا ہوتا ہے....

"پہلی بات تم بوجھ نہی ہو اور دوسری بات ساری عمر بھی تمہارا سہارا بننا پڑے تو خوشی خوشی میں تیار ہوں..."

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"تو پھر یوں میرے قدموں پر چلا کیوں رہے ہیں..."

"کیوں کہ میں تمھیں پہلے جیسا دیکھنا چاہتا ہوں....confident اپنے پاؤں پر کھڑا...."

حیا اب آرام سے بیٹھ جاتی ہے...

"آپ نے کیا سوچا ہے...؟"

"کس بارے میں؟"

حیا شاہ کی طرف دیکھتی ہے....

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شاہ کو خطرے کی گھنٹی بجتی محسوس ہوتی ہے...

"آپ اچھے سے جانتے ہیں میں کس بارے میں بات کر رہی ہوں..."

"نہی میں بلکل نہی جانتا کس بارے میں بات کر رہی ہو..."

شاہ کمال لاعلمی کا مظاہرہ کرتا ہے....

"میں نے کل آپ سے طلاق کا مطالبہ کیا تھا...."

حیا بھی اپنی بات سے پیچھے نہی ہٹتی.....اور کمال اطمینان سے اتنی بڑی بات کہ جاتی ہے....

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شاہ ضبط سے حیا کی طرف دیکھتا رہتا ہے....اسے حیا سے اس ہمّت کی امید نہی ہوتی .....

"میں اس بارے میں بات نہی کرنا چاہتا حیا...."

شاہ سخت لہجے میں کہتا ہے...

"مگر میں کرنا چاہتی ہوں, کب تک مجھ جیسی معذور لڑکی کے ساتھ گزارا کریں گے ...."

"پرنسیس, تم کیوں ایسا سوچتی ہو تم نے دیکھا نہیں ابھی تم چلی تھی نہ, دیکھنا تم اگر روز پریکٹس کرو گی تو چل پاؤ گی..."

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شاہ اسکی بات پر اچانک نرم پڑتا ہے....

حیا شاہ کو نہی دیکھ رہی ہوتی اسکی نظر سامنے لگے پھولوں کی طرف ہوتی ہے....

"اور اگر نہ چل پائی تو.....

آپ کا سہارا لے کر چلی تھی... ہمیشہ کیا ایسے ہی چلتی رہوں گی کسی نہ کسی کا سہارا لے کر...."

شاہ آگے ہو کر حیا کا ہاتھ تھامتا ہے...

"کسی اور کا کیوں میرے ہوتے ہوئے.... تمھیں کسی کے سہارے کی ضرورت نہی ہے میں نے تمسے کہا تھا نہ کہ اگر تا عمر بھی مجھے تمہارا سہارا بننا پڑے تو خوشی خوشی بنوں گا ...."

"یہ کہنا بہت آسان ہوتا ہے کرنا بہت مشکل....(حیا شاہ کے ہاتھوں سے اپنا ہاتھ چھڑواتی ہے)اور مجھے ضرورت نہی ہے آپ کے سہارے کی... نفرت ہوتی ہے مجھے آپ کے ساتھ سے...."

شاہ غصّے میں کھڑا ہوتا ہے اور سامنے والی چیئر پر زور سے لات مارتا ہے....

"پتا ہے کیا حیا شاہمیر شاہ!"

وہ غصّے میں بھی اسکے نام کے آگے اپنا نام لگانا نہی بھولا...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"کبھی کبھی مجھے لگتا ہے کہ میں نفرت، بیزاری، دھوکے، اور بد تمیزی ہی کے قابل ہوں.... محبت اور اپنائیت میرے لئے ہے ہی نہی.... میں اگلے بندے کے پاؤں بھی پڑوں تو بھی مجھے محبت نہی مل سکتی.....

میرے بابا کہتے تھے حیا!

"کسی سے اتنی نفرت نہ کرنا شاہمیر کہ کبھی ملنا پڑے تو مل نہ سکو....

اور کبھی کسی سے اتنی محبت نہ کرنا کہ اس سے بچھڑنا پڑے تو بچھڑ نہ سکو...."

شاہ کی آنکھ سے ایک آنسو گرتا ہے

شاہ حیا کے پاس گھٹنوں کے بل بیٹھتا ہے....

"حیا میری جان کیا تم واقعی مجھسے دور جانا چاہتی ہو.... کیا تم حجر کی آگ برداشت کر لو گی؟"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حیا کا دل کرتا ہے کہ وہ کہ دے کہ وہ اس سے دور گئی تو مر جائے گی اسکی سانسوں کی ڈور تو اس سے بندھی ہے...

اسے کب شاہ سے اتنی محبت ہو گئی یہ وہ جان ہی نہی سکی... یا شاید یہ تو نکاح کے 2 بولوں کا کمال تھا....

لیکن حیا کو لگتا ہے کہ وہ اس وقت خود گرز نہی ہو سکتی....

شاہ اسکا منتظر ہوتا ہے اسے ایک امید, ایک یقین ہوتا ہے کہ شاید وہ انکار کر دے کہ دے کہ وہ اسکے بغیر نہی رہ سکتی....

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

لیکن اسکے یقین کی ڈور بہت بے رحمی سے ٹوٹتی ہے...

"میں آپ سے دور چلی جانا چاہتی ہوں"

"میں مر جاؤں گا پر نسیس..."

کیا کرب اور اذیت تھی شاہ کے لہجے میں....

حیا کو لگتا ہے جیسے کسی نے اسکے دل پر خنجر چلا دیا ہو....

"کوئی کسی کے لئے نہی مرتا....آپ کو بھی کچھ نہی ہو گا شاہ....آپ اپنے ماں باپ کے بغیر زندہ ہیں نہ،،، میرے بغیر بھی رہ لیں گے...."

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شاہ اسکی طرف بے یقینی کے عالم میں دیکھتا ہے....

اور پھر دھیمے سے ہنس کر زخمی نظروں سے اسے دیکھتا ہے اور دھیرے سے سر ہلا دیتا ہے....

"تم تو جان بھی مانگو تو اف کیے بغیر دے دوں تمہاری ہر خواہش سر آنکھوں پر...."

شاہ ہلکا سا سر خم کر کے کہتا ہے....وہ حیا کو یہ نہ کہ سکا کہ اسنے لفظ تو طلاق کا استعمال کیا ہے مگر مانگی اسکی جان ہی ہے....اچانک آسمان پر زور سے بجلی چمکتی ہے...

صبح کے 12:00 بجے بھی آسمان رات کا منظر پیش کر رہا ہوتا ہے...
آسمان پر کالے بادلوں کا ڈیرہ ہوتا ہے...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شاہ حیا کے سامنے سے اٹھ کھڑا ہوتا ہے اور تیزی سے باہر کی طرف چلا جاتا ہے....

حیا کو وہ قابلِ رحم لگتا ہے....

حیا آسمان کی طرف دیکھتی ہے جہاں بارش کی بوندیں برسنے کے لئے بے تاب ھوتی ہیں اچانک تیز بارش شروع ہو جاتی ہے....

حیا کو سمجھ نہی آتی کہ بارش

زیادہ شدّت سے برس رہی ہے یا اسکے آنسو.... بارش دیکھ کر سکینہ بھاگی بھاگی باہر آتی ہے....

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اوہ ہو بیبی جی آپ تو پوری طرح بھیگ گئی ہیں اور اتنی سردی بھی ہو رہی ہے.... میں آپکو اندر لے جاتی ہوں..."

حیا ہاتھ کے اشارے سے اسے روک دیتی ہے...

"میں یہی ٹھیک ہوں..."

حیا بہت آہستہ آواز میں کہتی ہے جو بامشکل ہی سکینہ سن پاتی ہے...

"لیکن بیبی جی..."

حیا اسکی بات کاٹ کر کہتی ہے...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"پلز سکینہ جاؤ...."

سکینہ کو اس پر بہت ترس آتا ہے وہ چپ چاپ اندر چلی جاتی ہے....

اور حیا بارش میں بھیگ رہی ہوتی ہے...

اسے رہ رہ کر شاہ کی باتیں یاد آتی ہیں....

"کسی اور کا کیوں میرے ہوتے ہوئے.... تمھیں کسی کے سہارے کی ضرورت نہی ہے میں نے تمسے کہا تھا نہ کہ اگر تا عمر بھی مجھے تمہارا سہارا بننا پڑے تو خوشی خوشی بنوں گا ...."

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حیا سامنے گری کرسی کو دیکھتی ہے جو بارش میں بھیگ رہی ہوتی ہے....

"پتا ہے کیا حیا شاہمیر شاہ!"

"کبھی کبھی مجھے لگتا ہے کہ میں نفرت، بیزاری، دھوکے، اور بد تمیزی ہی کے قابل ہوں.... محبت اور اپنائیت میرے لئے ہے ہی نہی.... میں اگلے بندے کے پاؤں بھی

پڑوں تو بھی مجھے محبت نہی مل سکتی.....

میرے بابا کہتے تھے حیا!

"کسی سے اتنی نفرت نہ کرنا شاہمیر کہ کبھی ملنا پڑے تو مل نہ سکو....

اور کبھی کسی سے اتنی محبت نہ کرنا کہ اس سے بچھڑنا پڑے تو بچھڑ نہ سکو...."

حیا آنکھیں بند کر لیتی ہے اور اپنے ہاتھ پر شاہ کا لمس محسوس کرتی ہے....

NEW ERA MAGAZINE .com

"حیا میری جان کیا تم واقعی مجھسے دور جانا چاہتی ہو...."

حیا دانتوں میں ہونٹ دبا کر سسکیوں کو روکنے کی ناکام کوشش کرتی ہے....

"میں مر جاؤں گا پرنسیس..."

وہ آنکھیں کھول کر آسمان کی طرف دیکھتی ہے جہاں بجلی زور سے چمک رہی ہوتی ہے

آج اسے کوئی ڈر نہی لگ رہا ہوتا بجلی کی آواز سے بھی....

"کوئی کسی کے لئے نہی مرتا....آپ کو بھی کچھ نہی ہو گا شاہ....آپ اپنے ماں باپ کے بغیر زندہ ہیں نہ,,, میرے بغیر بھی رہ لیں گے...."

اسکی سوچ کا محور اب بھی شاہ کی ذات اور اسکی باتیں ہی ہوتی ہیں...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"تم تو جان بھی مانگو تو اف کیے بغیر دے دوں تمہاری ہر خواہش سر آنکھوں پر...."

"مجھے معاف کر دیں شاہ,, میں یہ سب آپ کے لئے کر رہی ہوں میں دنیا کے سامنے آپ کے لئے شرمندگی کا باعث نہی بننا چاہتی.."

وہ دوبارہ آنکھیں بند کر لیتی ہے.....

"ہم اداسی سے مر گئے ہوتے

حجر کا تیر کیوں چنا تم نے" 💔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شاہ گھر سے نکل کر بے مقصد سڑکوں پر گاڑی دوڑاتا رہتا ہے...

اسے سمجھ نہی آتی کہ اپنے اندر کا غبار کیسے نکالے...اسکے اندر ایک آگ جل رہی ہوتی ہے جو اسے جلا رہی ہوتی ہے وہ گاڑی کسی سنسان جگہ پر روکتا ہے....اور خود باہر نکل کر لمبے لمبے سانس لینے لگتا ہے... بارش اسے بھیگا رہی ہوتی ہے لیکن اسے کوئی فرق نہی پڑتا اتنی سردی میں بھی اسکے اندر کی آگ نہی بجھتی.....

وہ گاڑی کے بمپر کے سامنے کھڑا ہوتا ہے اچانک گاڑی کے ساتھ بیٹھتا چلا جاتا ہے....

کوئی دشمن اسے اس وقت دیکھتا تو اسے بھی اس پر ترس آجاتا....

"وہ مجھے چھوڑنا چاہتی ہے, اور میری بے بسی کی انتہا دیکھو میں اسے روک نہی سکتا....
میں اسے دور جاتا ہوا دیکھ رہا ہوں مگر کچھ کر نہی سکتا...."

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ سر اٹھا کر آسمان کی طرف دیکھتا ہے....

"حیا.... تم بھی میرے لئے بلکل اس آسمان کی طرح ہو نگاہوں کے سامنے, مگر بہت
دور..... میں کیا کروں تم سے دور رہ نہی سکتا تم پاس آنے نہی دیتی...."

وہ آس پاس سے بے خبر آسمان کی طرف نظریں کر کے باتیں کر رہا ہوتا ہے....

"کیوں ہو تم اتنی سنگ دل, کیوں ترس نہی آتا تمھیں مجھ پر....اتنی نفرت ہو گئی تمھیں مجھ سے....کہ میری شکل تک دیکھنا گوارہ نہی..."

وہ آنکھیں بند کر کے بیٹھ جاتا ہے آس پاس سے گزرتی گاڑیوں میں بیٹھے لوگ یقیناً اسے پاگل سمجھ رہے ہوں گے.....

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بارش زور و شور سے برس رہی ہوتی ہے شاید آج آسمان انکے غم میں برابر کا شریک ہوتا ہے....

"تیرے لہجے نے میری محبت مار مار دی..." 💔💔💔

ابھی تک طوفانی بارش برس رہی ہوتی ہے اور حیا اسی حالت میں آنکھیں بند کر کے بیٹھی ہوتی ہے.... وہ آنکھیں کھول کر سامنے لگے پھولوں کو دیکھتی ہے.... اگر اس وقت حالات مختلف ہوتے تو حیا کو اس سے زیادہ حسین اور کوئی منظر نہ لگتا.... لیکن اس وقت اسے ہر چیز سے وحشت ہونے لگتی ہے....

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ سکینہ کو آواز دیتی ہے تو وہ فوری آجاتی ہے...

"مجھے اندر لے جائیں..."

سکینہ سر ہلا کر اسے اندر لے جانے لگی... اتنے میں اسے شاہ کی گاڑی اندر آتی دکھائی دی.... تو وہ وہیں روک گئی.... شاہ کی گاڑی سے اترتے وقت حیا پر نظر پڑتی ہے تو غصّے کی ایک لہر اسکے اندر سرائیت کر جاتی ہے... وہ تیز قدموں کے ساتھ اس تک پہنچتا

ہے....

"میں تمھیں کہ کر گیا تھا نہ سکینہ کہ اسے اندر لے جانا حیا اب تک باہر کیا کر رہی ہے ..."

سکینہ اسکی دھاڑ سے ہی کانپ جاتی ہے...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ووہ صاحب جی..."

اس سے پہلے کچھ کہتی حیا اسکی بات کاٹ دیتی ہے...

"سکینہ کو میں نے منا کیا تھا میں تھوڑی دیر بارش میں بھیگنا چاہتی تھی..."

شاہ سکینہ کو اندر جانے کا اشارہ کرتا ہے...

تو وہ اندر چلی جاتی ہے....

شاہ حیا کے سامنے جھکتا ہے اور اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر سرگوشی کرتا ہے...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"چاہے تم بارش میں بھیگ کر ہی کیوں نہ اپنے آنسو چھپانا

چاہو تب بھی مجھسے تمہارے آنسو چھپ نہی سکتے...

تمہاری یہ سرخ ہوتی ویران آنکھیں تو مجھے کچھ اور ہی پتا دے رہی ہیں... کہہ کیوں نہی دیتی کہ یہ حجر کی آگ تم سے بھی برداشت نہی ہو گی... مت کرو خود پر اتنا جبڑ, مت آزماؤ مجھے اتنا کہ میں ٹوٹ کر بکھر جاؤں.....اتنا کہ تم سمیٹنا بھی چاہو تو سمیٹ نہ سکو

"....

شاہ کی آنکھیں پل میں بھیگ جاتی ہیں...

حیا لب بھینچے اسے دیکھتی رہتی ہے شاہ اسکے جواب کا انتظار کرتا ہے مگر جب حیا کچھ نہی بولتی تو اسکی وہیل چیئر پکڑ کے اندر چل پڑتا ہے.....

اپنے روم میں آکر وہ حیا کو بیڈ پر لیٹاتا ہے....اسکے اور اپنے کپڑے نکالتا ہے اور حیا کو اس کے کپڑے دے کر خود واشروم چلا جاتا ہے....

تھوڑی دیر بعد وہ شاور لے کر باہر آتا ہے تو حیا ڈریس چینج کر چکی ہوتی ہے....

شاہ ڈریسنگ کے آگے کھڑا بال بنانے لگتا ہے...اور ساتھ ساتھ کو گھور رہا ہوتا ہے جو خود کو فون میں مصروف ظاہر کرتی ہے..شاہ برش ڈریسنگ پر رکھ کر وہیں ٹیک لگا کر

کھڑا ہو جاتا ہے....اور حیا کو دیکھنے لگتا ہے...حیا کو اسکی نظروں کی تپش جلا رہی ہوتی ہے...وہ اسکی طرف دیکھتی ہے تو جو سرخ آنکھوں سے اسے گھور رہا ہوتا ہے....حیا کو اسکی نظروں میں عجیب سا تاثر نظر آتا ہے...

"تمہارے پاس دل نہی ہے حیا اور اگر ہے بھی تو پتھر کا ہے...وہ بھی پتا ہے کون سا پتھر (وہ چلتا ہوا اسکے سامنے آ کر کھڑا ہو جاتا ہے) سنگِ مرمر کا, جس پر میری محبت کی کوئی ضرب اثر نہی کرتی...وہ تھک گئی ہیں بلکل مایوس ہو گئی ہیں....بتاؤ حیا میں کیا کروں کس سے کہوں کیوں کے جس سے میں نے محبت کی, جسے میں نے اتنا چاہا, جس کے سامنے اپنے دل کی ہر بات کہ دیتا تھا, یہاں تک کے جس کے سامنے رو بھی لیتا تھا .....وہ تو تم ہو ہی نہی وہ تو کوئی اور تھی جو کبھی نہ خود مایوس ہوتی تھی نہ مجھے ہونے دیتی تھی...تم وہ نہی ہی جس سے میں نے عشق کیا نہی ہو تم وہ...."

یہ کہتا ہوا شاہ اٹھ کر باہر چلا جاتا ہے.....

حیا سے شاہ کی یہ حالت دیکھی نہی جاتی اسکا دل پھٹ رہا ہوتا ہے....وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دیتی ہے...

"شاہ کاش کاش میں اسی دن مر جاتی تو آپکو اتنی تکلیف نہ دیتی... مجھ پر آسمان کیوں نہی گر جاتا اللہ تعالیٰ.....میں کتنی بد قسمت ہوں جب بھی مجھے محبت ملنے لگتی ہے ایسا ہی کیوں ہوتا ہے میرے ساتھ...."

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اچانک کوئی دروازے سے اندر آتا ہے حیا سر اٹھا کر دیکھتی ہے تو سامنے نور کھڑی ہوتی ہے....

نور حیا کو یوں روتے دیکھ کر اسکے پاس آتی ہے...

"حیا میری جان کیا ہوا ہے مجھے بتاؤ..."

حیا کسی کا سہارا پا کر بکھر جاتی ہے اور نور کے گلے لگ کر شدّت سے رو دیتی ہے....

"نور ممیں مر جاؤں گی ششاہ کے بغیر... لیکن میں بے بس ہوں...."

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books

حیا ہچکیوں کے درمیان بولتی ہے....

نور اسے خود سے الگ کر کے اسکا چہرہ اپنے ہاتھوں میں بھرتی ہے...

"کیا ہوا ہے مجھے بتاؤ حیا.....اور کیوں شاہمیر بھائی کے بغیر رہو گی.....ہاں"

حیا بدلے میں اسے سب بتا دیتی ہے جسے سن کر نور کو شوق لگتا ہے...

"حیا تم پاگل تو نہی ہو گئی ہو... دماغ خراب ہے تمہارا..... تم فارغ بیٹھ کر نہ فضول سوچنے لگ گئی ہو... تم نے سوچ بھی کیسے لیا کہ شاہمیر بھائی تم سے تنگ آ جائیں گے .... یا تم انکے لئے شرمندگی کا باعث بنو گی..."

نور ایک دم سے کھڑی ہو جاتی ہے... اور باہر کھڑا شاہ کا بس نہی چل رہا ہوتا کہ حیا کو جا کر 42 تھپڑ مار دے وہ غصّے سے دھاڑ کی آواز سے دروازہ کھولتا ہے...

لیکن نور کی وجہ سے بہت کنٹرول کرتا ہے اور بامشکل مسکرا کر نور سے پوچھتا ہے.....

"کیسی ہو تم نور؟"

نور اوحیا دروازے کی آواز سے اچھل پڑتی ہیں اور شاہ کے پل بدلتے روپ پر حیران ہوتی ہیں...

نور خود کو کمپوز کر کے شاہ کی بات ک جواب دیتی ہے...

"الحمداللہ میں.... بلکل ٹھیک ہوں..."

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نور مسکرانے کی ناکام کوشش کرتی ہے....

"شاہمیر بھائی آپ پلز حیا کی کسی بات کو سیریس نہی لئے گا یہ تو ایسے ہی کہتے رہتی ہے ....

آپ پلز اسکی طلاق والی بات..."

شاہ نور کی بات کاٹتا ہے...

"تم فکر مت کرو نور میں کسی کی بھی فضول باتوں پر غور نہی کرتا...اور کسی کو کیسے سیدھا کرنا ہے مجھے اچھے سے آتا ہے..."

شاہ حیا کی طرف تمسخر بھری نظریں ڈالتا ہے حیا اسکے بدلے ہوئے رویے پر نہ صرف حیران ہوتی ہے بلکے خوفزدہ بھی ہو جاتی ہے.....

"اور ہاں نور ضمیر تمہارا باہر ویٹ کر رہا ہے وہ تمھیں ڈنر پر لے جانا چاہتا ہے... am sure تمھیں کوئی پرابلم نہی ہو گی...."

نور ایک دم جھینپ کر نفی میں سر ہلاتی ہے...اور حیا کے پاس جا کر اس سے گلے ملتی

ہے...

"اپنا خیال رکھنا اور اب کوئی الٹی سیدھی حرکت مت کرنا سمجھی...."

نورا سے کہ کر چلی جاتی ہے....اور حیا پیچھے ڈر کے مارے سوکھ رہی ہوتی ہے...

حیا اپنے ہونٹ چبانے لگتی ہے اور شاہ اسے غصّے سے اسے گھورتے ہوئے اسکے سامنے صوفے پر بیٹھ جاتا ہے.....

"!Don't do this haya"

شاہ سخت لہجے میں کہتا ہے حیا اسے چونک کے دیکھتی ہے...شاہ کا اشارہ اسکے ہونٹ

چبانے کی طرف ہوتا ہے...اسکا اشارہ سمجھ کر وہ فوراً اس کام سے باز آجاتی ہے....

شاہ اٹھ کر اپنی سائیڈ ٹیبل پر سے فون اٹھاتا ہے....

اور کسی کو فون ملاتا ہے...

NEW ERA MAGAZINE .com

"ہیلو ضمیر میں 2 دن آفس نہی آؤں گا میرے پیچھے سب سنبھال لینا..."

وہ بظاھر تو ضمیر سے بات کر رہا ہوتا ہے لیکن حیا کو لگتا ہے اسے ہی سنا رہا ہو....

حیا چونک کے شاہ کی طرف دیکھتی ہے...

شاہ اب آرام سے اپنا لیپ ٹاپ لے کر بیڈ پر بیٹھ جاتا ہے....

حیا اس سے پوچھنا چاہتی تھی کہ وہ آفس کیوں نہی جائے گا لیکن پوچھ نہی پائی کہ کہیں وہ غصہ نہ ہو جائے....

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اتنے میں حیا کا فون بجنے لگتا ہے...

وہ سائیڈ ٹیبل سے فون اٹھا کر دیکھتی ہے تو احد کا فون ہوتا ہے...

وہ فون اٹھا کر اس سے باتیں کرنے لگتی ہے....

شاہ بظاھر تو لیپ ٹاپ میں مصروف ہوتا ہے...

لیکن اسکا سارا دھیان حیا ہی کی طرف ہوتا ہے...

کچھ دیر بات کر کے حیا فون رکھ دیتی ہے اور شاہ کی طرف دیکھتی ہے....

کافی ساری ہمّت جمع کر کے وہ شاہ کو مخاطب کرتی ہے تو شاہ چونک کر سر اٹھاتا ہے اور ایک آئ برو اچکا کر اسے دیکھتا ہے...

"میں کچھ دنوں کے لئے اپنے گھر جانا چاہتی ہوں...."

"پہلی بات.....جو میں تمھیں آخری بار بتا رہا ہوں تمہارا گھر یہ ہے وہ نہی....اور

دوسری بات اگر تھوڑی دیر کے لئے اپنے گھر والوں سے ملنے جانا چاہتی ہو تو ٹھیک ہے میں لے چلتا ہوں مگر کچھ دنوں کے لئے نا ممکن...."

شاہ سخت لہجے میں کہتا ہے.....

حیا اسے حیرانی سے دیکھ رہی ہوتی ہے....

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"کچھ دنوں بعد بھی تو میں ہمیشہ کے لئے چلی جاؤں گی نہ...."

"شٹ اپ حیا اور کس نے کہا تم چلی جاؤ گی...ایک بات میری کان کھول کر سن لو تم اس گھر سے کہیں نہی جاؤ گی,نہ ہی میں تمھیں چھوڑوں گا چاہے تم اب کوئی بھی فضول بات کرو...."

حیا نم آنکھوں سے اسے دیکھتی ہے...

"لیکن آپ نے مجھسے وعدہ کیا تھا...."

حیا منمناتی ہے....

"میں نے ایسا کوئی وعدہ نہی کیا تھا تم سے...پتا نہی کیا کیا سوچیں گھر میں فضول بیٹھ کر تمہارے دماغ میں آتی رہتی ہیں.....میں اسی لئے کچھ دن آفس نہی جاؤں گا تمہارا دماغ درست ہونے والا ہے جو مجھے بہت اچھے سے کرنا آتا ہے....بہت ڈھیل دے دی میں نے تمھیں اب اور نہی..."

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حیا سن ہو کر اسے دیکھتی رہتی ہے.....

شاہ حیا کو جواب دے کر اپنے کام میں لگ جاتا ہے اور حیا لب بھینچ کر رہ جاتی ہے...

اور اپنے اوپر کمبل ڈال کر لیٹ جاتی ہے....

شاہ اسکی حرکت پر مسکراتا ہے....

تھوڑی دیر ہی گزرتی ہے جب حیا کی سسکیوں کی آواز شاہ کو سنائی دیتی ہے....

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ ٹھنڈی آہ بھر کر لیپ ٹاپ بند کرتا ہے اور پھر بیڈ کی دوسری طرف لیٹ کر حیا کو آواز دیتا ہے...

"حیا..."

لیکن حیا اسکی بات کا کوئی جواب نہی دیتی... شاہ اسے پھر آواز دیتا ہے لیکن جواب ندارد ...جب کے اسکے رونے میں اور تیزی آجاتی ہے شاہ کو غصّہ آتا ہے...

"حیا اگر 1 منٹ میں اب تم نے رونا بند نہ کیا تو بہت بُرا پیش آؤں گا....

حیا خاموش ہو جاتی ہے شاہ بھی اطمینان سے لیٹ جاتا ہے...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اسکا دل کرتا ہے کہ حیا کے آنسو اپنے ہاتھوں سے صاف کرے لیکن اس وقت وہ نرم نہی پڑ سکتا تھا اگر وہ نرم پڑ جاتا تو حیا کبھی اپنے فیصلے سے پیچھے نہ ہٹتی...

دوسری طرف حیا کو شاہ کی بے رخی بُری طرح رلا رہی ہوتی ہے....

رات کو دونوں کی آنکھ کس پہر لگی دونوں کو معلوم نہی ہو پتا صبح 9:00 بجے شاہ کی آنکھ الارم کے بجنے سے کھلتی ہے.

وہ فوراً الارم بند کر دیتا ہے تاکہ حیا ڈسٹرب نہ ہو... وہ کروٹ بدل کر حیا کی طرف دیکھتا ہے جو سکون سے سو رہی ہوتی ہے....

"میری نیندیں حرام کر کے خود دیکھو کتنے سکون سے سو رہی ہے..."

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شاہ ہاتھ بڑھا کر حیا کے چہرے پر آئی ہوئی لٹ پیچھے کرتا ہے...

اور اسکو تکتا رہتا ہے 2 گھنٹے کب گزرتے ہیں شاہ کو پتا بھی نہی چلتا....

حیا کی آنکھ 11:00 بجے کے قریب کھلتی ہے تو شاہ اسے ہی دیکھ رہا ہوتا ہے اسکے اٹھنے پر خود بھی اٹھ کر واشروم چلا جاتا ہے....اور پیچھے حیا اسکے رویے کے بارے میں سوچ سوچ کر ڈر رہی ہوتی ہے...

شاہ کچھ دیر میں واشروم سے نکلتا ہے تو نک سک سا تیار ہوتا ہے....اور آکر شیشے کے سامنے کھڑا بال بنانے لگتا ہے حیا ابھی بھی کشمکش میں بیٹھی ہوتی ہے....

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شاہ برش ٹیبل پر پٹختا ہے...تو حیا ایک دم اچھل پڑتی ہے....

"کیا سارا دن یہی بیٹھے رہنے کا ارادہ ہے..."

"تو کیا کروں؟"

حیا معصومیت سے پوچھتی ہے...

اور شاہ کو وہ اس طرح پوچھتے ہوئے اور بھی حسین لگتی ہے....

لیکن وہ فوراً خود کو کمپوز کر کے حیا سے کہتا ہے....

"آپکے لئے کوئی شاہی سواری لے کر آؤں جو آپ کو واشروم چھوڑ آئے...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حیا کی آنکھوں میں بے بسی سے آنسو آجاتے ہیں...

"خبردار حیا اگر ایک بھی آنسو تمہاری آنکھ سے گرا تو بہت بُرا ہوگا اٹھو اور واشروم چلو
"...

حیا شاہ کی طرف دیکھتی ہے جو ایک ستمگر بنا کھڑا ہوتا ہے...

"میں کیسے؟۔۔۔"

وہ چاہ کر بھی اپنی زبان پر وہ الفاظ نہی لا سکی...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles

شاہ آگے بڑھتا ہے اور اسکے ہاتھ تھامتا ہے...

"تم چل سکتی ہو حیا صرف کوشش کی ضرورت ہے... چلو شاباش کھڑی ہو..."

شاہ نرمی سے کہتا ہے....

"میں نہی کر پاؤں گی شاہ میں گر جاؤں گی..."

"میں ہوں نہ حیا مجھ پر یقین رکھو میں تمھیں گرنے نہی دوں گا..."

حیا شاہ کی طرف دیکھتی ہے اور پھر آہستہ سے قدم اٹھاتی ہے اسکے پاؤں میں تکلیف ہوتی ہے لیکن تکلیف کو نظر انداز کر کے چلنے کی کوشش کرتی ہے...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شاہ کو اسکے چہرے پر تکلیف صاف دکھائی دیتی ہے لیکن وہ اپنا دل سخت کر لیتا ہے ...کیوں کے ڈاکٹر کے مطابق اگر وہ ابھی نہی چلی تو اسکے پیر آہستہ آہستہ کر کے بلکل کام کرنا چھوڑ دیں گے...

حیا آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی ہے تکلیف کی شدّت سے اسکی آنکھوں میں آنسو آجاتے ہیں ...

وہ آرام سے اسکو واشروم تک لے آتا ہے اور وہاں چھوڑ کر خود نیچے چلا جاتا ہے...

تھوڑی دیر بعد جب حیا واشروم سے نکلتی ہے تو روم میں نہی ہوتا... وہ بُرا سا منہ بناتے ہوئے بیڈ پر آکر بیٹھ جاتی ہے...

"پتا نہی خود کو کیا سمجھتے ہیں اتنا درد ہو رہا ہے پاؤں میں... لیکن نہی اپنی ہی چلانی ہوتی ہے کھڑوس, ظالم کہیں کے...."

اسکی زبان شاہ کی آواز پر تالوں سے چپک جاتی ہے....

شاہ چلتا ہوا اسکے قریب آتا ہے اور اسکے پاس جھکتا ہے...

"پتا ہے ظلم کرنا کیا ہوتا ہے, جب آپ کے سامنے کوئی آپ کے اپنے کو مار دے...

جب آپ کے سامنے آپ کا کوئی اپنا تڑپ کر مر رہا ہو اور آپ اسکی جان نہ بچا سکے اسے کہتے ہیں ظلم...

اور پتا ہے میں نے ایسا 2 بار محسوس کیا ہے پہلی بار جب میں نے اپنے ماں باپ کو کھویا تھا اور دوسری بار جب تم ہسپتال میں تھی مجھے لگ رہا تھا حیا کہ کوئی میری روح نکال رہا ہو, جیسے کوئی آہستہ آہستہ کر کے میرے دل میں کیل ٹھونک رہا ہو... بے بسی کسے کہتے ہے مجھے اس دن پتا چلا تھا.....

جب بابا گئے تھے تو مجھے پتا چلا تھا کہ سر پر آسمان نہ ہو تو کیسا لگتا ہے اور

جب نور نے مجھے بتایا تھا کہ تمہارا بچنا مشکل ہے تب مجھے پتا چلا تھا کہ پاؤں تلے زمین نکل جانا کیسے کہتے ہیں..."

حیا اپنے آنسو چھپانے کے لئے سر جھکا لیتی ہے....

شاہ پیچھے ہو کر حیا کی طرف دیکھتا ہے...

اور افسوس سے سر ہلا کر اسے باہر آنے کا اشارہ کرتا ہے... لیکن حیا اپنی جگہ سے ہلتی بھی نہیں ہے...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"چلو آؤ نیچے چل کر ناشتہ کریں..."

حیا اسکی طرف دیکھتی ہے اور پھر کمرے میں نظر دوراتی ہے شاہ اسکی نظروں کا مفہوم سمجھ کر اس سے کہتا ہے....

"وہیل چیئر میں باہر پھینکوا چکا ہوں اور آج سے تم اپنے قدموں پر چلو گی..."

حیا کچھ کہنے کے لئے منہ کھولتی ہے جب شاہ بول پڑتا ہے....

"بس اب اور ایک لفظ نہی...آؤ نیچے چلتے ہیں..."

NEW ERA MAGAZINE .com

شاہ حیا کا ہاتھ پکڑ کے اسے روم سے باہر لاتا ہے...اور آہستہ آہستہ سیریوں سے نیچے اتارتا ہے....

شاہ حیا کو ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھاتا ہے اور خود بھی ساتھ والی چیئر گھسیٹ کر بیٹھ جاتا ہے....

اتنے میں سکینہ ناشتہ لگاتی ہے...

اور حیا کے آگے اسکی میڈیسنز اور دودھ رکھ دیتی ہے حیا چونک کے سکینہ کو دیکھتی ہے جو ناشتہ لگا کر چلی جاتی ہے...

شاہ آرام سے ناشتہ کرنے لگتا ہے تو حیا بھی ناشتہ شروع کرتی ہے...

تھوڑی دیر بعد شاہ ناشتہ کر کے اپنا فون نکال کر emails چیک کرنے لگتا ہے لیکن اسکی نظر حیا پر ہی ہوتی ہے... حیا ناشتہ کرنے کے بعد پانی سے میڈیسن لینے لگتی ہے تو شاہ اسے ٹوک دیتا ہے...

"حیا دودھ سے دوائی لو میڈیسن تھوڑی ہیوی ہے نور نے کہا ہے دوائی سے میڈیسن لینی ہے... اور ویسے بھی تمہارے لئے دودھ فائدے مند ہے اب سے روز تم دودھ کا ایک گلاس پیا کرو گی..."

حیا آنکھیں بڑی کر کے شاہ کی دیکھتی ہے...

"میں دودھ نہی پیتی اسکا ٹیسٹ مجھے بلکل پسند نہی..."

حیا منہ بنا کر کہتی ہے...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"تو...دوائی سمجھ کر پی لو..."

"لیکن شاہ..."

"حیا پیو چپ کر کے...."

شاہ اسے آنکھیں دکھا کر کہتا ہے...

"پلز شاہ..."

حیا ایک آخری کوشش کرتی ہے...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"حیا..."

اس بار شاہ تھوڑے سخت لہجے میں کہتا ہے تو حیا کو چار و ناچار

پینا پڑتا ہے... وہ منہ بسور کر دودھ پینے لگتی ہے اور دل ہی دل میں نور کو خوب سلوتیں سنا چکی ہوتی ہے شاہ کو اسکی شکل دیکھ کر کافی ہنسی آتی ہے جسے وہ بری مہارت سے چھپا جاتا ہے...

حیا دودھ سے میڈیسن لے کر شاہ کی طرف دیکھتی ہے تو وہ اسے ہی دیکھ رہا ہوتا ہے حیا فوراً نظریں چُرا جاتی ہے....

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اسّلام وعلیکم!"

نور کسی کی آواز سن کر پیچھے مڑتی ہے تو سامنے ضمیر کھڑا ہوتا ہے نور کو خوشگوار حیرت ہوتی ہے...

"وعلیکم اسلام! آپ یہاں..."

"اگر آپکو میرا آنا اچھا نہی لگا تو میں واپس چلا جاتا ہوں..."

"نہی نہی میں نے ایسا کب کہا..."

نور بوکھلا کر کہتی ہے... ضمیر اسکی بوکھلاہٹ پر ہنس دیتا ہے....

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جس سے نور جھینپ جاتی ہے....

"اچھا خیر میں آپ سے پوچھنے آیا تھا کہ آپ آج رات میرے ساتھ ڈنر پر چلیں گی ..."

نور کچھ کہنے کے لئے منہ کھولتی ہی ہے....

کہ ضمیر پھر بول پڑتا ہے...

"پلز انکار مت کیجیے گا... میں جانتا ہوں آپ رات میں فری ہیں..."

نور لب دبا کر کچھ دیر سوچتی ہے... اور پھر مسکرا کر ہاں کر دیتی ہے...

"لیکن پلز 8:00 بجے سے پہلے مجھے ہوسٹل پوھنچا دیجیے گا..."

"اوکے مادام..."

ضمیر دل پر ہاتھ رکھ کے تھوڑا سا جھک کر کہتا ہے اسکی اس حرکت پر نور ہنس پڑتی ہے

....

رات کو شاہ اپنے کمرے میں لیپ ٹاپ پر بیٹھا کام کر رہا ہوتا ہے...اور حیا منہ پھلائے بیٹھی ہوتی ہے اور شاہ کو اسے دیکھ کر ہنسی آ رہی ہوتی ہے....

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شاہ اسکا موڈ ٹھیک کرنے کے لئے اسے باہر لے جانے کا فیصلہ کرتا ہے....

"چلو حیا ہم باہر ڈنر کرنے چلتے ہیں.... تمہارا موڈ بھی ٹھیک ہو جائے گا..."

شاہ کھڑا ہوتے ہوئے کہتا ہے...

"مجھے کہیں نہی جانا..."

حیا غصّے سے کہتی ہے...

"میں نے تم سے پوچھا نہی ہے.. چلو اٹھو ہم باہر چل رہے ہیں اور ہاں 5 منٹ ہیں تمہارے پاس..."

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شاہ یہ کہتا ہوا باہر چلا جاتا ہے...

اور پیچھے حیا دانت پیس کر رہ جاتی ہے..

"ہاہ جنگلی..."

اور اگر شاہ یہاں ہوتا تو اپنے لئے جنگلی کا لفظ سن کر حیران ہو جاتا ہے.....

تھوڑی دیر بعد شاہ کو حیا نیچے اترتی ہوئی دکھائی دیتی ہے تو اسنے وائٹ کلر کا خوبصورت فراک پہنا ہوتا ہے جس میں حیا روٹھی روٹھی سی اسے اپنے دل کے بہت قریب لگتی ہے...وہ کافی احتیاط سے اتر رہی ہوتی ہے لیکن کافی حد تک چلنے کے قابل ہو چکی ہوتی ہے جس میں زیادہ تر ہاتھ شاہ کا ہوتا ہے.....

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حیا کے آتے ہی شاہ بھی باہر نکل جاتا ہے باہر کافی ٹھنڈ ہو رہی ہوتی ہے...

حیا نے اسی لئے شال اوڑھی ہوتی ہے جب کہ شاہ نے وائٹ شرٹ کے اوپر بلیک جیکٹ پہنی ہوتی ہے... جس میں وہ بہت پُرکشش لگ رہا ہوتا ہے...

وہ دونوں شہر کے سب سے مشہور ہوٹل میں جاتے ہیں جہاں معمول کے مطابق کافی رش ہوتا ہے لیکن شاید یہاں کا مینیجر شاہ کو اچھے سے جانتا تھا...

اس لئے اسکو قدرے سائیڈ پر اور تھوڑی پُر سکون جگہ بیٹھا دیتا ہے اور شاہ سے خود آرڈر لے کر چلا جاتا ہے....

حیا حیران ہوتی ہے جس کا اظہار کچھ دیر میں کر ہی دیتی ہے...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"آپکی تو کچھ زیادہ ہی مقبولیت نہی ہے...؟"

شاہ اسے بڑی دلچسپی سے دیکھتا ہے...

"ویسے کیسی بیوی ہو نہ تم حیا.... تم تو اپنے شوہر کے بارے میں تھوڑا سا بھی نہی جانتی...."

حیانہ سمجھی سے دیکھتی ہے....

"حیا! یہ ہوٹل میرا ہے..."

پانی پیتی حیا کو ایک دم اچھو لگ جاتا ہے....

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|...

"آرام سے حیا..."

شاہ اسکی پیٹھ تھپتپاتا ہے... حیا تھوڑا ٹھیک ہو کر شاہ کو بے یقینی سے دیکھتی ہے....

"آپ نے مجھے پہلے کیوں نہی بتایا.."

"تم نے کبھی پوچھا ہی نہی..."

"او کیا کیا ہے آپ کے پاس..."

"ہاں اب تم لگی ہو نہ سہی بیوی..."

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Urdu News

حیا آنکھیں گھماتی ہے...

اتنے میں کھانا آجاتا ہے جسے دونوں ہلکی پھلکی باتوں کے ساتھ پُر سکون ماحول میں کھاتے ہیں....اور تھوڑی دیر بعد دونوں اٹھ کر باہر آجاتے ہیں...

باہر کا موسم کافی اچھا ہوتا ہے...

شاہ پارکنگ سے گاڑی نکال کر سڑک پر ڈال دیتا ہے...

اور تھوڑی دیر بعد گاڑی کے روکنے پر حیا باہر دیکھتی ہے تو وہ گھر نہی ہوتے بلکے سی سائیڈ پر آجاتے ہیں شاہ گاڑی سے اتر کر پانی سے تھوڑا سا فاصلے پر آبیٹھتا ہے حیا بھی گاڑی سے نیچے اتر کر اسکے ساتھ آکر بیٹھ جاتی ہے....

دونوں کے درمیان ایک خاموشی ہوتی ہے لیکن جہاں دلوں کی سنی جائے وہاں الفاظ استعمال نہی ہوتے... وہ دونوں خاموشی سے بیٹھے ہوتے ہیں....

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کچھ دیر بعد شاہ اس خاموشی کو توڑتا ہے....

"حیا ایک واقعہ سناؤں..."

حیا چونک کر شاہ کی طرف دیکھتی ہے....

شاہ اپنی بات جاری رکھتا ہے...

"ڈاکٹر عبدالرحمٰن العَریفی بتاتے ہیں ابو عبداللہ میرے دیگر احباب سے مختلف نہی .لیکن ایک شے اسے دوسروں سے ممتاز کرتی ہے اور وہ ہے اسکا بھلائی کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لینا... وہ ہمیشہ گونا گوں دعوتی سرگرمیوں میں مصروف رہتا ہے... ان میں سے ایک نمایاں سرگرمی اسکا گونگے بہرے افراد کے ادارے میں مترجم کے فرائض انجام دینا ہے....

ایک روز اسکا فون آیا:

"کیا خیال ہے آپکی مسجد میں گونگے بہرے افراد کے ادارے سے منسلک دو طالبِ علم پیش کے جائیں جو وہاں موجود نمازیوں کو خطاب کریں گے؟"

میں نے تعجب سے کہا:

"گونگے بولنے والوں کو خطاب کریں گے؟"

وہ بولا:

"بلکل! پھر ہم اتوار کو آئیں گے."

میں بیچینی سے اتوار کا انتظار کرتا رہا.

اتوار کے دن میں مسجد کے دروازے پر کھڑا انکا انتظار کرتا رہا. اتنے میں ابو عبداللہ کی گاڑی دروازے کے سامنے رکی اور اسکے ساتھ ۲ آدمی گاڑی سے برآمد ہوئے.

ایک تو ابو عبداللہ کے پہلو میں چل رہا تھا اور دوسرے کو وہ ہاتھ سے پکڑ کر لا رہا تھا. میں نے پہلا آدمی دیکھا. وہ گونگا بہرا تھا, یعنی سن اور بول نہی سکتا تھا, البتہ اسے آنکھوں سے نظر آتا تھا جبکے دوسرا گونگا بہرا ہونے کے ساتھ ساتھ نابینا بھی تھا. نہ وہ سنتا تھا نہ دیکھتا تھا, اور نہ بول سکتا تھا. میں نے ابو عبداللہ سے ہاتھ ملایا. دائیں کھڑا احمد میری طرف دیکھ کر مسکرانے لگا.

میں ہاتھ بڑھا کر اس سے بھی مصافحہ کیا. ابو عبداللہ نے نابینا کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا:

"فائز سے بھی ہاتھ ملایئے."

میں نے کہا:

"اسلام و علیکم! فائز."

ابو عبداللہ نے ٹوکا:

"اسکا ہاتھ پکڑیے. وہ آپکو سن نہی سکتا اور نہ دیکھ رہا ہے."

میں نے اپنا ہاتھ فائز کے ہاتھ میں دے دیا. اس نے گرم جوشی سے میرا ہاتھ تھام کر ہلایا.

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہم سب مسجد میں آ گئے. نماز کے بعد ابو عبداللہ کرسی پر بیٹھ گیا, دائیں طرف احمد اور بائیں طرف فائز کو بیٹھا لیا.

لوگ حیرت سے تک رہے تھے. انہوں نے کسی گونگے کو آج تک لیکچر چیئر پر بیٹھا نہی دیکھا تھا...

ابو عبداللہ نے احمد کو اشارہ کیا.

احمد کے ہاتھ حرکت میں آ گئے. اسکی تقریر شروع ہو چکی تھی.

لوگوں کی سمجھ میں احمد کی کوئی بات نہ آئی...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں نے ابو عبداللہ سے کہا کہ وہ ترجمہ کر کے بات سمجھائیں.

احمد کا اشارہ یا تو کوئی گونگا ہی سمجھ سکتا تھا یا وہ جس نے گونگے بہرے کی زبان سیکھی ہو..

ابو عبداللہ مائیک پر آیا اور بولا:

"احمد آپ سے اپنی ہدایت کی کہانی کہ رہا ہے. وہ کہتا ہے کہ میں پیدائشی گونگا ہوں اور میں نے جدہ میں پرورش پائی. میرے گھر والے مجھے نظرانداز کرتے تھے. میں لوگوں کو مسجد جاتے دیکھتا تو سوچتا کہ یہ لوگ آخر مسجد کیوں جاتے ہیں.

میں بارہا والد کو بھی دیکھتا کہ وہ جائے نماز بچھاتے اور رکوع و سجود کرتے لیکن مجھے معلوم نہی تھا کہ وہ کیا کرتے ہیں اور یہ اٹھک بیٹھک کیسی ہے. میں گھر والوں سے کچھ پوچھتا تو وہ حقارت سے جواب نہ دیتے."

اتنا کہ کر ابو عبداللہ نے احمد کو اشارہ کیا. اسنے اپنی کہانی کا سلسلہ دوبارہ جوڑا اور ہاتھوں سے اشارے کرنے لگا. یکایک اسکے چہرے کا رنگ بدلہ.

اسے اپنے جذبات پر قابو نہ رہا. ابو عبداللہ نے سر جھکا دیا.

احمد رو پڑا اور زار و قطار رویا. لوگ حیران تھے کہ یہ کیوں رو رہا ہے. بہر کیف اسنے اشاروں سے تقریر جاری رکھی, پھر توقف کیا تو ابو عبداللہ بتایا:

"احمد آپ سے بیان کر رہا تھا کہ اسکی زندگی میں تبدیلی کیسے آئی.

راہ چلتے ایک اجنبی نے ازراہِ شفقت اسے اللہ کے بارے میں بتایا اور نماز سکھائی. جب اسنے پہلی بار نماز پڑھی تب اسے اللہ کے قرب کا احساس ہوا. اسے خیال گزرا کہ اللہ نے اسے جس آزمائش میں ڈالا ہے, اسکا برا اجر ہے. اس نے ایمان

کی حلاوت کا مزہ چکھ لیا تھا."

اسکے بعد ابو عبداللہ نے احمد کی بقیہ کہانی سنائی.

اکثر لوگ یہ باتیں نہایت دلچسپی اور توجہ سے سن رہے تھے لیکن میں مصروف تھا. میں کبھی احمد کو دیکھتا کبھی فائز پر نظر کرتا اور دل ہی دل میں کہتا:

"احمد دیکھ سکتا ہے اور اشاروں کی زبان جانتا ہے. ابو عبداللہ بھی اشاروں کے زریعے اسکی باتیں سمجھ جاتا ہے. فائز کی باتیں وہ کیسے سمجھے گا جو نہ دیکھتا ہے, نہ سنتا ہے اور نہ بات کرتا ہے."

احمد کی تقریر اختتام کو پہنچی اور وہ آنسو پونچھتا ہوا اپنی کرسی پر آ بیٹھا. اب ابو عبداللہ فائز کی طرف متوجہ ہوا. میں نے دل میں کہا:

"ہاہ یہ کیا کرے گا؟"

ابو عبداللہ نے انگلیوں سے فائز کے گھٹنے پر آہستگی سے ضرب لگائی.

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

فائز تیر کی طرح اٹھا اور نہایت اثر انگیز تقریر کی. لیکن کیسے؟

بول کر؟

نہیں,

وہ تو گونگا تھا, بول نہی سکتا تھا.

یا پھر اشاروں کے ساتھ؟

نہیں,

وہ تو نابینا تھا, اشاروں کی زبان نہی سیکھ سکا.

اس نے چُھو کر تقریر کی...

جی ہاں چھو کر!

ابو عبد للہ نے اپنا ہاتھ فائز کے آگے رکھا اور فائز مخصوص جگہوں کو چُھو کر بتاتا.

مترجم اسکی بات سمجھ کر حاضرین سے بیان کرتا. اتنی دیر فائز ساکن کھڑا رہتا.

مترجم کی بات ختم ہوتی تو وہ فائز کے گھٹنے پر ضرب لگاتا اور فائز دوبارہ ہاتھ پھیلاتا, مترجم اپنا ہاتھ اسکے آگے کرتا اور فائز اپنا مدعا چُھو کر بیان کرتا.

لوگ کبھی حیرت سے فائز کو دیکھتے کبھی مترجم کو تکتے.

فائز لوگوں کو توبہ کا درس دے رہا تھا.

وہ کبھی کانوں کو ہاتھ لگاتا, کبھی زبان پکڑتا, اور کبھی ہاتھ آنکھوں پر رکھتا.

ہم اسکی کوئی بات نہ سمجھ پاتے یہاں تک کے ابو عبد اللہ ترجمہ کر کے بتاتے.

فائز لوگوں سے کہ رہا تھا کہ وہ آنکھیں اور کان حرام سے بچا کر رکھیں. میں لوگوں کے

تاثرات نوٹ کر رہا تھا.

بعض "سبحان اللہ, سبحان اللہ" کہ رہے تھے. کچھ آپس میں انہی کے متعلق سرگوشیاں کر رہے تھے.

زیادہ تر لوگ توجہ اور شوق سے سن رہے تھے.

رہ گیا میں.

میں بہت دور چلا گیا اور فائز کی صلاحیتوں اور لوگوں کی صلاحیتوں, ان کی خدمتِ دین اور اسکی خدمتِ دین کا موازنہ کرنے لگا. جو فکر اس گونگے بہرے نابینا شخص کو تھی دوسرے لوگوں کے سینے میں شاید اسکا عشرِ عشیر بھی نہی تھا.

محدود صلاحیتوں کا ایک آدمی خدمتِ دین کی تڑپ میں گھل رہا تھا. وہ اس احساس تلے دبا جا رہا تھا کہ وہ اسلام کا سپاہی ہے اور ہر گناہ گار و کوتاہ عمل کے متعلق اس سے پوچھا جائے گا.

وہ سرشاری سے ہاتھوں کو حرکت دیتا, گویا کہ رہا ہو:

"اے نماز کے تارک, آخر کب تک؟"

"اے حرام پر نگاہ رکھنے والے, کہاں تک ؟"

"اے فواحش کے مرتکب !"

"اے حرام کھانے والے !"

"اے شرک کرنے والے !"

"آخر کب تک یہ سلسلہ چلے گا؟"

اتنا کافی نہی کہ اعدائے اِسلام اس دین سے بر سرِ پیکار ہیں جو تم نے بھی اسکے خلاف اعلانِ جنگ کر رکھا ہے؟

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

لوگ واقعتاً فائز سے بہت متاثر ہوئے. میں ان کی طرف ملتفت نہیں ہوا لیکن تسبیح پڑھنے اور رونے کی آوازیں متواتر آ رہی تھیں.

فائز نے تقریر ختم کی اور اٹھ کھڑا ہوا. لوگ اس ملنے اور سلام کرنے ارد گرد جمع ہو گئے۔ابو عبداللہ نے اسکا ایک ہاتھ تھام رکھا تھا.

میں نے دکھا کہ وہ بھی لوگوں کو سلام کہ رہا تھا. وہ سب کو سلام کہ رہا تھا. سب لوگ اس کے نزدیک برابر تھے. آقا و غلام, امیر و مامور, محتاج و غنی اور عام و خاص, وہ سبھی

کو سلام کہ رہا تھا. میں نے سوچا کاش بغض مفاد پرست لوگ بھی تمہارے جیسے ہوتے فائز!

ابو عبداللہ فائز کو لئے مسجد سے باہر آ گیا. ان دونوں کا رخ گاڑی کی طرف تھا. میں انکے ساتھ ساتھ چل رہا تھا. وہ دونوں خوشگوار موڈ میں ایک دوسرے کے ساتھ ہنسی مزاک کر رہے تھے.

آہ! دنیا کس قدر حقیر ہے!

کتنے لوگ ہیں جن کے ہاتھ پاؤں, آنکھیں کان اور زبان سلامت ہوتے ہیں لیکن وہ اپنے آپکو افسردگی اور غم واندہ سے چھٹکارا دلانے میں کامیاب نہی ہوتے.

یہ لوگ آخر اپنی زندگی میں دلچسپی کیوں نہی لیتے؟

اپنی صلاحیتوں سے فائدہ کیوں نہی اٹھاتے؟

حالات کے مطابق زندگی گزارنا کیوں نہی سیکھتے؟

زندگی کا یہ پہلو کتنا حسین و جمیل ہے کہ اللہ اپنے بندوں کو آزمائش میں ڈالے, پھر بندہ اپنے دل کی طرف دیکھے تو اسے صابر و شاکر اور راضی و برضا پائے.

دن پر دن گزرتے رہے لیکن فائز کی تصویر میری آنکھوں کے سامنے پھرتی رہی.

فائز نابینا اور گونگا بہرا ہونے کے باوجود زندگی میں کامیاب ہو سکتا ہے اور لوگوں کی توجہ حاصل کر سکتا ہے تو اس شخص کو کیا پرابلم ہے جسے اللہ نے بولتی زبان, دیکھتی آنکھ اور سنتے کان عطا کے ہیں؟!

شاہ حیا کی طرف دیکھتا ہے جو نم آنکھوں سے اسے ہی دیکھ رہی ہوتی ہے...

"حقیقت صرف یہ ہے حیا! آدمی کی زبان اس کا نصف اور دوسرا نصف دل ہے. اسکے بعد صرف خون اور گوشت پوست کی ایک صورت ہی باقی رہتی ہے."

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حیا جو کب سے اتنے ضبط سے بیٹھی ہوتی ہے پھوٹ پھوٹ کر رو دیتی ہے...

شاہ اسکے گرد بازو پھیلاتا ہے. اور اسے اپنے ساتھ لگاتا ہے. حیا اسکے سینے سے لگی روتی رہتی ہے شاہ بھی اسے نہی روکتا کیوں وہ چاہتا تھا کہ حیا اپنے اندر کا سارا غبار نکال دے.

تھوڑی دیر بعد حیا رونے کے شغل سے فارغ ہو کر سر اٹھا کر شاہ کو دیکھتی ہے...

"مجھے معاف کر دیں شاہ! مجھے پتا ہے میں غلط تھی لیکن یہ سب میں نے آپ کے لئے کیا... میں نہی چاہتی تھی کہ میری وجہ سے آپ کو شرمندگی کا..."

شاہ حیا کے ہونٹوں پر ہاتھ رکھ دیتا ہے.

"ایسا کبھی نہی ہو گا پرنسیس تم میرے لئے کبھی شرمندگی کا باعث نہی بن سکتی..."

"آپ نے مجھے اتنا ڈانٹا بھی تھا.."

حیا بچوں کی طرح کہتی ہے جس پر شاہ ہنس دیتا ہے...

"اب آپ ہنس بھی رہے ہیں جائیں میں آپ سے بات نہی کرتی..."

حیا اس سے ہاتھ چھڑوا کر کھڑی ہوتی ہے لیکن شاہ اسکا ہاتھ پکڑ کے اسے واپس بیٹھا دیتا ہے...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ہاتھ چھڑوانے کی غلطی دوبارہ مت کرنا میں اگلی سانس نہی لے پاؤں گا...اور جہاں تک کے ڈانٹنے

کی بات ہے. تو شکر کرو کہ صرف ڈانٹا تھا ورنہ میرا تو دل کر رہا تھا تمھیں 42 تھپڑ لگا

دوں..."

"ہاہ آپ مجھے مارتے..."

"جان سے مار دیتا اگر مجھ سے دور جانے کی کوشش بھی کرتی.."

حیا اسکے اس طرح کہنے پر ہنس دیتی ہے...

"تم ہنس رہی ہو میں سیریس ہوں.."

"میں جانتی ہوں چاہے کچھ بھی ہو جائے... لیکن شاہمیر شاہ اپنی پرنسیس کو کبھی مار نہی سکتا..."

کیا یقین تھا حیا کے لہجے میں...

جو شاہمیر کو بھی ساکت کر دیتا ہے...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اتنا یقین ہے مجھ پر.."

"خود سے بھی زیادہ..."

شاہ کچھ پل حیا کو تکتا رہتا ہے اور پھر مضبوط لہجے میں کہتا ہے...

"میرا وعدہ ہے کہ اس یقین کی ڈور کو کبھی ٹوٹنے نہی دوں گا شاہمیر شاہ اپنی آخری سانس تک یہ وعدہ نبھائے گا"

اور حیا کھل کھلا کر ہنس دیتی ہے اور دونوں سامنے بہتی لہروں کو دیکھنے لگتے ہیں...

اور یہ ایک حسین اور مکمل منظر تھا... جسے وقت اپنی قید میں لے لیتا ہے.....

اور دور قسمت انکے ایک ہونے پر مسکرا رہی تھی...

****

❤️ختم شدہ❤️

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین